رسالۂ تاثیر الانظار

جسمین بیان خواب مقناطیسی کی تاثیرات کا مفصل مندرج ہی مع تجربات

پیشین گوئی و واقفیت حالات غیبی

منتخب رسالۂ طلسم فرنگ

مؤلفۂ سید محمد تقی صاحب

واسطے شائقان و طالبان کے

مقام کانپور مطبع منشی نولکشور مین طبع ہوا

سنہ ۱۸۸۳ عیسوی

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہی اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب مجموعات نایاب ذیل مین درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے شائقین کو اطلاع ہو جاوے ۔

کتب مجموعات نایاب

عجائب المخلوقات ۔ با تصویرات و اشکال

مطلع العلوم ۔ و مجمع الفنون ۔ مترجمہ منشی زین العابدین ۔

مطلع العجائب ۔ ترجمہ اردو

معلومات الآفاق مترجمہ مولوی مہدی علی خان

اعجاز محمدی ۔ عملیات مرتبہ ستیارام ۔

نقش سلیمانی عملیات مدونہ خواجہ محمد اشرف علی

طلسم عجائب ۔ عملیات مرتبہ مرزا نادر حسین

حرز سلیمانی ۔ عملیات مؤلفہ خواجہ اشرف علی

نافع الخلائق ۔ ہر قسم کے اعمال و ادعیہ اور نقوش و نیز نسخجات اقسام اقسام سود مند کتاب باسم بامسمے ہے تصنیف و تالیف حاجی محمد زردار خان جاگیردار ۔

اندر جال ۔ نقش و شعبدون کا ذکر انگریزی سے اردو و ترجمہ مترجمہ سوامی جیالال

طلسم رنگ ۔ علم مقناطیسی کا بیان مترجمہ پنڈت موتی لال

طلسم روحانی تعبیرات خوابہائے مختلف مؤلفہ مولوی حسین احمد ۔

مجموعہ ثبات فرہنگ ۔ عالات انگلستان

وکیفیت سفر یوسف خان کمل پوش نامے سیاح ممالک یورپ ۔

چمنستان بہار ۔ اشعار و معما مؤلفہ منشی رگھبیر نارائن ۔

رسالہ سوال جواب ۔ جغرافیہ طبعی مؤلفہ شیخ الہ بخش مختار ۔

رسالہ معجزات انسانی ۔ بقاعدہ طاقت مقناطیسی کا بیان انگریزی ترجمہ مترجمہ میر امداد حسین ۔

رسالہ قیافہ ۔ قیافہ شناسی کے اصول خطوط دست و پا اور سب اعضا کے دیکھنے سے سعد و نحس اور واقعات آئندہ مؤلفہ منشی دیبی پرساد ۔

رسالہ رزم آرا ۔ فن سپاہگری کی باتکین مؤلفہ خواجہ احمد ۔

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان و انطقہ اللسان و علمہ البیان و فضلہ بالعقل الممیز علی سائر الحیوان

ثم الصلوٰۃ والسلام علی من بعث بہدایۃ الانس والجان و ارسل بالحجۃ والبرہان و علی آلہ

و اصحابہ الذین اجتہدوا فی الدین و اکملوا الایمان و فازوا بمدارج العرفان و عرجوا معارج الایقان

اما بعد افقر افراد الانام و احقر الطلبہ و سادات الکرام خادم الاطبا محمد تقی

ابن سید محمد رضای رضوی الملقب بہ میرن صاحب المشتہر بزور آور خدمت ارباب صدق

و صفا مین ملتمس ہی کہ ایک روز خدمت فیضدرجت خان والاشان جناب مرزا صف شکن خان بہادر

مین حاضر تھا بمقدمہ کتاب جامع قواعد دانش و فرہنگ مسمی بہ طلسم فرنگ محتشم الیہ نے

مجھسی فرمایا کہ در حقیقت دانشمندان لندن کاملان ہر فن مبدع فنون غریبہ و مخترع صنائع عجیبہ

نے یہ کتاب ایسی فن عجیب و صنعت غریب ہ ادراک حالات اشیاء غائبہ عن البصر

بوسیلۂ بعض حرکات الجوارح و تاثیر النظر المؤثرۃ فی الغیر من الاسود والاحمر تصنیف کی ہی
کہ اسے الآن سلفاً و خلفاً علماء و حکماء سے کسی نے اس باب مین ایک جزو بھی نہین لکھا
الحق احداث فن جدید منتج فالیوم بصرک الحدید کیا ہی واللہ اعلم اس علم عزیز الوجود کا ماخذ کیا
چیز اور موجد اسکا کون عزیز صاحب عقل و تمیز ہے حقیر نے خانصاحب موصوف سے
گزارش کی کہ واقعی یہ کتاب غرابت مآب و عجب العجاب جامع فوائد غیر محصور اور منافع
زائد عن الاحصار ہی خصوصاً طبیب کو واسطے سیکھنا اس علم و عمل کا نہایت بکار آمد و معین
تشخیص مرض ہی اور جب مرض مشخص ہوگیا تو علاج اوسکا آسان ہوجاتا ہے خاصۃً
عمل جراحی و دفع اوجاع مین اس عمل سے بہتر کوئی عمل نہین اور حقیر نے جو چند اوراق کہنہ
مشہون اکثر نسخ متفرقہ اور چند طلسم وغیرہ بطریق قاعدہ قدیمہ لکھے دیکھے ہین و تحریرین
اس عمل کی بھی اوسمین مندرج ہین از انجملہ ایک یہ کہ طفل نہ سالہ کو دو زانو بٹھائے اور
ایک آئینہ صاف و شفاف محاذی اوسکے اوس سے او نچا رکھے اور اوس طفل سے تاکید
کرے کہ آئینہ روبرو نہادہ مین اپنی مردمک نظر کو خوب بغور ناظر و نگران رہے اور
شخص عامل اپنے دونون ہاتھ اوس طفل معمول کے منہ پر سے اوتار کر آئینہ تک لیجاوے
تا ایک ساعت علی الاتصال اسطرح عمل مین لاوے اس عرصے مین ایک حالت مثل خواب اوس
طفل پر ایسی ہوگی کہ سائل جو جو سوالات اشخاص بعیدہ و اشیاء غائبہ کا اوس سے کریگا اوسکا جواب
مطابق واقع وہ طفل ایسا دیگا کہ گویا مشاہدہ کر رہا ہے اور دوسری ترکیب یہ ہی کہ جس شخص کو
منظور ہو وے کہ حالت غائب بینی اوسپر طاری ہو تو ایک گلاس سفید و شفاف پانی سے بھر کر او نچا
کسی چیز پر مثل میز یا کرسی یا سپائی وغیرہ کے رکھے اور اپنی صورت و شبیہ کو بنظر تعمق و توجہ
قلب اوسمین دیکھے جاوے اور دو ٹکڑے حجر مقناطیس کے دونون ہاتھون مین لیکے اپنی
سینے سے ملصق رکھے دو ساعت تک وہ شخص اگر اسطرح دیکھے جاویگا تو اوسپر ایک حالت
غفلت ایسی طاری ہوگی کہ جو لوگ اوس سے استفسار حالات گذشتہ یا اشیاء غائبہ کا کرینگے

زاں بعد

تو کالمعاینہ اوسکا وہ حال ہو بہو بیان کرے گا اور یہ دونون ترکیبین کتاب طلسم فرنگ کی
ترکیبون سے بھی مستفاد ہوتی ہین پس معلوم ہوتا ہے کہ یہ علم قدیم ہے مگر تفصیل و تشریح اسکی
جیساکہ چاہیے کسی نے نہین کی چنانچہ صاحب کتاب بھی مقر ہے کہ یہ علم قدیم ہے الّا
توجہ علمار و حکمار اکابر اسکی طرف نہ تھی اور جو لوگ مثل پنڈت ہا سے ہندوستانی اسکو
جانتے تھے وہ اسکی تعلیم مین غایت بخل کرتے تھے اس وجہ سے یہ علم ضائع ہو گیا تھا
اب بتوجہ صاحبان عالیشان مثل مسمر صاحب کہ اونھون نے اولاً اس علم کی طرف
توجہ کی اور پھر ڈاکٹر اسڈیل صاحب کہ وہ اس عمل کا استعمال عمل جراحی کے واسطے بعوض
کلوروفورم کہ وہ وہ چیز ہے کہ جو مریضون کو بعد سونگھانے کے بیہوش کر کے عمل جراحی اونپر
کرتے ہین اور ریوس صاحب وغیرہ سے اس علم نے نشو و نما پائی اور فی الحال
ہر شخص منافع و فوائد کثیرہ سمجھ کر اسکی تحصیل مین صرف ہمت و توجہ کرتا ہے خانصاحب
ممدوح نے کہا کہ مین نے من اوّلہٖ الی آخرہ کتاب طلسم فرنگ کو دیکھا بیشک صاحب
کتاب نے خوب بشرح و بسط تمام مطالب کو ادا کیا ہے لیکن بسبب طول عبارت خواطر
ناظرین مشوش ہوتی ہین لہذا اگر خلاصہ اس کتاب کا مثل موجز علامہ قرشی کے کہ
علّامہ نے قانون شیخ الرئیس کا خلاصہ کیا ہے بنگام فرصت کیا جاوے تو اس علم کا چرچا بہت ہو
اس واسطے کہ اکثر اشخاص خواہش کتاب طلسم فرنگ رکھتے ہین مگر بوجوہ چند کہ ایک
کمیابی کتاب دوسرے گرانی قیمت سوم طول عبارت بہم رسانی کتاب مذکور سے
قاصر رہ جاتے ہین مجبور باوصف کمی فرصت وقلت بضاعت و ہجوم افکار حسب ارشاد
کرامت بنیاد خانصاحب ممدوح بلحاظ باقی رکھنے امور ضروریہ لازمہ عامل عمل مقناطیسی
ملخصاً بکمال اختصار و ایجاز بطور خلاصہ تحریر کیا اور نام اسکا **تاثیر الانظار** اور تاریخی
نام **انوار عملی** رکھا بس جو لوگ اس مختصر کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوینگے اور کتاب
طلسم فرنگ بھی اونکی نظر سے گذری ہوگی صاف جانینگے کہ نسبت اس کی ایجازین

طلسم فرنگ سی بعینہ مانند موجز علامہ قرشی خلاصہ قانون شیخ الرئیس سے ہے یعنی جسطرح قانون ماخذ موجز ہے اسی طرح ماخذ اس مختصر کا کتاب طلسم فرنگ ہی بلکہ اگر یہ رسالہ بمنزلہ عطر و گل کہ جسطرح اصل عطر کی گل سے ہے اور عطر جدا اور گل جدا عطر کو گل اور گل کو عطر نہین کہتی تعبیر کیا جاسے تو بیجا ہے اور اگر رسالہ مختصر علم مقناطیس یا خلاصہ طلسم فرنگ سمجھا جاوی تو بھی زیبا ہے اور یہ علم لطیف لائق تعلیم و توجہ و بہرہ یابی ہر شخص عقیل و شریف ہی اور چونکہ اس زمانہ ناپرسان مین بمضمون اے مسلمانان درگور و مسلمانی در کتاب بان زد ہر خاص و عام ہے کہ قدرشناسی معدوم اور قدر افزائی موہوم مگر بملاحظہ حال قدرشناسی قدرشناسان اہل ہنر قدرافزایان ارباب جوہر امیران فیض گستر نام آوران عالی گوہر فیض رسان خلائق فیض رسانی را لائق سراپا علم و کمال مصدر انعام و افضال مہاراجہ بان سنگھہ صاحب بہادر قائم جنگ اور مہاراجہ وجے سنگھہ صاحب بہادر دام اقبالہما معلوم ہوا کہ درحقیقت وجود سراپا بہبود ان نیرین اعظمین سپہر کامرانی و قدردانی کا اس عالم شہود مین مغتنمات سی ہے لہذا چند اشعار بطور مدح ممدوحین درج خطبۂ کتاب کیے کہ تا بقاے کتاب یادگار اہل روزگار رہین اور اہل عالم بدریافت حال قدردانی و فیض بخشی صاحبین موصوفین مرۃ اخری لا نظلفقہ ان وجود قدردانان زبان سی نہ کہین

قصیدہ درشان مہاراجہ بان سنگھہ صاحب بہادر قائم جنگ

سرکوب سرکشان ہست مہاراجہ بان سنگھہ — سرتاج راجگانست مہاراجہ بان سنگھہ
از جود او زمین چو صدف شد پُر از گہر — ابر گہر فشانست مہاراجہ بان سنگھہ
در قالب دلیری و مردانگی دل ہست — در جسم دہر جانست مہاراجہ بان سنگھہ
حکام عصر را نمود کردہ بر زم — بر جنگی عیانست مہاراجہ بان سنگھہ

چو پیش‌شناس و قدرفزای هنروران — قدری قدر قدردانست مهاراجه مان سنگهه

اسکندر زمان و فلاطون روزگار — بی شک و بیگمانست مهاراجه مان سنگهه

رای سلیم دارد و هم عقل دوربین — سردار سرورانست مهاراجه مان سنگهه

دامان خلق پر ز دُر و لعل میکند — مانند بحر و کانست مهاراجه مان سنگهه

در همت و شجاعت و مردانگی وجود — بی مثل در جهانست مهاراجه مان سنگهه

گل گل شگفت خاطر پژمردهٔ جهان — هند از تو گلستانست مهاراجه مان سنگهه

بهر فروغ عرصهٔ گیتی و روزگار — چون مهر آسمانست مهاراجه مان سنگهه

در هر کجا که گوش نهم خلق را مدام — مدح تو بر زبانست مهاراجه مان سنگهه

خنگ فلک بحکم خداوند روزگار — در حکم تو روانست مهاراجه مان سنگهه

پیر فلک بحکم تو مانند چاکران — هر روز و شب روانست مهاراجه مان سنگهه

آسوده ام ز شعبده بازی زال دهر — چون رستم زمانست مهاراجه مان سنگهه

در شاه گنج مثل شهان با شکوه و جاه — دائم بعز و شانست مهاراجه مان سنگهه

سید تقی که هست نمکخوار تو قدیم — حالش بتو عیانست مهاراجه مان سنگهه

قصیده در شان مهاراجه دگبجے سنگهه صاحب بهادر

مهاراجه بهادر دگبجے سنگهه — امیر فیض گستر دگبجے سنگهه

شریفان را بدورش افتخارست — زهی اشراف پرور دگبجے سنگهه

به بحر فیض مثل گوهر پاک — بچرخ جود اختر دگبجے سنگهه

به پیش پنجه اش هر شیر روبه — هزبران کش دلاور دگبجے سنگهه

چو نیسان درفشان بر اهل حاجت — کند ایثار گوهر دگبجے سنگهه

هنردان و هنرپرور هنرسنج — هنر را زینت و فر دگبجے سنگهه

بروز معرکه گرد منطقه +
کند ہر دم دماغ یک جهان نے
قوی پشت ست وعده از وفایش
رساند پایهٔ سائل با فلاک +
دما رشور رنجستان زمانه
با قبال وبجود وخلق واکرام
خدا دارد ہمیشه زنده وخوش
براعدا تا قیام دور گردون
تقی کان مدح خوانت ہست از دل

بزور تیغ وخنجر دے گجے سنگھ
زخلق خوش معطر دے گجے سنگھ
وفا را یار و یاور دے گجے سنگھ
نهد دستی چو بر سر دے گجے سنگھ
برون آورده یکسر دے گجے سنگھ
ندارد هیچ همسر دے گجے سنگھ
ترا اے نام آور دے گجے سنگھ
بود دائم مظفر دے گجے سنگھ
بچشم لطف بنگر دے گجے سنگھ

مناظرۂ اول بیان احوال مقناطیس حیوانی وجواب چند اعتراضات مشهوره مین

جاننا چاہیے کہ اس علم مین بہت لوگون نے تحقیقات کی ہے اور اوسکے خاص نتائج لکھے ہین لیکن ہر قسم کے آدمیون نے اکثر اعتراضات کیے ہین کہ وہ حقیقت مین کچھ اصل اور حقیقت نہین رکھتے ہین اسواسطے کہ جن لوگون نے مقناطیس حیوانی کے تاثیرات مشاہدہ کیے ہین اونکے نزدیک اسکا حال آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن ہے قیاس اور دلیل سے نتیجہ اسکا حاصل نہین ہوتا جو شخص مطابق قواعد اور طریق عمل کے عمل مین لاویگا تاثیرات اور حالات اسکی برابر العین معاینہ کریگا اور چونکہ اس علم کی بحث بہت وسیع ہے اور اوسکی فروع بہت کثیر اور مختلف ہین عقلمند اور دانشمندونکی طبیعت مین راست بات کی تحقیق کرنے کا بہت شوق ہوتا ہے خصوصًا ایسی بات کو جو متعجب معلوم ہوتی ہے بلا تامل اور غوض کے قبول نہین کرلیتی چنانچہ ہر علم کی بحث مین یہ بات بہت ضروری ہے کہ محققین تہ دل سے امر راست اور حق کی تحقیق مین کوشش کرین اور بعض قواعد عام کو جو تحقیقات ہر علم مین مسلم پائی جاتے ہین تسلیم کرین اسواسطے کہ موضوع ہر علم کا اوس علم مین مسلم ہوتا ہے اگر یہ بات نہین معلوم تو بحث علمی مین دخل دینا

لا حاصل ہی اور بعض طبائع ایسے ہوتی ہین کہ اگرچہ شہادت قابل قبول کرنے کی واقع ہو لیکن وہ ایسی
باتین جو درحقیقت صحیح ہین رد کر دیتے ہین اور کہتی ہین کہ یہ باتین لغو اور ناممکن اور قابل اعتماد نہین ہین
یا وجہ ثبوت اونکا نہین معلوم ہوتا کہ یہ امور کیونکر واقع ہوتی ہین یا جو خیالات کسی امر مسلم سی اونکی ذہن نشین
ہوئی ہین یہ تاثیرات اونکی ضد معلوم ہوتی ہین یا جو باتین ہمکو اپنے مذہب کی روسی مسلم معلوم ہین اونکی
نتائج اونسے تباین کلی رکھتی ہین اور سراسر خلاف ہین لیکن حال یہ ہی کہ جون جون زمانہ گذرتا جاتا ہے
انسان کی نہایت سخت تعصبات اور تعجبات خصوصاً اون امور کے نسبت کہ دراصل صحیح ہین رفتہ رفتہ
زائل ہوتے جاتی ہین اور جسقدر زیادہ واقع ہوتی جائین گی رفع اشتباہ اور موجب یقین ہو اون آثار کا متصور
ہوتا جائیگا چنانچہ جب کوپرنیکس نی اول اپنی رای فرنگستان مین ظاہر کی تھی کہ زمین کو گردش ہی اور آسمان کو نہین
تو کیا کیا اعتراضات اوسپر ہوئے تھی لوگ کہتی تھے کہ یہ قول محض دروغ اور لغو ہی اسواسطی کہ حرکت آسمان
اور آفتاب کی اپنی آنکھون سی دیکھتے ہین اور زمین کی حرکت نامحسوس ہی پس جو کہ آنکھون سے
دیکھین اوسکو نہ ماننا اور جو آنکھون سے نہ دیکھین اوسکو ماننا سراسر خلاف عقل ہی لیکن امتداد
زمانہ سی یہ اثر ظاہر ہوا کہ اب فی زماننا فرنگستان مین آسمان کی گردش کا کسیکو اعتقاد نہین اور اسیطرح
زمین کی کروی ہونی پر بہت سی اعتراضات پہلی ہوئی لیکن بعد امتداد زمانہ یہ بات بھی مسلم مانی گئی ذرا کلمبس کا
حال خیال کیجیی جس شخص نی اول نئی دنیا کو دریافت کیا تھا جب تک وہ مرتبہ اول نئی دنیا سی جہازون پر
سونا بار کرکے واپس آیا تو لوگ اوسکو مکار اور مہوس کہتی تھی حالانکہ یہ بات زمین کی کرویت کا نتیجہ تھا پس
ایسا ہی حال اوس شخص کا ہوتا ہی جو مقناطیس حیوانی کی باب مین بحث کری اور جسقدر زمانہ گذرتا جائیگا
لوگونکو اون باتونکی صحت کا یقین آتا جائیگا **سوال** جو باتین مقناطیس حیوانی کی باب مین بیان کیجاتی ہین
وہ صریح قابل اعتبار کی نہین اور ناممکن اور بعید از قیاس ہین اور اگر وقوعی ہین تو اونکی وجہ وقوع کیا ہے
جواب اس بات کی کہنی سے کہ مقناطیس حیوانی کی باتین قابل امکان نہین یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ گویا ہم
جانتی ہین کہ تمام عالم مین کونسی چیز ممکن اور کون غیر ممکن ہی لیکن جو بڑی بڑے عالم اور فاضل اور حکیم
ہین اور ہر لحظہ و ہر لمحہ تمام عمر اپنی تحقیقات علمی مین صرف کرتے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ خدا کی قدرت کی

کچھ انتہا نہیں اس بحر ناپیدا کنار کے ایک قطرہ کی کنہ حقیقت کو کیسا ہی عالم متبحر ہو پہونچ نہیں سکتا
چنانچہ **فخر رازی** امام حکمای محققین نے فرمایا ہے **قطعہ** ہرگز دل من ز علم محروم نشد ٭ کم بود ز اسرار کہ مفہوم
نشد ٭ ہفتاد و دو سال فکر کردم شب و روز ٭ معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد ٭ اور جناب **خواجہ میر درد صاحب**
مرحوم شاعر دہلی نے بھی متابعت کلام امام فخر رازی کی کی ہے اور فرمایا ہے **رباعی** آیا جو وجود
سو معدوم ہوا ٭ بی فہمی تھی سبب جو کچھ کہ مفہوم ہوا ٭ سمجھے اتنا کہ کچھ نہ سمجھے افسوس ٭ معلوم ہوا
کہ کچھ نہ معلوم ہوا ٭ پس درحقیقت حقیقت کسی شی کی سمجھ مین نہین آتی ہے الا جسقدر انسان کسی چیز کے
درپی تحقیق ہوتا ہی اور غوص و فکر کرتا ہی موافق اپنی فہم اور علم کی رسائی کے حال اوسکا دریافت کر کے
کچھ نہ کچھ نتیجہ نکال لیتا ہی حالانکہ علم مقناطیس حیوانی کے آثار ایسے ہین کہ حصول اونکا موقوف اور منحصر
عامل کامل اور مشاق کا اوپر نہین ہی بلکہ اوسکا بیان اس توضیح سے کیا گیا ہی کہ ہر شخص جسوقت چاہے
ان آثار کو پیدا کر سکتا ہی الا آثار علم مقناطیس حیوانی کا باعث وقوع بیان کرنا حقیقت مین بہت مشکل ہی
پس حقائق علم مقناطیس حیوانی کو کہ موضوع علم مین پہلے موجود سمجھنا اور پیچھے اونکے واقع ہونیکا سبب دریافت
کرنا چاہیے اور سبب کے دریافت نہونے سے اونکو بالکل معدوم اور بے اصل سمجھنا خلاف عقل ہی چنانچہ علم
ہیئت مین بہت سی باتین ایسی تھین کہ جنکا سبب معلوم نہین ہوتا تھا لیکن حکماء اور منجمین متاخرین نے
اول اون باتونکو صحیح اور مسلم مانکر اونکے پیدا ہونیکا سبب حتی الوسع دریافت کیا جیسا کہ ایک سیارہ کی
حرکت مین کسیطرح کا نقصان پایا جاتا تھا اور اوسکا سبب معلوم نہین ہوتا تھا جب نقصان کا ہونا مسلم
مانکر اوسکے سبب کی تلاش ہوئی تو ایک چھوٹا سیارہ اوسکے قریب دریافت ہوا پس اگر پہلے ہی اوسکی
حرکت مین نقص ہونیکو تسلیم نکیا جاتا تو یہ نتیجہ کیونکر حاصل ہوتا الغرض کسی امر کے دریافت کرنے کے واسطے یہ بات
ضرور ہے کہ پیشتر اوسکا موجود ہونا مسلم مانا جاوے **سوال** مقناطیس حیوانی کا اثر فقط ڈرپوک اور
بزدل اور ضعیف الجثہ لوگوں پر خصوص عورتوں پر ظاہر ہوتا ہی اور ایسے لوگونکا بیان کا کچھ اعتبار نہین ہی
جواب ابتدا مین مقناطیس حیوانی کا اثر ایسے آدمی پر نمایان ہوا ہو کہ جو ضعیف الجثہ ہین اسواسطے کہ جو
لوگ اس قسم کے ہوتے ہین اونپر مقناطیس حیوانی کا اثر عموماً جلد اور زیادہ ہوتا ہی اور جو لوگ کہ اس

عمل کے آثار کو دیکھتے ہین وہ جانتے ہین کہ اسکی تاثیر نہایت تندرست و قوی مردون پر بھی روزمرہ اسطرح پر
ہوتی ہی کہ جسطرح عورتون پر اسکے آثار نمایان ہوتے ہین اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ معمول مکار ہوتے ہین اور
کسی طمع اور لالچ سے ایسے آثار اپنے اوپر نمایان کرلیتے ہین اور دیکھنے والونکی سمجھ مین مکر اونکا نہین آتا ہے
جواب بہت سی حرکتین ایسی ہین کہ وہ مصنوعی نہین ہوسکتی ہین مثلاً نبض کا تیز ہوجانا اور بحالت تیزی
رفتار مین کمزور ہوجانا روشنی کا آنکھ پر اثر نہونا پتلی کا قائم ہوجانا آنکھ کی ہیئت کا حالت عمل مین متغیر ہوجانا
غیر آواز کا سوا آواز عامل کے نہ سننا بعض حالتونمین تکلیف کا بالکل جسم پر اثر نہونا اور اعضا مین سخت تشنج ہوجانا
پس ان صورتونمین عامل و معمول پر دھوکا مکاری اور فریب دہی کا گمان نہین ہوسکتا ہی اور اکثر ایسا
ہوتا ہی کہ یہ عمل تکلیف اور درد کے دفع کرنیکے واسطے کیا جاتا ہی اور ایسی حالتونمین ہمکو بیس پچاس
سو بلکہ پانسو مرتبہ ایک شخص پر عمل کرنا پڑتا ہی تو بعض آثار ایسے نمایان ہوتے ہین کہ نہ اونکے نمایان کرنیکی
خواہش نہ اونکے پیدا ہونیکی توقع ہوتی ہی اور بہت صورتین ایسی بھی ہین کہ عمل کے بعض آثار نمایان
ہونیکے واسطے بیس پچاس سو پانسو دفعون تک عمل کرنا پڑتا ہی اور وہ آثار پیدا نہین ہوتے ہین پس
ظاہر ہی کہ اگر مکر اور دھوکا ہوتا تو ایسی باتین واقع نہین ہوسکتین اور اون آثار کی صحیح اور راست
ہونیکے یہ علامات ہین کہ جب کسی شخص پر اول ہی مرتبہ خواہ آپ خود عمل کرے یا کسی عامل کو کرتے دیکھے
تو اون علامات کو خوب احتیاط اور غور سے خیال کرے اولاً جب اس عمل کے سبب سے نیند آنی شروع ہوتی ہی
تو آنکھین متغیر ہوجاتی ہین رفتہ رفتہ چہرہ کا انداز اور آواز بدل جاتی ہی بلکہ تمام ڈھنگ سونے والے کا
متغیر ہوجاتا ہی جس شخص پر عمل ہوتا ہی وہ سوتا ہی اور تاہم آواز سنتا ہی اور باتونکا جواب دیتا ہی جب
پھر جاگتا ہی تو بالکل اوسکو حالت خواب کا کچھ حال نہین معلوم ہوتا ہی سوتے مین بولتا ہے اس مقام پر
یہ بات بھی لکھنی مناسب ہی کہ عمل مقناطیس حیوانی کے جملہ آثار بلا استثنا کسی امر کے لوگون پر خود بخود
بلا ذریعہ کسی مصنوعی ترکیب کے بھی پیدا ہوجاتے ہین چنانچہ بعض امراض مین بعض اعصاب کا خود بخود
اکڑ جانا اکثر دیکھا جاتا ہی بعض اوقات خود بخود آدمی کی یہ حالت ہوجاتی ہے کہ ایک عرصہ تک اوسکو
بالکل بیہوشی رہتی ہے کوئی آواز سنی نہین جاتی ہی روشنی کا کچھ اثر آنکھ پر نہین ہوتا

ناک سے کچھ سونگھا نہیں جاتا ذائقہ نہیں رہتا بلکہ تکلیف کا بھی اثر نہیں ہوتا وقوف منقسم اور خواب
بیداری کی حالت خود بخود واقع ہو جاتی ہے اور کبھی جو عجائب آثار خواب بیداری میں نمایاں ہوتے ہیں ظاہر
ہو جاتے ہیں مثلاً اندھیرے میں بند آنکھوں کے ساتھ محفوظ چلنا تاریکی میں بند آنکھوں کے ساتھ لکھنا اور چھپا لکھنا اور ایسی
اشیا کو جو حالت بیداری میں نہیں مل سکتی ہیں پا لینا اور دیکھ لینا اور یاد رکھنا اور غائب بینی کرنا اور حالت
سکوت اعلی کا خود بخود پیدا ہو جانا کہ عمل مقناطیس حیوانی میں یہ حالت سب سے اعلی ہے بس غور کرنیکی بات ہے
کہ جب یہ حالتیں خود بخود واقع ہو جاتی ہیں تو اس بات میں شک کرنا کہ ترکیب سے یہ آثار ساختہ پیدا ہو سکتے ہیں
معقولیت سے بعید ہے **سوال** جب ان آثار کو جلسہ عام میں پیدا کرنیکا ارادہ کیا جاتا ہے تو اکثر خطا ہوتی ہے
جو لوگ خطا دیکھتے ہیں فوراً یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ یہ سب عمل بالکل بے بنیاد ہے **جواب** حقیقت یہ ہے
کہ جو شخص اپنی تئین کامل جانکر نہایت اعلی اور نازک آثار کو جلسہ عام میں پیدا کرنیکا دعوی
کرتا ہے تو وہ دراصل ایسے امر کا دعوی کرتا ہے جسپر اوسکو اختیار نہیں ہے اور ایسے شخص کی خطا سے یہ نتیجہ
نہیں نکلتا کہ جب یہ آثار واقع ہوتے ہیں تو فریب سے واقع ہوتے ہیں بلکہ اکثر خطا ہونے سے ایک طرح کا
اثبات اس بات کا ہے کہ جو آثار حقیقت میں واقع ہوتے ہیں دراصل سچ ہیں چنانچہ اگر چاندی کو یہاں تک پگھلاویں
کہ بہت گرم ہو جاوے تو اوسمیں اسطرح اونگلی ڈبوئی جا سکتی ہے کہ ذرا بھی نہیں جلتی ہے اگر کوئی شخص اس عمل کو
نکر سکے تو یہ بات ثابت نہیں ہو سکتی ہے کہ کوئی بھی اس عمل کو بلا تکلف نہیں کر سکتا ہے بلکہ اگر ہزار مرتبہ
یہ عمل کیا جاوے اور پورا نہو تو بھی یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ عامل کو اس عمل کی ترکیب بخوبی معلوم نہیں ہے
اور جو شرائط اس عمل کی پوری ہونیکے ہیں وہ ادا نہیں ہوئے اور اگر ایک مرتبہ بھی ایسا عمل
صحیح ہو جاوے تو سیکڑوں بار کی خطا پر غالب ہے علی ہذا القیاس حال عمل مقناطیس حیوانی کا ہے
کہ وجوہ وقوع خطا کے بذاتہ اس عمل میں اتنی کثیر ہیں کہ جو شخص احتیاط سے اون آثار کو مشاہدہ کرتا ہے
وہ ایسی بیوقوفی نہیں کرتا کہ ہمیشہ کامیابی کا دعوی کرے خصوصاً آثار اعلی کی نسبت تو ضرور اسطرح کا
وعدہ نہیں کر سکتا **مناظرہ دوسرا بیچ بیان اسباب اور وجوہ وقوع خطا کے**
عمل مقناطیسی میں خصوصاً اوس حالت میں کہ جب عمل مذکور جلسہ عام میں کیا جاتا ہے اول یہ بات

معمول رہنی چاہیے کہ معمول کی طبیعت ہر وقت یکسان نہین رہتی ہے پس جو کچھ اثر آج معمول پر آسانی سے
ہوسکتا ہے شاید کل اوسکا ہونا نہایت محال اور مشکل معلوم ہو مثلاً انسان کے عروق کی نظام کا ہر وقت
متغیر ہونا مثل سریع اور بطی اور ممتلی اور خالی اور قوی اور ضعیف ہونے نبض کے ایسی بدیہی بات ہے کہ
اس امر کی نسبت طول کلام ضرور نہین ہے جیسا کہ شاعرون سے نظم کرنا اشعار کا ہر وقت یکسان آسان
نہین ہوتا اور اچھے فصیحون کی فصاحت اور بلاغت ہمیشہ ایک درجہ عالی پر نہین ہوتی ہے **تمثیل** بلکہ
بعض اوقات اونکی تقریر ایسی پوچ اور لغو ہوتی ہے کہ اوس سے اونکے مرتبہ مین فرق آجاتا ہے بجای خود اپنے
حالات مین غور کرنا چاہیے کہ کسی کام کرنیکے واسطے طبیعت ہر وقت ایک طور پر جاتی نہین رہتی ہے ہر آدمی کی
طبیعت مین اختلاف ہوتا رہتا ہے کبھی شگفتہ اور کبھی پژمردہ ہوتی ہے پس اسیوجہ سے جس شخص کی طبیعت مین
استقلال بدرجہ کمال ہو اوسکے خصائل قابل مدح اور تعریف کے ہوتے ہین اور جن قوتون کا ہماری بدن کے
عروق پر اور نفس پر اثر ہوتا ہے اونکا شمار ممکن نہین ہے اور ہمکو اون قوتونکی موجودگی سے اتنی ناواقفیت ہے کہ ہم
اونکی تاثیر کو روک نہین سکتے پس جو بات ہم سب لوگون کی نسبت راست آتی ہے وہی معمولان
عمل مقناطیسی پر بھی صادق آتی ہے یعنی ممکن ہے کہ آج معمول کی طبیعت شگفتہ ہو اور عمل کے ہونے پر
راضی ہو اور کل اوسکی طبیعت پژمردہ اور عمل ہونے سے رضامند نہو ایک وقت اوسپر کوئی اثر خاص نمایان ہو
اور دوسری وقت ممکن ہے کہ وہ اثر ظاہر نہو بلکہ آثار مختلفہ پیدا ہون پس چاہیے کہ عامل کسی خاص اثر پیدا کرنیکا
کہ جو اکثر اوس سے خلوت مین پیدا ہوا ہے جلسہ عام مین کبھی دعوی نکرے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو آزمایش
خلوت مین بہت دفعہ پوری اوتری تھی وہ جلسہ عام مین خطا کر جاتی ہے اور یہ بات بھی تحقیق ہے
کہ عمل مقناطیس مناقض یعنی عامل کے علاوہ اور لوگون کے جوہر مقناطیسی کا اثر معمول کی طبیعت مین
بہت خلل پیدا کرتا ہے یہ مناقض اثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کو جو قدرت اعلی آثار عمل مقناطیسی کے
نمایان کرنیکے واسطے حاصل ہوتی ہے وہ بعض اوقات بالکل مفقود ہو جاتی ہے اور اکثر
یہ مناقض اثر ایسا قوی ہوتا ہے کہ معمول کو نہایت تکلیف ہوتی ہے بلکہ بیماری پیدا
ہوجاتی ہے پس درحالیکہ بہت لوگ معمول کے گرد جمع ہون سوای خطا کے اور کسی امر کی امید

رکھتی ہے تو فی بحض ہے اور اگر بعض اوقات خطا ہو تو اوس سے فقط یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض معمولون پر
اس مناقض کا اثر کم ہوتا ہے اور اگر بعض مشاہدین کی طبیعت میں یہ بات جمی ہوئی ہو کہ معمول مکار ہے
تو اس بات کے ذہن نشین ہونیکے سبب سے معمول پر ضرور ناقص اثر ظاہر ہوتا ہے خصوصاً درحالیکہ معمول کی طبیعت
زیادہ اثر پذیر ہو اور کوئی شخص ایسا وہان موجود ہو کہ جسکی قوت مقناطیسی کا اثر معمول پر عامل کی قوت سے
زیادہ ہو گا اوسکی طبیعت میں اسطرح کا خیال بھی ہو پس عامل کا اثر اوس غیر شخص کے قوی اثر سے مفقود
ہو جاتا ہے اور جلسہ عام میں ایسے ہی باعث سے اکثر خطا ہو جاتی ہے ایک مضبوط اور معقول دلیل اس بات کی یہ ہے
کہ معمول کو حالت عمل میں غیر اشخاص کے خیالات کے ساتھ شرکت ہو جاتی ہے اور جو خیالات کہ اوسے بسبب
شرکت کے دریافت ہو جاتی ہین وہ اوسے بیان کرتا ہے اور واقع مین وہ خلاف واقع ہین پس عقیل عامل کو
چاہیے کہ سوای اون آثار کے جو بر سر موقع قدرتی پیدا ہون اور آثار کے پیدا کرنیکا دعوی نکرے اور علاوہ برین
باعث خطا کے بہت ہین مثلاً ایک باعث یہ ہے کہ عموماً لوگونکو یقین غلط ہے کہ جب عمل کیا جاتا ہے تو
ہمیشہ ایک ہی سے سب معمولون پر آثار نمایان ہوتے ہین یعنی اگر ایک معمول مختلف مدارج عمل مین مثلاً
خواب بیداری مین بڑے بڑے آثار واقع ہوتے دیکھتے ہین تو خیال ہوتا ہے کہ اور معمولون پر بھی وہی آثار اوسی
ترتیب کے ساتھ واقع ہونگے اور غلط فہمی سے لوگ کہتے ہین کہ جو ہم نے پہلے آثار عمل مشاہدہ کیے ہین
وہی پھر دکھا دو عامل بیوقوفی سے اوسکے دکھانے مین کوشش کرتا ہے لیکن یہ معمول ایسا ہے کہ پہلے
معمولون کی نسبت اسپر آثار کم نمایان ہوتے ہین یا معمول کسی اور درجہ حالت عمل مین ہوتا ہے اسوجہ سے
عامل اور ناظرین کی نادانی سے جو امید مشاہدہ آثار کی کر رکھی تھی وہ پوری نہین ہوئی پس چاہیے کہ ہر
عمل کے وقت اوسکے آثار کو بجای خود بلا نسبت آثار دیگر عمل کے دیکھے کیونکہ اگرچہ بعض قواعد
عام ہر عمل کے آثار مین ایک ہی ہین لیکن جزئیات مین مختلف مرتبہ اور مختلف قسم کا اختلاف
واقع ہوتا ہے یعنی مختلف معمولون پر جب عمل کیا جاتا ہے تو مختلف آثار نمایان ہوتے ہین مثلاً کسی پر حالت خواب
بیداری کسی قسم کی واقع ہوتی ہے اور کسی پر کسی قسم کی بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ جب حالت روشن
غائب بینی کی حالت اونپر طاری ہوتی ہے اوس حالت مین سوای عامل کے اور کسی کی آواز وہ نہین

سنتے ہین بعض ہر ایک کی آواز سنتے ہین اور بلکہ قوت شنوائی اونکی اکثر تیز ہوجاتی ہی اور بعض فقط عامل کی بات کا یا جسکو عامل اوسکے ساتھہ ربط دلادی جواب دیتی ہین اور بعض ہر کسی کی بات کا جواب دیتی ہین بعض معمول کو اپنی ذات کا ہوش رہتا ہی اور بعض کو نہین رہتا بعض کی واسطے یہ ضرور ہی کہ جس چیز کو وہ قوت غائب بینی کے ذریعہ سی دیکھین وہ اونکی جسم سی ملحق ہو بعض کی واسطے یہ بات ضرور نہین ہی بعض معمول اپنی جسم کی اندر کا حال ذرا ذرا ہو بہو دیکھہ لیتے ہین اور اوروں کے بھی جسم کا حال دیکھکر مفصل بیان کر دیتے ہین اور بعض کو کچھہ ایسا حال نظر نہین آتا ہی بعض کی نگاہ باطنی فاصلہ پر کام کرتی ہے اور بعض کی نہین بعض کو یہ قدرت ہوتی ہی کہ بند خط اور صندوق کے اندر بند کیے ہوی خط پڑھہ لیتی ہین بعض کو یہ قدرت تو نہین لیکن یہ قدرت ہوتی ہی کہ ہمارے جی کی باتین دریافت کر لیتے ہین اور جی کی بات دریافت کر لینا ایسا کام ہی کہ امکاناً اون معمولون سے نہو سکے جو بند خط پڑھہ لیتے ہین ایک ہی اثر کے ظہور مین اتنے اختلاف ہین کہ مختصر بیان کیے گئے حاصل ان سب کا یہ ہے کہ سب معمولونمین ایک ہی سے نتائج عمل کے ظاہر ہونے کی امید رکھنی امر لغو ہے ایک اور یہ بھی باعث خطا کا ہی مثلاً عامل ایک معمول پر عمل کرتا ہی اور جو بعض بعض آثار معمولی غائب بینی کی قوت کے ہین وہ نمایان ہوتے ہین اوس وقت ناظرین کہتے ہین کہ ہم معمول کی قوت غائب بینی کا امتحان کرنا چاہتے ہین اور سبکو یہی یقین ہی کہ معمول مکار ہی اور اوسے مکاری ثابت کرنے کو مستعد ہین چنانچہ اوسکی آنکھون پر پٹیان اور روئی اور نکر پر معلق بندھواتے ہین اس اشتباہ سی کہ معمول دیکھتا ہی پس ایسی باتون سی معمول کی طبیعت مین بہت حرج ہوتا ہی خصوصاً در حالیکہ اوسکی طبیعت نازک اور بہت اثر پذیر ہو غرض کہ ایسے حالات مین اگر عمل خطا کرے تو اس خطا ہونے سی کچھہ بھی قباحت ثابت نہین ہوتی بلکہ حیرت او رتعجب یہ بات ہی کہ اکثر باوجود ایسی ناقص بندوبستون کے بھی بعض معمولون کی قوت غائب بینی مین کچھہ فرق نہین آتا ہی یہی چاہیے کہ جس شی کی نظر آنیکا معمول سی امتحان کیا جاوے وہ ایسی جگہہ رکھہ دیجاوے کہ معمول کی نظر کا پہونچنا وہان تک ممکن نہو یہی طرح کے امتحان سے معمول کی طبیعت مین بھی کچھہ

سرح ہونگا اور عامل کو چاہیے کہ جسطرح قدرتی آثار کا ظہور ہوتا ہے اوسیطرح بخوبی ہونے دے اعتراض
بعض اوقات یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ عاملیکہ عمل مقناطیس حیوانی کے خطا ہوجاتے ہیں اسواسطے از وجوہ
کثیرہ مین تھا اس عمل کا پورا ہونا ناممکن ہے جواب اسکا یہ ہے کہ فی الحقیقت جلسہ عام مین اگر یہ عمل
کیا جاوے تو یہ اعتراض ویسے حال مین اکثر راست آتا ہے لیکن یہ عمل اگر خلوت مین کیا جاوے تو توجہ بہتر
امور باعث خطا کے ہین اون سے بالکل مخلصی حاصل ہوتی ہے ہر چند خلوت مین بھی بعض امور باعث خطا کے
ایسے ہوتے ہین کہ اونمین سے چند اتفاقی ہین جن پر ہمارا اختیار نہین مگر ظاہر ہے کہ خطا ہوجانا کچھ اسی
عمل کی تحقیقات کیواسطے خاص نہین ہے ایسی تحقیقات علمی کوئی نہین ہے جسمین خطا واقع نہین ہوتی
اور جتنا تجربہ مجھے ہوا ہے اوس سے مین یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ جو شخص صبر و استقلال کیساتھ خلوت مین
دل لگا کر امر راست کی تحقیق کرنیکی نیت سے مقناطیس حیوانی کے عمل کی مشق کریگا تو یقیناً خواہ
جلد خواہ دیر مین بڑی بڑی حقائق علم مذکور کے مشاہدہ کریگا اور اونکا علم ہم پہونچاویگا جن سے
ہر فرقہ کے فہیم و فہمیدہ اور عقیل اور ذی علم اس بات کو مانتے ہین کہ علم مقناطیس حیوانی بالکل صحیح ہے اور
اس علم کی راستی کے باب مین معقولیت بحث کرتے ہین فرق اتنا ہے کہ کسیکا اسمین اعتقاد کم ہے کسیکا زیادہ
بہت آدمی یہ تو مانتے ہین کہ خواب مقناطیسی و تشنج مقناطیسی و وقوف منقسم اور بعض بعض آثار اوسکے صحیح
ہوجاتے ہین لیکن جو آثار اعلیٰ مثل شرکت خیال اور غائب بینی کے ہین اونکا ماننا اونکی طبیعت گوارا
نہین کرتی مگر امید قوی ہے کہ بعد استقلال تھوڑے زمانہ کے آثار اعلیٰ کو بھی درست لوگ ماننے لگینگے اکثر
اتفاقیہ سوال ہوتا ہے کہ معمول کتنی دیر تک سوتا رہیگا تو معمول فوراً جواب دیتا ہے کہ مثلاً پچیس یا
چالیس منٹ تک سوونگا اور امتحان پر معلوم ہوتا ہے کہ جو وقت اوسنے بتایا تھا درست تھا اور اکثر یہ
یہ بات ہے کہ عامل معمول کو حکم دیتا ہے کہ گھنٹہ بھر یا آدہ گھنٹہ یا دو گھنٹہ سونا اور معمول ٹھیک اوتنی ہی دیر تک
سوتا ہے ایک پل کا بھی فرق نہین ہوتا ہے اور اگر عامل کوئی چیز کھانے کی قسم کی اپنے منہ مین پوشیدہ
کھا لیتا ہے باوجودیکہ معمول اوسے نہین دیکھ سکتا ہے مگر فوراً منہ کو ایسی حرکت دینے لگتا ہے کہ گویا
کوئی چیز اوسکے منہ مین ہے اور حقیقت مین اوسکے منہ مین کچھ نہین ہوتا ہے اور جب اوس سے دریافت

کیا جاتا ہی اوسکو کیا کیا کہاتے ہو تو جواب دیتا ہی جو چیز کہ عامل کے منہ مین ہوتی ہی بتاتا ہی مثلاً اگر نبات عامل کی
منہ مین ہو تو یہ بھی کہتا ہے کہ مین نبات کھاتا ہون علی ہذا القیاس پس یہ شرکت ذائقہ کی
صورت کا ثبوت ہی علاوہ اسکے معمول کہنے لگتا ہی کہ مین فلان شخص کو دیکھتا ہون اور کسی
کمرے کا حال بیان کرنے لگتا ہی جسکو اوسنے کبھی پہلے نہ دیکھا تھا اور جس آدمی کو وہ دیکھتا ہی
اوسکی پوشاک نہایت ٹھیک ٹھیک بیان کرتا ہی کہ وہ کس کام مین مصروف ہی پس یہ قوت غائب
بینی کا ثبوت ہی جو ہم روزمرہ دیکھتے رہتے ہین اور چونکہ خواب بیداری خود بخود بھی واقع ہوجاتا ہی
لہذا کسی شخص کو عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے خواب مقناطیسی کے واقع ہونے مین شک
نہین ہوسکتا ہے اگر خواب امر واقع ہی تو اوسکے آثار بھی واقعی ہین چنانچہ ایک اثر اوسکا یہ ہی
کہ معمول کو وقوف منقسم یا دوگانہ حاصل ہوتا ہی اور یہ اثر ایک خاص حالت مین کہ معمول پر جسپر عمل
کیا جاتا ہی نمایان ہوتا ہی حقیقت مین یہ اثر نہایت حیرانی پیدا کرتا ہی چنانچہ کمال حیرت کی بات ہی کہ ایک شخص کو
قوت شنوائی اور لامسہ بھی حاصل ہی اور گھنٹون تک خیال بھی کرتا ہی اور بولتا بھی رہی اور اپنی معمولی حالت مین
اپنی حرکات وقت خواب کا کچھہ بھی ہوش نہو اور چونکہ یہ باتین ناظرین برأی العین دیکھتے ہین سو اسواسطے
سوای یقین کرنیکے اونکو چارہ نہین ہوتا علم مقناطیس حیوانی کو حاصل کرنیکے واسطے ایک یہ بھی حرج ہی
کہ بہت سے آدمی اپنی اصل حیثیت کو اہل دنیا اور عالم اور بزرگ کی تعظیم اور لحاظ اور خوف سے بہت ظاہر
نہین کرتے ہین اور اس علم کے سبب سے معمول ہر ایک کی نیت اور طبیعت کا حال صاف صاف
بتا دیتا ہی اسواسطے وہ لوگ اپنی خباثت باطنی کو ظاہر ہوجانیکے خوف سے نہین چاہتے ہین کہ اس
علم کو فروغ ہو اور ہر ایک اسکی تحقیقات کی طرف متوجہ ہو بہت سے اطبا بھی ایسے ہین کہ وہ عمل
مقناطیسی کے قائل اور عامل ہین اور عند الضرورت واسطے تشخیص مرض اور تحقیق حال مریض کی پوشیدہ
اوسکو مستعمل کرتے ہین لیکن اس خوف سے کہ جو اعلیٰ مرتبہ کے طبیب ہین وہ اس طبیب کے علم کو
ناقص جانینگے اپنے اس علم کے ذریعہ سے حال مریض کا مخفی دریافت کرنیکو ظاہر نہین کرتے مگر مصلحت
اور مناسب یہ ہی جملہ اطبا بالاتفاق بعد کو اس عمل کو حاصل کرین اور عند الضرورت مستعمل رکھین کہ ہر فن

خاص مین یہ عمل بہت بکار آمد ہے اور تشخیص مرض مین نہایت معین ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ عمل
مقناطیسی بذاتہ ایسی شے ہے کہ اوسکی تاثیر عروق پہ بہت ہوتی ہے اور اسیواسطے اوسکا استعمال سے اون
بیماریون کو جو عروق سے متعلق ہین مثل فالج و تشنج و جنون وغیرہ کی بابت نفع ہوتا ہے اور اکثر مجربین نے معاینہ
کر دیا ہے کہ عمل مقناطیسی سے ایسی بیہوشی پیدا ہو جاتی ہے کہ عمل جراحی بلا تکلیف کے ہو سکتا ہے اور ہمکو امید قوی اور
یقین کامل مرتبہ ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ مین ہر طبیب کو خواہ تو آپ اس عمل کی مشق کرنی پڑیگی خواہ یہ ہوگا کہ اور
آزمودہ کار عالمون سے دریافت حال کر لیا کرینگے جسطرح جراح اور دائیان و سینگی والیان اس قسم کی پیشہ ور لوگ
طبیب کے زیر حکم رہتی ہین اسیطرح وہ لوگ جنکی طبیعت کو اسطرف میلان ہوگا عامل بہ پیشہ ہو جاوینگے
مناظرہ سوم اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حقائق علم مقناطیسی کے صحیح ہونے سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ ایک آدمی کی تاثیر
اور نیز آدمیون پر اس قسم کی ہوتی ہے جو خدا تعالی کو بخشنی منظور نہ تھی تو اسکا ہم یہ جواب دیتے ہین کہ اگر حقائق علم مقناطیسی
صحیح ہین تو بدیہی یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جسطرح خداوند تعالی نے اور قوتین انسان کو اوسکے نفع کے واسطے
بخشی ہین اوسیطرح یہ قوت مقناطیسی بھی اوسکے منفعت کیواسطے عطا فرمائی ہے چنانچہ ایک ادنی نفع
اس علم کا یہ ظاہر ہے کہ آدمی کو اگر کچھ جسمی تکلیف ہوتی ہے تو اس عمل کے ذریعہ سے فوراً دور ہو جاتی ہے
اور جسطرح عالم مین بہت سے لطیف جوہر اور قوتین موجود ہین اور اونکی تاثیرات کا جابجا ظہور ہے اوسیطرح
اسکو بھی سمجھنا چاہیے اور بالفرض اگر یہ قوت بعض حالتون مین مضر بھی ہو تو ایسا ہی حال اور قوتون کا
بھی ہے **مثلاً** روشنی عقل و دانش کہ عمدہ ترین نعمتہای جناب باری ہے اور سراسر نفع انسان اوس سے
متصور ہے کبھی یہ بھی باعث مضرت ہوتی ہے مطابق مصرعہ مشہور مصرعہ ای روشنی طبع تو بر من
بلا شدی ہوا اور جسطرح سے کہ آگ جلا دینے کے وقت مضر معلوم ہوتی ہے لیکن اوسکے منافع مثل طبخ طعام
وغیرہ اس مضرت سے بہت کثیر ہین پس ایسا ہی حال عمل مقناطیس حیوانی کا سمجھنا چاہیے کہ اسمین بھی منافع
کثیر ہین اور مضرت قلیل یعنی اگرچہ نہایت قبیح کامونکو واسطے بھی یہ عمل مستعمل ہو سکتا ہے لیکن دنیا مین کوئی
قوت بشری اور کوئی شے ایسی نہین ہے جو خبث طینت انسان کے سبب سے برے طور پر کام مین آسکے چنانچہ بارود کا
اچھا استعمال یہ ہے کہ پہاڑونکو اس سے اوڑاتے ہین اور برا استعمال یہ ہے کہ آدمی کی جان کو اوسکے ذریعہ سے تلف کرتے ہین

اور یہ بھی عمدہ تاثیرات عمل مقناطیسی سے ہی کہ جو امور معیوب نہین ہین یا جو بذاتہ اچھے ہین اونمین معمول
عامل کی حکم کو بلا عذر مان لیتا ہی اور عموماً مدرکہ معمول کا اور خیالات اور اخلاق اوسکی حالت خواب مین
نہایت عالی اور مضبوط ہو جاتی ہین اور ہر چند جو چھوٹی یا بڑی یا کمینی ہوتی ہی معمول متنفر ہوتا ہی چنانچہ
اگر عامل چاہی کہ معمول کوئی راز کی بات جو اوسکو حالت خواب مقناطیسی مین معلوم ہوئی ہو آشکار کردی
تو معمول اوسکو ہرگز نہین ظاہر کرتا ہی اور اگر کوئی اس بات مین کوشش کری کہ معمول سے کسی امر قبیح کا ارتکاب
کرانا چاہیے تو اوس شخص کو جلد دریافت ہو جائیگا کہ معمول کو اس بات کا بہت درست ہوش ہی کہ کیا کیا
باتین اخلاق کی رو سے واجب ہین اور کیا کیا نہین بلکہ یعنی باتونکا اوسکو ہوش بہ نسبت بیداری اصلی کی حالت صحیح مین
زیادہ ہوتا ہی اور اکثر حالتون مین معمول کی چہرہ پر زیادہ لطافت پائی جاتی ہی اور اوسکے خیالات بھی
زیادہ لطیف اور طبیعت فرشتونکی سی ہو جاتی ہی اور حالت خواب بیداری خواب حقیقی کی حالت
نہین ہی بلکہ ایک ایسی حالت ہی کہ اوسمین قوت باصرہ ظاہری مفقود ہو جاتی ہی اور اوسمین فقط بیداری ہی
نہین ہوتی ہی بلکہ اخلاق اور ادراک بہ نسبت حالت اصلی کی زیادہ ہو جاتی ہین معمول کی تقریر اوسکی تقریر
اصلی سے زیادہ فصیح اور شستہ اور عالی ہوتی ہی اور عامل کی متابعت عموماً اونھی ہی کرتا ہی کہ یہان تک
اخلاق اور کار واجب مین خلل نہ پڑی اور اگرچہ علو طبیعت ایسی معمولون کی کہ جنکی طبائع بذاتہ عالی ہین زیادہ
ظاہر ہوتا ہی لیکن کم و بیش ہر معمول کی طبیعت کو جلا ہو جاتی ہی اکثر لوگ اعتراضاً یہ کہتے ہین کہ اگر حقائق
قوت غائب بینی سچ مانی جاوی تو اس سے ثابت ہوگا کہ غائب بین کو علم کل حاصل ہوتا ہی اور چونکہ یہ بات
ناممکن ہی اسواسطی غائب بینی کی قوت بھی حقیقت مین راست نہین ہی جواب اسکا یہ ہی کہ درحالیکہ ہم دیکھتے ہین
کہ معمول کو فاصلہ کا حال نظر آتا ہی اور سیکڑون معمولونمین یہ بات دیکھی گئی ہی تو قوت غائب بینی کی سچ
ہونی مین شبہہ نہین باقی ہی اگرچہ غائب بین کو بصر ظاہری یعنی آنکھونسی کہ وہ دونون بند ہو گئی ہین کوئی
شی معلوم نہین ہوتی ہی لیکن وہ بصر باطنی سے بلا وساطت چشم اور روشنی ظاہری کی اسطرح دیکھتا ہی
کہ در و دیوار یا اور کسی شی کی حائل ہونی سے اوسکے دیکھنے مین خلل واقع نہین ہوتا ہی اور صورت و روشنی اور
الوان مختلفہ کا قوت باصرہ کو بلا وساطت چشم اور روشنی ظاہری کی محسوس اور معلوم ہونا کیسا تعجب کی بات

نہین ہی بہت آسانی سی ہر ایک کی قیاس مین آسکتی ہی مثلاً جب آنکھین بند کیجاوین بلکہ اون پہ
ہاتھ بھی رکھہ لیا جاوی تو اوسوقت اگر نظر غور سی دیکھین تو کیا کیا رنگ اور کیا کیا اشکال ہوائی نہایت
باریک و عجیب و غریب دکھائی دیتی ہین کہ بیان اوسکا نہین ہوسکتا یہ امر متعلق مشاہدہ ہی جیسی کہ
غائب بین در اصل حقیقی چیزونکو کسی ایسی ذریعہ سی دیکھتا ہی کہ جسمین مثل روشنی ظاہری کہ صورت اوشی کی
کو قوت باصرہ تک پہونچاوی حاجت نہین ہوتی ہی اور آئندہ اسکا حال مفصل و مشرح لکھا جاویگا
کہ وسائل بصر کی نسبت کیا کیا باتین ہمکو دریافت ہوسکتی ہین لیکن ماہیت و حقیقت اون وسائل
باطنیہ کی کچھہ بھی ہو اونکی ذریعہ اور وسیلہ کی مشاہدہ اور معاینہ سی غائب بین کو علم کل کا حاصل ہونا ممکن
نہین ہی بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ غائب بین کو قوت سب چیزونکی دیکھنے کی حاصل نہین ہوتی ہی بلکہ قوت
غائب بینی صریح محدود اور مختلف طور پر ہوتی ہی اور درحقیقت یہ بات ہی کہ غائب بین بیانات مین بہت
موٹی غلطیان کرتے ہین اور خاص مشکلات اونکو پیش آتی ہین مثلاً غائب بینونکو قوت تفریق گذشتہ
واقعات کی اثر اور اون آثار مین جو صورت خاص بنی ہین واقعات گذران سی پیدا ہوتی ہین تمیز نہین ہوتی
وجہ اسکی یہ ہی کہ دونون صورتونمین جو آثار پیدا ہوتی ہین بصر باطنی پر دونون برابر ہی کارگر ہوتے ہین
علی ہذا القیاس جو آثار تلقین اور دریافت خیال کی ذریعہ سے ہوتی ہین اونمین اور اون آثار مین جو حقیقی اشیا جیسے
ظاہری کے دیکھنے کی سبب سی پیدا ہوتی ہین فرق کرنا ممکن نہین ہوتا اون سب مین تمیز کرنا ہمارا کام ہی
علاوہ برین در حالیکہ ہماری آنکھون کی سامنے جو چیزین موجود ہوتی ہین اونکے دیکھنے مین ہمکو اشتباہ
اور غلطی ہو جاتی ہی تو اس صورت غائب بینی مین زیادہ تر احتمال وقوع اغلاط ہی اور اگر بالفرض سب
چیزونکو دیکھہ لینی کی بھی قوت حاصل ہو جاوی تو بھی اس قوت سی عقل محیط اور علم کل حاصل ہونا ممکن
نہین ہی اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیی کہ جب کبھی مطابق اظہار غائب بین اشیا ظاہری موجود
نہین ہوتے تو ہم اوسکے بیان غلط سمجھہ لیتی ہین اور جب ہم خوب اچھی طرح غور اور امتحان کرتی ہین تو معلوم
ہوتا ہی کہ غائب بین کا بیان درست و راست تھا اور ہمارا خیال غلط تھا اور وجہ ہمارے غلط فہمی کی
یہ ہوتی ہی کہ جو خیالات ہماری ذہن مین پہلے سے جمع ہوسے تھے وہ دھوکا دیکر بہکاتے تھے

اعتراض بعض لوگ جو حقائق مقناطیسی کو تسلیم کرتے ہین وہ بھی معترض ہوتے ہین کہ یہ عمل جادو ہی اور دین کی کتابون کی رو سے ممنوع ہی اسکے جواب کئی ہین **اول** یہ ہے کہ یہ اعتراض ابتدا مین علم طب اور ہیئت اور کیمیا کی نسبت بھی ہوتے رہے ہین اور جو لوگ جاہل تھے وہ اپنی نسبت زیادہ ہوشیار اور عقلمندون کو ساحر اور جادوگر کہا کرتے تھے **دوسرے** یہ کہ اگر جادو سے یہ مراد ہی کہ خلاف قواعد قدرت آثار پیدا ہوتے ہین تو عمل مقناطیسی جو موافق قواعد قدرت ہی اس جرم جادو سے بری ہی اور جن لوگون کو برا جاننا چاہیے وہ وہ شخص ہین جو قدرتی علم کو بد اور قبیح کامون کے واسطے دھوکے بازی اور مکاری مین استعمال کرتے ہین اور لوگون کو فال گوئی کے بہانہ سے دھوکا دیتے ہین اور جو لوگ کہ خدا تعالی کے مصنوعات کی نسبت تحقیقات کرتے ہین اور عجائبات قدرت مشاہدہ کرنے کا شوق رکھتے ہین اور ہر صنعت عجیب کی نسبت صانع حقیقی کی طرف کرتے ہین اور اپنی نیک نیتی اور خوش نہادی سے اس علم کو اچھے مطلب کے واسطے کام مین لاتے ہین اونکی نسبت یہ قول راست نہین ہو سکتا ہی کہ وہ فن ممنوع کو استعمال کرتے ہین چنانچہ جب مین بعض آثار عمل مقناطیسی کا حال مفصل لکھونگا تو واضح ہوگا کہ اس علم کے ذریعہ سے بہت ایسے امور حل ہو جاتے ہین جنکو لوگ سمجھتے ہین کہ یہ شیطان کے سبب سے واقع ہوتے ہین مثل آسیب وغیرہ کے **اعتراض** بعض لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہین کہ عمل مذکور کے استعمال کے سبب سے کفر اور دہریہ پن پیدا ہوتا ہی اوسکا **جواب** یہ ہی کہ اس عمل کے استعمال سے کفر نہین پیدا ہوتا ہی بلکہ ایمان کامل ہوتا ہی اور معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی ماہیت کا کسیکو کچھہ بھی علم نہین ہے کہ یہ کیا طلسم قدرت ہی اور خدا تعالی جل شانہ کی قدرت کی بہت سی عجیب صنعتین اس علم کے ذریعہ سے ظاہر ہوتی ہین اور اگر معترض کا مدعا یہ ہی کہ اس عمل اور علم سے فنائے روح ماننا پڑتا ہی کہ حصول ادراک بلا واسطہ حواس خمسہ ظاہری مستلزم فنائے روح ہی تو اس کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ معترض آثار عمل سے مطلقاً واقف نہین ہی اسواسطے کہ اون آثار کا نتیجہ بالعکس اوسکی فہم کے نکلتا ہے اور جو لوگ نہایت عقیل و عالم کامل ہین وہ اون آثار کو دیکھکر یہ کہتے ہین کہ روح کا غیر مادی ہونا اور فانی نہونا اون آثار سے

بہت صفائی اور خوبی سے ثابت ہوتا ہی چنانچہ عجائب بینی کے آثار مین نفس ناطقہ کا جسم سے علحدہ
فاعل ہونا مشاہدہ ہوتا ہے اور جسم کے فعل سے نفس ناطقہ کا فعل بالکل جدا ہوتا ہی اور یہ دنیوی تری
اس امر کی ہے کہ مادہ اور روح مین لا انتہا اختلاف ہی غور کرنا چاہیے کہ ادراک کا حواس ظاہری کے
ذریعہ سے علاوہ پیدا ہونا روح کے لافانی اور قدیم ہونیکے نسبت کیونکر شک پیدا کرسکتا ہے بلکہ
حقیقت مین اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ نفس ناطقہ کو ادراک اور حس کے پیدا کرنے مین مادہ ظاہری پر
اتنا تکیہ نہین ہی جیسا ہمارے خیال مین پہلے تھا یعنی بوساطت حواس ظاہری بھی نفس ناطقہ کو
ادراک ہوتا ہی علاوہ اسکے لفظ دہریہ پن جو معترض استعمال کرتا ہی یہ لفظ اس محل مین ایسا مبنی ہی
کہ کبھی کوئی شخص اسکے معنی اچھی طرح نہین سمجھا سکتا ہی اسواسطے کہ اگر کسی سے دریافت کیا جاوے کہ
مادہ کی تعریف کیا ہی تو وہ سوای خواص مادہ کے اوسکی حقیقت کو نہین بتا سکیگا یعنی تعریف اوسکی
ذاتیات سے کہ جنس قریب اور فصل قریب ہی نکر سکیگا بجز تعریف رسمی کی مثل اسکے کہ مادہ وہ چیز ہی جو جگہ کو
روکتا ہی یعنی قابلیت تمکن کی رکھتا ہی اور امتناع تداخل اوسکی صفت ہی اور اوسمین وزن اور کشش اور
جذب ہوتا ہی علی ہذا القیاس پس یہ امر قابل لحاظ ہی کہ مادہ کوئی شی ایسی ہی جو حقیقتا اوسکی ان خواص سے
جدا اور علحدہ ہی اور کوئی ایسا جوہر ہے جسکی یہ سب خواص اور اعراض ہین اور یا مادہ مجموعۂ ذرات کا
نام ہی کہ جسکے بعض خواص معین ہوتی ہین یا مادہ فقط نقاط ہندسیہ کی مجموعہ کو کہتے ہین جو گویا مرکز ہین
جنمین بعض قوتین کشش اور تنفر کی فاصلۂ معین تک پھیلتی ہین اس صورت مین کیا قوت جاذبہ قوت کشش
نہین ہی کیا قوت شرکت اور قوت اتصال قوت جاذبہ سے جدا ہی کیا خاصیت امتناع مداخل یعنی تمکن کی
قوت اور نیست و نابود ہونیکے قابل نہونے کی قوت قوت تنفر نہین ہی کیا جوہر مقناطیسی کشش اور تنفر کی
قوت سے نہین بنتا ہی کیا یہ امر محال ہی کہ حرارت اور روشنی فقط قوت کشش و تنفر سے بنی ہوئی ہو پس اگر
ان سب قوتون کی موجود ہونے سے ہمارے حواس پر ایسا ہی اثر پیدا ہو جیسا مادہ کے سبب سے پیدا
ہوتا ہی تو ممکن ہے کہ مادہ بلکہ خواص مادہ کہ فقط انکو ہم جانتے ہین ان قوتون کی اجتماع کا نتیجہ ہون
پس ایسے سوال کا جواب آسانی سے سمجھ مین نہین آتا ہی فقط اتنی بات ہمکو مادہ کی نسبت ضرور

معلوم ہی کہ مادہ اپنے خواص سی علحدہ ہماری قیاس مین نہین آسکتا ہی پس حاصل یہ ہوا کہ خود مادہ کو
ایک قوت یا مجموعہ بہت سی قوتون کا تصور کرتے ہین اور جب مادہ کی تعریف کما حقہ ہم نہین کر سکتے ہین
تو غیر مادہ کی تعریف کیونکر کر سکین گی تا وقتیکہ ہم نہ جانین کہ مادہ کیا چیز ہے یہ کیونکر جان سکتے ہین
کہ غیر مادہ کیا ہے بلکہ یہ کہنا چاہیے وہ کون چیز ہی کہ جسی مادہ نہین کہتی اسواسطی کہ اگر ہم مادہ کی
یہ تعریف کرین کہ وہ جگہ روک لیتا ہی تو غیر مادہ اوسکو کہین کہ جو جگہ کو نہ روکے تو ایسی شئے کوئی
خیال مین نہین آتی جو جگہ کو نہ روکے زیادہ بہ این نیست کہ وہ لطیف مثل ہوا کی ہوگی تو بھی وہ جگہ کو
روکے گی گو بحس ظاہری محسوس نہووی اگر یہ تعریف کرین کہ مادہ اوسی کہتے ہین جو نیست و نابود
نہین ہوسکتا ہے اسکا مآل یہ ہوتا ہی کہ مادہ قدیم یعنی لافانی ہی اور اسی وجہ سی ایک ذرہ کو مادہ کی
بھی ہم نیست و نابود نہین کر سکتے ہین فقط اتنا ہمکو اختیار ہی کہ اوسکی صورت اور جگہ بدل سکتے ہین مثلاً
آتش خانہ مین جو کوئلے ڈالی جاتے ہین تو کوئلے کی حیثیت نابود ہوجاتی ہی مگر مادہ اوسکا کہ راکھہ اور دھوان
اور ہوا ہی باقی رہ جاتا ہی اوسکو ہم فانی نہین کر سکتے ہین اسیطرح اگر ہم یہ قیاس کرین کہ روح کسی قسم کی
مادہ لطیف سی بنی ہوئی ہی اور جگہ روکتی ہی یعنی جسم مین ہی تو اس قیاس سی بھی اوسکا قدیم ہونا
معلوم ہوتا ہے اور درجہ اخیر پر یہ بات قرار پکڑتی ہی کہ اس زندگی مین ہمکو روح اور نفس ناطقہ کا
علم فقط اسی طور پر ہی کہ ہم اوسکو مادہ ظاہری کے ساتھہ شامل دیکھتے ہین جسطرح زندگی مین وجود
خیال کا بغیر مغز سر کے کہ محل خیال ہے خیال محال ہی اور خیال کی نسبت ہم اتنا ہی کہ سکتے ہین کہ خیال مغز سر کا
ایک فعل ہی اسصورت مین ہمکو کسی اور وجود کا مثلاً روح اور نفس ناطقہ کا فرض کر لینا جائز
نہین ہی اسواسطے کہ خیال کے پیدا ہونیکی وجہ بتانی کے لیے ایسا وجود فرض کر لینا کچھہ ضرورت
نہین رکھتا لیکن اس قول کی تسلیم کرنے سی ایک فکر کرنے والی وجود کو جسم سے جدا مان لینا
چاہیے یہ بات تو سچ ہی کہ ہم ایسی وجود کا ہونا ثابت نہین کر سکتے ہین لیکن یہ بھی تو نہین ہوسکتا ہی
کہ ایسا وجود حقیقت مین نہین ہی ممکن ہی کہ ایسا وجود در حقیقت وجود رکھتا ہو اور مغز کو بطور آلہ خیال کی
جسم کی کام مین لاتا ہو اور بالعکس اسکی یہ بھی احتمال ممکن ہی کہ ایسا وجود کوئی نہین لیکن نقصان [illegible]

اور اک اس کنہ کو نہین پہونچ سکتا ہے کہ آیا کوئی وجود فکر کرنے والا جسم سے علیحدہ ہے یا نہین اسیوجہ سے
اسمین حکما نے بہت سی بحثین کی ہین الا یہ بحث کسی طرح اس عالم حیات مین طے نہین ہو سکتی ہے
جس طرح سے کہ ایک علیحدہ روح یا نفس ناطقہ کے موجود ہونے کو ثابت نہین کر سکتے ہین اسی طرح
یہ امر بھی بدیہی ہے کہ انسان کو ایک ذاتی وقوف ایسا حاصل ہے جس سے ایسے وجود کے موجود ہونیکی
ہمکو آگاہی ہوتی ہے اور اس وجود کی شہادت بالکل رد نہین ہو سکتی ہم یہ سمجھتے ہین کہ مغز سر کو خدا تعالی نے
اس قوت موجودہ کا آلہ مقرر کیا ہے اور ان امور خیالیہ کا بہ نسبت روح کے قیاس کرنا خلاف قیاس ہے
اسواسطے کہ تعلق اور تصرف اس قوت کا خاص مغز سر مین ہے بخلاف روح کے کہ تصرف اسکا
تمام بدن مین عام ہے اور روح کا فانی یا لافانی ہونا اس عقل سے کچھ ثابت نہین ہوتا ہے مگر
جن لوگون کا یہ قول ہے کہ روح ایک جسم سے علیحدہ وجود ہے اونکے قول کو مضبوط اور مستحکم کرتا ہے
اور اس بات کی تحقیق تو انسان کے فہم اور علم سے باہر ہے کہ آیا روح مادی ہے یا غیر مادی
لیکن بہرحال یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدیم ہے اور معدوم نہین ہو سکتی ہے اگر جب ہم جسم انسان پر
آثار عمل مقناطیسی کے پیدا کرتے ہین مثلاً کسی عضو مین تشنج یا دل کی حرکت مین سرعت پیدا
ہوجانا یا درد کی شکایت کا حس بالکل جاتے رہنا آنکھ کی پتلی پر روشنی کا اثر نہونا معمول کی
معمول کی زبان مین لکنت پیدا ہوجاتی ہے علی ہذا القیاس باقی آثار کہ بسبب اگر معمول کی طبیعت
اثر پذیر ہو بہت جلد آسانی سے اسکے واقع ہو سکتے ہین تو لوگ ان آثار کو پیدا ہوتے دیکھکر تسلیم
کرتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ یہ سب آثار روح کے سبب سے پیدا ہوتے ہین **جواب** اگر
مراد ان لوگون کی یہ ہے کہ یہ آثار ثابت ہوتے ہین یعنی قیاسی ہین اور حقیقی نہین ہین تو ظاہر ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ ان لوگون کو یہ تمیز نہین ہے کہ قیاسی اور حقیقی مین کیا فرق ہے اسواسطے کہ عضو کا اکڑ جانا
آنکھ کی پتلی کا قائم ہوجانا حس اعضا کا موقوف ہوجانا زبان مین سرعت کا آجانا اگرچہ بہت وقوع
ان امور کا ہمکو حقیقی معلوم نہین ہے الا یہ امور سب یقیناً حقیقی ہین جس طرح سے کہ بعض اذکار و اعمال
پڑھنے کے سبب سے [illegible] کی تاثیر سے بالکل [illegible] ہوجاتی ہے جیسے یہ لوگ جو مرگی

وہ کیا اپنے قیاس مین اپنے تئین مردہ سمجھا مرگیا اور اگر کوئی ان امور حقیقی کو وہمی سمجھے تو اوسکی
اس رائی کا سمجھنے سے اونکے حقیقی ہونے مین خلل نہین آتا ہی بلکہ ایسے معترض کو وہمی کہا جاتا ہی اور اگر مدعا اونکا
یہ ہی کہ یہ آثار کسی قوت خارجی کی وجہ سے پیدا نہین ہوتے ہین بلکہ معمول کی نفس ناطقہ کی فعل کی
یہ آثار نتائج ہین اور اس فعل کو ہم وہم کا فعل کہتے ہین تو اب ہم اس قیاس کی تعریف مطابق
مدعا معترض کے مفصلاً کرتے ہین کہ جس شخص پر یہ عمل کیا جاتا ہی اوسکا نفس ناطقہ بعض اشارات کے
سبب سے برانگیختہ ہوکر جسم پر اولٹ کر اثر کرتا ہی اور جملہ آثار مذکورہ بالا علاوہ خواب مقناطیسی کی
پیدا کرتا ہی اگر معترض اس تعریف کو تسلیم کرلین اور اختصار کی واسطے اس فعل کا نام فعل وہم رکھدین
تو یہ ایک اصطلاح فرضی ہے اور جدید با اینہمہ حقیقت مین یہ بات ہی کہ اگر احتیاط اور غور سے
تحقیقات کیجاتی ہے تو معلوم ہوتا ہی کہ یہ قیاس بھی راست نہین آتا ہی سرعت نبض وغیرہ آثار
مذکورہ بالا ایسی چیزین ہین کہ جن پر ہمارا اختیار ہرگز نہین ہی معمول کا وہم کیسا ہی برانگیختہ کیا جاوے
وہ اپنے جسم مین یہ آثار بلا ذریعہ عمل مقناطیسی کے ہرگز خود بخود پیدا نہین کرسکتا ہی اور عامل اوسپر
یہ آثار اور دیگر آثار اس طرح پیدا کرسکتا ہی کہ اوسکو وہم کا فعل کسی طرح نہ پہونچے مین اس بات کی
شہادت دیتا ہون کہ عامل عمل مقناطیسی کسی شخص پر ایسی حالت مین عمل کرلیتا ہی کہ معمول دوسرے
کمرے یا دوسرے مکانات مین یا سیکڑون گز عامل سے دور ہو اور جانتا بھی نہو کہ کسی طرح کا عمل اوسپر
ہونے والا ہے اور وہ اپنے کاروبار مین مصروف ہو اوسپر عمل مقناطیسی کی آثار نمایان ہوجاتے ہین
اور جن لوگون کی طبیعت اچھی اثر پذیر ہی اون پر یہ اثر اسطور پر بھی پیدا ہوجاتے ہین کہ عامل نے کبھی
پہلے اونکو دیکھا بھی نہو مین اس صورت مین یقیناً وہم کے فعل کو مطلقاً ان آثار مین دخل نہین
علاوہ اسکے دوسرا ایک معمول کا خیال کسی امر خاص مین جما ہوا ہو عامل کو اختیار ہی کہ اوسپر ایسے
آثار پیدا کردے جو اون امور سے کہ جسپر معمول کا خیال جما ہوا ہی بالکل کچھ تعلق نہ رکھتے ہون
اور معمول کو عمل کی اطلاع بھی نہو چنانچہ ممکن ہی کہ معمول نہایت توجہ دلی سے کسی سے باتین
کر رہا ہو عامل کے قصد ناگفتہ سے جو اوسکے پیچھے یا دور کھڑا ہوا آدھا کلمہ اوسکے منہ سے نکلتے ہوئے

رک جاوے علی ہذا القیاس سیکڑون مختلف صورتون مین عامل کا اسطور پر اثر نمایان ہوجاتا ہے
ان باتون سے یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ وہم سے جملہ آثار کی وجہ وقوع معلوم نہین ہوسکتی ہی بلکہ کسی خارجی
قوت کی تاثیر کو ضرور ماننا پڑتا ہے اور جب ایسی قوت کو مسلم جانا تو پھر وہم کے ماننے کی کچھ
ضرورت نہین ہی اس واسطے کہ جملہ آثار عمل مقناطیسی و قصد ناگفتہ عامل کے سبب ہی بلکہ ایسی
حالت مین کہ عامل و معمول یکجا نہون اور اون دونو مین بعد مسافت ہو پیدا ہوسکتے ہین اگرچہ
وہم ہی کہ جسکی تعریف اوپر بیان کی ہے اکثر آثار پیدا ہوسکتے ہین الا کلیتہً سب پیدا نہین ہوسکتے
اس سے یہ بات البتہ ظاہر ہوئی کہ وہم پر زور ڈالنے سے عمل مقناطیسی کا اثر جلدی اور زیادہ قوی
ہوسکتا ہی چنانچہ عامل کی مرضی جب مضبوطی سے ظاہر کیجاتی ہی تو اوسکی تاثیر کچھ کچھ اسی باعث سے
ہوتی ہے لیکن مرضی ناگفتہ عامل کی بھی تاثیر ہوجاتی ہی اس واسطے کہ وہم پر اثر ہونا عمل مقناطیسی کی
تاثیر کو واسطے لابدی اور ضروری نہین ہی الغرض اگرچہ بعض اوقات بعض آثار کی وجہ وقوع
اس قیاس پر بیان ہوسکتی ہے یا یہ کہ قوت مقناطیسی کے ہمراہ وہم کو بھی تاثیر ہوتی ہی لیکن جبتک
کسی خارجی قوت کی تاثیر نہ پائی جاوے اس قیاس کی بنیاد مضبوط نہین ہوتی ہے یعنی
بالفرض اگر یہ بات قبول کیجاوے کہ بعض آثار وہم کے پراگندہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین تو وہم کے
پراگندہ ہونے کی وجہ کیا ہی اور اوسکا کیا سبب ہی کہ ترکیب عمل مقناطیسی سے وہم پر ایسا قوی
اثر ہوتا ہی اور ایسے مختلف آثار پیدا ہوتے ہین اور معمول کو حالت ہوش مین جسم پر بعض آثار مثل
حرارت یا سردی یا بجلی کے صدمہ کے ہی کیون معلوم ہوتے ہین غرض کہ بواسطہ یا بلاواسطہ
وہم ہر طرح سے قوت خارجی کی معمول پر ضرور تاثیر ہوتی ہی سوال عمل مقناطیس حیوانی کے آثار
کسی کام کے نہین ہین اور اونسے سوای سیر کے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا پس انکی نسبت تحقیقات
کرنی لاحاصل ہی جواب یہ سوال اولاً اور علمون کی نسبت بھی مثل علم ہیئت اور علم کیمیا
اور علم تشریح اور ہندسہ کیا گیا تھا اور اب بھی یہ سوال اون علمون کی نسبت کرنا نہایت لغو
معلوم ہوتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہی کہ امتداد زمانہ سے اون علوم کے فوائد بہت سے معلوم ہوی ہین اور فوائد کثیرہ

معلوم نہوتے تو بھی شخص عقیل کو فرض ہی کہ تحقیق علمی اور امر حق کو دریافت کرنیکے واسطے
ان سب علوم کو اصول اور فروع کو مطالعہ کرین اور کوئی شی حکیم مطلق اور آفریدگار برحق نی ایسی خلق
نہین فرمائی کہ جسمین فائدہ نہو **فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ** گو وہ فوائد ہمکو بالتفصیل معلوم
نہو اور شاید کہ حقیقت اون فوائد کی کسی اور علم کے ذریعہ سے دریافت ہوجاوے اور بہت جلدی
یا سالہا سال کے بعد اوسکے استعمال سے فائدہ حاصل ہو چنانچہ بعض حقائق جو ناچیز اور بیقدر معلوم
ہوتی ہین جب ہمارے علم کو ترقی ہوتی ہے تو دفعۃً قدر حاصل کر لیتے ہین چنانچہ دخان یعنی
بھاپ کا ہونا مدت دراز سے سبکو معلوم تھا لیکن واٹ صاحب کی تیزی عقل سے دخانی کل
اسی خاصیت دخان کے ذریعہ سے بنی جب برف اور پانی اور بخار کے مزاج کی گرمی کو جانچ
معلوم ہوئی تو حرارت پوشیدہ کی حقیقت معلوم ہوئی اور غالبا واٹ صاحب نے اسی حقیقت کو
دریافت ہونے کے سبب سے ثبات سے یہ فائدہ حاصل کیا کہ دخانی کل تیار کی اسیطرح ایک یہ بات
مدت سے معلوم تھی کہ اگر ایک موج برقی ایک تار کی راہ روان ہو اور رک جاوے تو ایک موج متوازی
تارمین پیدا ہوتی یا سوزن مقناطیسی پر اثر کرتی ہے حال مین اسی ذریعہ سے تار برقی بنایا گیا اور
اسی خاصیت موج برقی کے ذریعہ سے ہم قوی مقناطیس مصنوعی بنا سکتے ہین پس واضح ہوا کہ ہرچند
کوئی حقیقت علمی بظاہر ناچیز معلوم ہوتی ہو لیکن اوسکی ذات مین ایک بزرگی ہے اور کسی نکسی وقت
اوسکی طرف ضرور حاجت پڑیگی اور اوسکے استعمال سے بڑا مدعا ہوگا اور عمل مقناطیسی کا تو ابھی
فائدہ ظاہر ہے کہ تکلیف اور درد کو دور کرنیکے واسطے مستعمل ہوا کرتا ہے غرض کہ یہ اعتراض بالکل
ہیچ اور لغو ہے **سوال** حقائق علم مقناطیسی ایسے صریح واضح اور ایسے بکار آمد ہین کہ اگر حقیقت مین
اونکا وجود ہوتا تو مدت سے دنیا مین لوگ اس سے واقف ہو کر بہت کامون مین استعمال کرتے **جواب**
اس کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ جو چیز اب تک دریافت نہین ہوئی یا اگر دریافت ہو چکی تھی اور اوسکا
استعمال نہین ہوا تو وہ چیز ناچیز ہے حالانکہ علم تواریخ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانہ مین نئی نئی باتین
ایسی دریافت ہوئین ہین کہ اونسے لوگونکو تعجب ہوا ہے جیسا کہ باروت فرنگستان مین پہلے راجر بیکن کو دریافت

ہوئی حالانکہ چین مین ہزار برس سے پہلے اوسکا رواج تھا نئی دنیا کلمبس نے دریافت ہونی پہلے کوئی
نہ جانتا تھا فرینکلن صاحب کے عہد سے پہلے بجلی کا وجود نہین تھا کیا قطب نما کے بننے سے پہلے
قوت مقناطیسی دنیا مین موجود نہ تھی اسکا کیا سبب ہے کہ دخان کی زور سے جہاز رانی ایک وقت
خاص مین کی گئی اور اس سے پہلے کسیکو قوت دخان کا اسطور پر مستعمل کرنیکا خیال بھی نہوا الغرض اسکا
کیا سبب ہے کہ ہر چیز نئی ایک خاص وقت مین دریافت ہوئی اور اوس سے پہلے کسیکو بھی اوسکی حقیقت
معلوم نہ تھی اسکی وجہ اسکی یہ ہے کہ موجودات عالم کے ذرہ ذرہ مین آفریدگار تعالی نے ہزارہا صنعتین اور
حکمتین خلق فرمائین کہ اسکی سمجھنے اور معلوم ہونیکی قابلیت لوگون کے عقلو نمین ہوتی جاتی ہے
اور موافق قابلیت عقل زیادہ ہر ایک کو علم بعض بعض فوائد کا ہر زمانہ مین ہوتا جاتا ہے چنانچہ شاعر کہتا ہے
مثنوی ذرہ ذرہ کان حکیم ذوالجلال + کرد پیدا از کمال بیزوال + در دل ہر ذرہ بس سر گران
کرد از انوار صد حکمت نہان + اور در اصل یہ بھی اعتراض عمل مقناطیسی کی نسبت صحیح نہین ہے
اسواسطے کہ حقائق علم مقناطیسی زمانہ سابق مین بھی لوگون کو معلوم تھے اور وہ لوگ علاج امراض
اور بعض ناقص مطالب مثل فال گوئی وغیرہ کے واسطے استعمال کرتے تھے چنانچہ مصر اور ہندوستان مین
اکثر قرنون کے عالمون مین اسکا رواج تھا اور چونکہ وہ لوگ علم و عمل کو اپنے اظہار کمالات کے واسطے
بہت پوشیدہ استعمال کرتے تھے اور کسیکو نہ بتاتے تھے لہذا یہ علم ایک عرصہ کے بعد دنیا سے
ضائع ہوگیا تھا بعد ازان اس علم کو دوبارہ مسمر صاحب نے دریافت کیا ہے اور ہنوز یہ علم عہد
طفولیت مین ہے اور یقین کامل ہے کہ روز بروز اسکو ترقی ہوتی جائیگی اور یہ اعتراض کہ سیکڑون برس
پہلے یہ عمل بخوبی کیون نہ ظاہر ہوا دلیل اس بات کی نہین ہو سکتی کہ یہ علم جھوٹا ہے اگر کوئی یہ اعتراض
کرے کہ جو لوگ علم اور فضل مین کمال رکھتے تھے اونھون نے اس علم کی نسبت تحقیقات واقعی اب تک
کیون نکی تو اسکا جواب یہ ہے کہ گو ایسے لوگون نے اب تک اس علم کی طرف توجہ نہین کی تھی لیکن یہ کم
توجہی اونکی اس علم کی بہ نسبت اب عرصہ تک نہین رہ سکتی ہے اسواسطے کہ اگر اہل علم اسکی طرف توجہ
نکرینگے تو اون جاہلون سے پیچھے رہجاوینگے جنکو اسکی طرف توجہ ہے اور تھوڑے ہی عرصہ مین یہ بات ہوجاویگی

کہ جسطرح علم کیمیا اور علم تشریح کے نہ جاننے سے طبیب کے علم مین قصور سمجھا جاتا ہی اسیطرح اگر
اس علم مقناطیس حیوانی مین اونکو دخل نہوگا تو وہ ناقص سمجھے جاوینگے اب جو مناظرہ اور تحفہ اضافہ مشتبہ کو
جواب سے فراغت حاصل ہوئی تو ترکیبین عمل مقناطیسی کی اور اون ترکیبون سے جو آثار پیدا ہوتے ہین
اور پہلی آثار ادنی اور بعد ازان آثار اعلی کا حال تبصرون مین بیان کرونگا اور تکملہ مین وجوہ وقوع آثار
عمل جو کچھ قیاس مین آتی ہین اور اون آثار کے پیدا ہونے سے جو فوائد دریافت ہوتے ہین لکھونگا اگرچہ بیشک
اس معاملہ مین قیاس ہی قیاس ہے لیکن اس قیاس کرنے سے کچھ نقصان نہین اسواسطے کہ حقائق عمل کا
واقع ہونا ثابت ہے خواہ ہم اونکی وجوہ وقوع بیان کرسکین یا نہ بیان کرسکین یا جسطرح چاہین بیان کرین

تبصرہ اول بیان آثار وعلامات وترکیب خواب مقناطیسی کے پیدا کرنے مین

اسکی چند صورتین ہین **اول** یہ ہے کہ ناظر یعنی عامل پانچ چار آدمیونکو برابر بٹھاوے اور اون سے
کہے کہ اپنے ہاتھ اسطرح پر رکھین کہ ہتیلیان اوپر کیطرف ہون بعد اسکے اپنے دہنے ہاتھ کی
اونگلیون کے سرون کو پہونچے سے نیچے کیطرف متصل علی التواتر حرکت دیجاوے اور اونگلیان اس پر
رکھے یا اسطرح پر کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہون یعنی معمول کے جسم کو چھوتا نجاوے اور جسقدر ممکن
ہوسکے اونگلیان ناظر یعنی عامل کی جسم منظور کے قریب تر رہین تو اس ترکیب سے غالب ہے کہ اون
آدمیون مین سے ایک یا دو یا زیادہ پر ایک خاص اثر اس حرکت سے معلوم ہوگا لیکن یہ آثار مختلف
اشخاص مختلف پر مختلف طور کے ہوتے ہین بعض کو کچھ گرمی اور بعض کو کچھ سردی اور بعض کو گدگدی
سی محسوس ہوگی بعض کو اپنا جسم مثل سُن ہوجانیکے اور بعض کے جسم پر اثر مثل سوئیان چبھنے کے معلوم
ہوگا بس جن لوگونکو ان علامات وتاثیرات مذکورہ بالا سے کوئی اثر معلوم ہوا اونپر خواب مقناطیسی جلد
واقع ہوگا اور جو بڑے آثار اس عمل کے ہین اونپر بخوبی نمایان ہون گے اور اسیطرح سے حال
قابلیت مادہ ہر شخص کا واسطے قبول تاثیر اس عمل کے اچھی طرح سے ظاہر ہوجاتا ہے پس جب
کوئی شخص ایسا ہو کہ جسپر کچھ کچھ آثار عمل کے نمایان ہوتے ہون تو ناظر عامل اوسپر اسطرح آغاز عمل کرے

کہ اپنے دونوں ہاتھ منظور معمول کے سر اور چہرے پر سے اوسکے پیٹ اور بلکہ پانوؤن تک اوتارے اور
ہر وقت ناظر کو یہ امر ملحوظ خاطر رکھنا واجب لازم ہے کہ منظور کے جسم کو ہاتھ نہ چھونے پاوے اور
جسقدر ممکن ہو سکے قریب تر جسم منظور سے ہاتھونکو اوتارے اور اسطرح بھی ممکن ہے کہ بجاے سر اور چہرے
اور شکم کے ناظر اپنے ہاتھ منظور کے پہلوونکی طرف سے اوتارے الا تاثیر عمل مین یہ دو شرطین ضروری ہین
شرط اول یہ کہ ہنگام عمل یعنی طبیعت ناظر کی نظر کرنیکے وقت اپنے کام مین یعنی نظر بازی مین اسطرح کی
خوب جمی ہو کہ اوسوقت نظر سواے مردمک چشم منظور کے دیدہ ظاہر و باطن سے کسی اور چیز کو نہ دیکھے اور
بکمال استقلال اپنے ارادہ پر قائم رہے اور کسی طرح کا شور و غل اوس مکان اور اوسکے قرب و جوار مین نہو
اور آواز رفتار و گفتار اور کھٹ پٹ کرسی کی بھی وہان نہ آتی ہو بلکہ لوگ آپسمین سرگوشی یعنی کانو مین
بھی باتین نکرتے ہون اور بہت آدمیونکا مجمع بھی اوس جگہ نہو اسواسطے کہ ان صورتونمین ناظر و منظور کی
توجہ طبیعت مین خلل واقع ہوتا ہے **شرط دوسری** یہ کہ جس شخص پر یہ عمل کیا جاتا ہے وہ ہر طرح
تاثیر نظر ناظر کا اثر پذیر ہوجانا دل سے منظور کرے اور اپنی طبیعت کو چاوے کہ یعنی عامل کے عمل
ہوجانے پر راضی ہو الا یہ بات ضروری نہین ہے کہ اوسکے دل مین عمل کی تاثیر کا اعتقاد اور اعتماد بھی ہو
پس اگر ان شرطون کے ساتھ ناظر منظور کو اور منظور ناظر کو برابر نظر جما کر دیکھتا رہے یعنی نظر سے نظر اور
دل سے دل لڑا رہے تو بعض اشخاص پر تھوڑے ہی عرصہ مین آثار تاثیر نظر مثل گرمی اور سردی اور رگ کہنی وغیرہ کے
اول ظاہر ہونگے من بعد خواب مقناطیسی واقع ہوگا اور اگر عامل ناظر بدرست اور تندرست اور مستقل مزاج
اور صاحب ہمت یعنی تاثیر عمل کے جو دیر مین ظاہر ہونے سے طبیعت اوسکی نگھبراوے اور وہ اپنی طبیعت کو بخوبی نظر و عمل کیطرف
متوجہ رکھے تو اس صورت مین کیسا ہی شخص ہوگا اوسپر عمل اوسکا کارگر ہو جائیگا لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے
کہ مرتبہ اول مین معمول ذرا اثر پذیر نہین ہوتا بلکہ متواتر ترکیب عمل مین آتی ہے اور مطلقا اوسکے آثار تاثیر کچھ بھی ظاہر
نہین ہوتے اس حالت مین بھی عامل کو چاہیے کہ ہمت اپنی نہ ہارے یعنی اگر وہ اپنے ارادہ پر مستقل و قائم رہیگا تو
تو اوسکے عمل کی تاثیرات روز بروز زیادہ موثر اور کارگر ہوتی جاوینگی یہانتک کہ رفتہ رفتہ بعد چند روز کے
پانچ چار نشست مین نظر ناظر کی تاثیرات منظور پر بخوبی ظاہر ہو جائینگی اور خواب مقناطیسی طاری ہوگا

دوسری ترکیب اس عمل کی یہ ہے کہ ہنگام آغاز عمل ناظر منظور کے سامنے قریب تر ہو کر بیٹھے
اور اوسکے دونون پانونکی انگوٹھونکو اپنے ہاتھونکی انگوٹھون اور اونگلیونمین لیکر نرم نرم دبائے اور چشم کر
اوسکی انکھونکی طرف دیکھنا شروع کرے اور دل کو خوب متوجہ منظور کی طرف کرے اور منظور بھی ایسا ہی کرے
یعنی چشم ظاہری اور دیدۂ دل سے ناظر کی نظر کا نگران رہے اور چونکہ ترکیب اول کو پہلا اور اس ترکیب کو ایک
دوسری پر ترجیح نہین ہے کبھی تاثیر دونون ترکیبون کی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی دونون ترکیبونمین خطا
ہو جاتی ہے مگر یہ ترکیب دوسری اسوجہ سے اچھی ہے کہ اس ترکیب مین عامل ابتدا مین اتنا نہین
تھکتا ہے جیسا ترکیب اول مین عاجز ہوتا ہے کیا معنی کہ سر سے پانون تک تا عرصہ دراز ہاتھونکا متصل
اوتارنا وقت طلب ہے لیکن جب مشق ہو جاتی ہے تو کچھہ کسی ترکیب مین مشقت نہین ہوتی ہے پس مناسب
یہ ہے کہ دونون ترکیبونکو شامل کرین یعنی کبھی پہلی سے خواب مقناطیسی واقع کرین اور کبھی دوسری سے اور
دونون شرطین کہ پہلی ترکیب مین ذکر کی گئین عامل کو اس ترکیب مین بھی ملحوظ خاطر رکھنا واجب و لازم ہے
اور ظہور تاثیر اس عمل کا بقدر موافق ہونے شرطون عمل کے اور قابلیت مادہ کے مختلف ہوتا ہے کبھی
ایک دو منٹ مین بھی عمل ہوتا ہے کبھی زیادہ عرصہ کھنچتا ہے حتی کہ ایک گھنٹہ تک بلکہ اس سے بھی زیادہ
لیکن جتنی مشق زیادہ ہو اوتنا ہی عمل جلد ہوتا ہے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل و معمول بہت قریب
ہوون اور طرفین باہم نگاہین جما کر دیکھین تو عمل کا اثر ہو جاتا ہے چنانچہ لیوس صاحب کے سنا ہے کہ پانچ منٹ کے
عرصہ مین دور سے نظر جما کر ارادہ مضبوط سے ایک جماعت پر ایسا عمل کر لیتے تھے کہ کبھی سو مین پانچ پر
کبھی بیس پر کبھی پچیس پر اثر ہو جاتا تھا اگر یہ واقعی ہے تو اوس صاحب کو اس عمل مین عجیب قدرت
حاصل تھی ترکیب تیسری یہ ہے اور اوسکے دو طریقے ہین پہلا یہ کہ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہے
عامل اوسکے ہاتھہ مین کوئی چیز دیدے اور کہے کہ اس چیز کی طرف نظر جما کر دیکھتا رہے اسطرح بھی
اوسپر عمل کا اثر ہو جاتا ہے دوسرا طریقہ اسکا یہ ہے کہ کوئی چیز معمول کے سامنے آنکھہ سے اونچی رکھی جاوے
اور وہ اوسکی طرف دیکھتا رہے ان دونون طریقون کا جو اس ترکیب سوم مین بیان کیے گئے ہین
ایسا اثر ہوتا ہے کہ معمول کو بیہوشی سے بچانا مشکل ہوتا ہے یہ ایک عام بیان ترکیب اور آثار

عمل کا جو رسمی تھا کیا گیا اگر یہی ترکیبین مدت تک کیجا دین تو عجیب عجیب آثار عمل مقناطیسی کو اعلے ہوتے ہین وہ سب ان ترکیبون مصرحہ بالا سے پیدا ہو جاتی ہین لہذا ترکیب عمل کا بیان اس سے زیادہ ضرور نہین ہے اب مین مفصلاً آثار عمل کا ذکر کرتا ہون اول اثر یہ ہوتا ہے کہ آنکھون کی پلکین بند ہونی لگتی ہین اور جھپکی جاتی ہین اور اگر پلکین کھلی بھی رہین تو اکثر حالتون مین گویا آنکھون کے اوپر ایک پردہ سا آجاتا ہے اور معمول کی نظر سے چہرہ عامل کا اور دیگر اشیا چھپ جاتی ہین اسکے بعد نیند سی آنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد یکایک بیہوش جاتا رہتا ہے لیکن جب وہ جاگتا ہے تو اکثر ایکبارگی جاگتا ہے اور کہتا ہے کہ مین بہت شیرین خواب مین تھا اور اوسکو کچھ ہوش اس بات کا نہین ہوتا ہے کہ جب وہ سویا تھا اوس وقت کو کتنا عرصہ ہوا اور کتنی دیر تک سویا اور حالت خواب مین کیا کیا ہوا ساری حالت جو خواب مین اوسپر گذرتی ہے مثل لوح شستہ کی ہوتی ہے لیکن اس سبب سے یہ خیال نکرنا چاہیے کہ حقیقت مین سونے والا بالکل بیہوش ہوتا ہے بلکہ مقابلہ حالت بیداری معمولی کے یہ بیہوشی کہی جاتی ہے حقیقت مین یہ بات ہے کہ سونے والا حالت خواب مین کچھ سوچ رہا ہو یا بولتا ہو یا دیکھ رہا ہو یہی بات ہے جسکے سبب سے خواب مقناطیسی ایسی کیفیت کی شے ہے اب مین اس خواب کی کیفیت تفصیل سے بیان کرتا ہون

تشریح کیفیات خواب مقناطیسی

اول یہ ہے کہ یہ حالت خواب ایسی ہوتی ہے کہ گویا انسان خواب مین جاگتا ہے یعنے یہ خواب ایسا ہوتا ہے کہ سونے والا آرام سے بلا حرج سوتا ہے اور سوال عامل کا جواب بہت ہوش اور معقولیت کے ساتھ اوسی حالت خواب مین دیتا ہے اور اگر کسی بات مین اوسکو شک ہوتا ہے تو جواب مین کہتا ہے کہ مجھے نہین معلوم وجہ اس شک کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ تاوقتیکہ وہ اپنے دل مین خوب مطمئن نہولے تب تک وہ کسی چیز کے ہونے کا اقرار یا نہونے سے انکار نہین کرتا ہے اور اگر اوسی حالت خواب مین ناظر علم کرے تو منظور اوٹھے اور بخوبی رفتار کرے اور باوجود رفتار کے آنکھین منظور کی بند ہونگی یا اگر کھلی بھی ہون تو پتلی اوپر کیطرف پھیری ہوئی ہوگی اور روشنی کا اثر آنکھون پر نہوگا غرض کہ معمول پر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ اوسکے ذریعہ سے ہر شے کے موجود ہونیکا تفصیلاً اوسے ہوش ہوتا ہے

اور یہ کیفیت خواب طبعی مین کبھی حاصل نہین ہوتی اس کیفیت کے پیدا ہونیکی وجہ بعد اسکے بیان کیجاویگی
اب مین اس جگہ فقط یہی بیان کرتا ہون کہ یہ آثار مختلف ہین اور ایک ہی شخص مین مختلف حالات مین مختلف
طور پر پائے جاتے ہین یعنی معمول کی کبھی قوت حس یا قوت شامہ یا سامعہ نہایت تیز ہو جاتی ہے
اور کبھی اوسکو قوت آخذہ کسی طرح کی پوشیدہ حاصل ہوتی ہے اور کبھی یہ دونون وجوہ شامل ہوتی ہین
لیکن بعض اوقات ثبوت کامل اس بات کا ہوتا ہے کہ حواس ظاہری بالکل بیکار ہو جاتے ہین
چنانچہ اکثر آدمیون کو خود بخود ایسی حالت پیدا ہوتی ہے کہ سوتے ہوے جاگتے ہین تو اس حالت کی
کیفیت کے جو اذکار ہین اون سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ضرور حواس ظاہری اوس حالت مین بھی بیکار
ہوتے ہین جس شخص نے ایسی حالت قدرتی دیکھی ہے اور بعد اسکے وہ حالت دیکھی ہے جو عمل
مقناطیسی سے پیدا ہوتی ہے اوسکو ہرگز اسمین شک نہین ہوتا کہ یہ دونون قدرتی اور مصنوعی
حالتین دراصل ایک ہی ہین اگرچہ مین نے ایسے شخص کو جسپر حالت خواب بیداری خود بخود واقع
ہوتی ہو آج تک نہین دیکھا ہے لیکن تذکرے ایسی حالت کے معتبر آدمیون سے جنھون نے اپنی
آنکھون سے ایسے شخص کو دیکھا ہے اکثر سُنے ہین اور وہ لوگ خواب بیداری مقناطیسی کو دیکھکر ہمیشہ
اقبال کرتے ہین کہ دونون حالتون مین کچھہ بھی فرق نہین ہے اتنی بات کہنی ضرور ہے کہ ایسی
حالت کہ آدمی خواب بیداری مین ہو اکثر واقع ہوتی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی سبب قدرتی
نوع انسان مین ایسا پھیلا ہوا ہے کہ اوسکا اثر ایک خاص حالت طبیعت انسانی مین پیدا
ہوتا ہے ممکن ہے کہ جب آدمی کی طبیعت ایسی نازک ہو کہ اوسپر فوراً اکثر چیزون کا اثر ہو جاتا ہے
اوس وقت اس سبب کا اثر ظاہر ہو چنانچہ جب آدمی حالت خواب مین ہو تو اکثر یہ اثر پیدا
ہوتا ہے لیکن یہ قاعدہ کچھہ کلیہ نہین ہے اس واسطے کہ کبھی یہ حالت دن کے وقت بھی گذرتی ہے
الا یہ بات ضرور ہے کہ حالت خواب مین اس نوبت کے واقع ہونے کی زیادہ امید ہے فرض کرو کہ
پہلی حالت قدرتی خواب بیداری کی کسی نے دیکھی ہو اور اول مصنوعی حالت دیکھی ہو تو اس
سبب سے کہ ضرور ایسی حالت کا پیدا کرنا کسی خاص اثر پر موقوف ہوگا ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ کبھی کبھی جب ایسا

اثر خود بخود واقع ہو جاوے تو ایسی حالت بھی خود بخود پیدا ہو جاوے گی علی ہذا القیاس جب ہم جانتے ہین
کہ یہ بات قدرتی ابتدا ز زمانہ سے چلی آئی ہی تو ہمکو یہ بھی امید ہو سکتی ہے کہ کبھی ہم ایسی حالت ساختہ بھی
پیدا کر سکین گی جیساکہ رسمی نیند منومات سی اور چھینک عطوسات سی اور قے مقیات سے پیدا
ہو سکتی ہی حقیقت مین عقل حیران ہوتی ہے کہ جن لوگون نے قدرتی خواب بیداری دیکھا ہی
اور جو اوسکا واقع ہونا مانتے ہین وہ کیون یقین نہین کرتے ہین کہ ایسی حالت مصنوعی بھی
پیدا ہو سکتی ہی اور جب منظور سوتا ہے تو کبھی کبھی نہ ہمیشہ اوسکی قوت سامعہ نہایت تیز ہو جاتی ہی
اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ اگر سونے والیکے کان کے پاس بہت زور سی غل مچایا یا طپانچہ چھوڑا جاوے
تو وہ نہین سنتا اور یہ حالت ہر ایک عامل معمول مین جب چاہے پیدا کر سکتا ہی اور جب منظور پر
بخوبی کیفیت خواب طاری ہوتی ہے اور سوالات کا جواب سوتے مین دینا شروع کرتا ہی تو ہمیشہ
اوسکی چہرہ اور انداز اور آواز مین ایک عجیب تغیر ہو جاتا ہی ابتداء خواب مین طبیعت اوسکی بھاری
بھاری اور سست معلوم ہوتی ہی جیساکہ کوئی شخص تھکا ہوا بیٹھنا چاہی اور بیٹھ نہ سکے یا جیساکہ کوئی
شخص شراب کی نشہ مین ہو اور اوس سی جب بات کیجاتی ہی تو ہمیشہ اوسکی چہرہ پر روشنی آتی
جاتی ہی اور اگرچہ آنکھین بند ہوتی ہین لیکن اوسکے چہرہ کی انداز سی ایسا ہوش پایا جاتا ہے
کہ گویا وہ آنکھون سی دیکھ رہا ہے حقیقتہً تمام انداز مین ایسی آراستگی پیدا ہو جاتی ہی کہ جب اعلی
حالت خواب کی ہوتی ہی تو اوسکے انداز سی انداز حالت بیداری اصلی کو کچھ نسبت نہین ہوتی ہی
اور جو اصل خیالات اور خواہش آدمی کی طبیعت مین ہوتی ہین وہ بالکل خواب مقناطیسی مین زائل
ہو جاتی ہین اور جو اعلی خیالات عقلی اور خواہشین اعلی اچھی طبیعت مین ہو جاتی ہین وہ نمایان
ہو جاتی ہین خصوصاً یہ بات مستورات نیکبخت اور عالی طبائع مین پائی جاتی ہین اور جو مرد ایسی
طبیعت کی ہوتے ہین اون مین بھی پائی جاتی ہین اور جو حالتین خواب مقناطیسی کی سبب سی
اعلی ہین اونمین چہرہ منظور کا نہایت معشوقانہ اور خوبصورت نظر آتا ہی اور جو انداز اوس وقت
اوسکی چہرہ کا ہوتا ہے گویا وہ انداز نورانی بہشت کی لوگونکا سا ہی دنیا مین ایسی رونق اور روشنی

کسی کو چہرہ پر نہین پائی جاتی ہی اور آواز بھی حالت اصلی سی زیادہ تر نرم و ملائم ہوتی ہی جتنا چہرہ
زیادہ خوبصورت اور خوشنما ہوجاتا ہی اوتنی ہی آواز بھی بہت اچھی ہوجاتی ہی اور جب سونیوالا
اپنے عزیزون اور دوستون گذشتہ کا ذکر کرتا ہی تو اوسکی آواز مین ایک درد اور صدمہ پایا جاتا ہی
اور عموماً یہ حال ہوتا ہی کہ اگر ہم ایک شخص کو اوسکی اصلی حالت مین دیکھین اور پھر حالت مقناطیسی مین
دیکھین تو ضرور جدا جدا دو شخص معلوم ہوتی ہین اور ایسا حال ہونا کچھ عجیب نہین اسواسطی کہ سونیوالی کا
ہوش اور وقوف حالت مقناطیسی مین حالت اصلی کے وقوف اور ہوش سی بالکل مختلف
اور جدا ہوتا ہی اسیطرح حالت مقناطیسی مین سونیوالا ہرچند کوئی غیر شخص نہین بن جاتا ہی
لیکن اتنا ضرور ہوتا ہی کہ اپنی زندگی کی غیر صورت مین ہوجاتا ہی اور یہ صورت اوسکی صورت
اصلی سی بہت بہتر ہوتی ہے عموماً ایسا ہوتا ہی کہ جب سونیوالا جاگتا ہی تو اوسکو بالکل یاد
نہین ہوتا کہ حالت خواب مین مین نے کیا سونگھا اور کیا چکھا اور کیا سنا اور کیا کہا اور کیا
دیکھا لیکن جب اوسکو پھر سلادو تو فقط ایک ہی خواب گذشتہ کا حال یاد نہین آجاتا ہی بلکہ ابتدا سی
اوسپر جتنی مرتبہ حالت خواب کی گذری ہی وہ سب اوسکو یاد آجاتی ہی مگر اتنا ہوتا ہی کہ بعض باتین بہت
صحت کی ساتھہ اور بعض اچھی طرح صحیح نہین یاد ہوتی ہین جسطرح کہ حالت اصلی مین بھی انسان کو
سب باتین گذشتہ بالکل صحیح صحیح یاد نہین رہتی ہین دراصل یہ کہنا چاہیے کہ جس شخص پر خواب مقناطیسی کی
حالت گذرتی ہی اوسکی زندگی دو طرح کی ہوتی ہے ایک گویا زندگی مقناطیسی یعنی وہ زندگی
جو خواب مقناطیسی مین گذرتی ہی اور دوسری اصلی جیسی سب آدمیون کی ہوتی ہی اسواسطی
کہتے ہین کہ ایسا شخص دو طرح کا وقوف رکھتا ہی کہ وہ دونون وقوف آپسمین علحدہ ہین ایک وقوف
مقناطیسی اور دوسرا اصلی ہی اور مختلف سونیوالونکو مختلف مرتبہ کا حافظہ حاصل رہتا ہی جیسا کہ
دنیا مین ہر شخص کی قوت حافظہ بہ نسبت دوسرے کے جدا ہوتی ہی لیکن ہمیشہ یہ بات نہین ہوتی ہے کہ
حالت خواب مقناطیسی مین معمول اپنی حالت اصلی سے بالکل جدا ہوجاوی اگرچہ جاگنے کے بعد
اوسکو اپنی حالت مقناطیسی کا کچھہ بھی ہوش نرہے برخلاف اسکے ایسا ہوتا ہی کہ حالت

خواب مقناطیسی مین معمول نہایت تعجب کی ساتھہ اپنی اصلی حالت کی امور کی باب مین گفتگو کرتا ہی
لیکن تعجب کی یہ بات ہی کہ معمول کو آدمیونکی یا اور چیزون کی نام لینے مین بہت دقت اور دشواری
معلوم ہوتی ہی یہ تو ہوتا ہی کہ یہ اونکا پتا اور نقش و نگار بتاتا ہے لیکن یا تو اوسکا جی نہین
چاہتا کہ نام بتاوے یا اوس سی نام بتایا نہین جاتا ہے اگر اوس سی کہین کہ تم نام بتا دو تو
وہ اقرار کر دیتا ہے لیکن چاہتا ہی کہ نام کو نہ بتا دے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ وہ اپنا نام بھول
جاتا ہے اور اپنا نام کسی اور کی اور اکثر عامل کے نام سی بتاتا ہی حالانکہ اور سب باب مین
وہ نہایت صحت سی گفتگو کرتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ عامل کا اور دیگر اشخاص کا نام غلط
بتاتا ہی لیکن اتنی بات ضرور ہی کہ جب کسی کا کوئی خاص نام بتاتا ہے تو جتنی مرتبہ دریافت
کیا جاوے اوس آدمی کا وہی نام بتاتا ہے یہ صورت جو وقوف دوگانہ کی بیان کی گئی تھی
خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے اور بہت آدمی مدتون تک ایسی حالت مین جیے ہین کہ کبھی اونکو
ایک قسم کا وقوف اور کبھی دوسری قسم کا وقوف حاصل رہا ہے ایک حالت مین دوسری حالت کا
ہوش نہین رہتا جو کچھہ اونکو ایک حالتمین سکھایا گیا ہی دوسری حالتمین بھول جاتی ہین اور بچون کیطرح
وہ باتین اونکو سکھائی جانی ضرور ہوتی ہین اور یہ بات کبھی کبھی حالت خواب مقناطیسی مین بھی واقع
ہوتی ہی جو باتین حالت قدرتی مین معمول کو معلوم ہوتی ہین مثلاً لکھنا اور پڑھنا وہ باتین سب اوسکو حالت
خواب مقناطیسی مین بچون کیطرح سکھانی پڑتی ہین لیکن یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی اور امکانًا ایسی بات کی
واقع ہونیکی ہمیشہ امید نہین ہوتی یہ حالت وقوف دوگانہ کم یا زیادہ نہایت متعجب اثر عمل مقناطیسی کا ہی اور
چونکہ یہ بات آسانی سی دیکھی جا سکتی ہی اگر ہمکو معمول کی راست بازی مین اعتقاد ہو تو جن لوگونکو اس
علم کی صحت مین شبہہ ہی لیکن شوق تحقیق صحت بہت رکھتے ہین اونکو چاہیے کہ اس اثر عجیب کی
واقع ہونیکی صحت کرلین تاکہ اونکو صحت عمل مقناطیسی مین اعتبار تام حاصل ہو ظاہر ہی کہ اگر ہم
معمول کو ہر بات مین جھوٹا یقیناً سمجھہ لین تو وقوف حالت اصلی کی نسبت بھی کچھہ بات تحقیق دریافت
نہین ہو سکتی ہے اگرچہ معمول کی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن اگر کسی شے کیطرف اوسکی توجہ رجوع کیجاوے

تو وہ اسطور پر اوسکی نسبت گفتگو کرتا ہی گویا وہ اوسکو دیکھتا ہے اور اکثر اوس چیز کو ہاتھہ مین لیکر ٹٹولتا ہے کبھی اوس چیز کو اپنی پیشانی پر یا سر پر یا سر کی پشت پر رکھہ لیتا ہی تب اوسکا حال بیان کرتا ہے اور اس طرح پر کہتا ہی کہ مین اس چیز کو دیکھہ رہا ہون اور اوسکے اندازسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بصر مخفی کے استعمال مین کوشش کرتا ہی اور اکثر یہ کوشش اوسکی بکار آمد ہوتی ہے کبھی کبھی خصوصاً اسفل حالات خواب مین ایسا ہوتا ہے کہ اوسکو اس امر مین بڑی دشواری معلوم ہوتی ہے درحقیقت اس امر مین ابتداے ظہور غائب بینی پائی جاتی ہے اور غائب بینی وہ اثر ہے جو حالات اعلی خواب مقناطیسی مین پیدا ہوتا ہے جس حالت کا ذکر مین اب کر رہا ہون اوسمین یہ بات ضرور ہی کہ جو شے دیکھنے کو واسطے رکھی ہو وہ متصل تر بلکہ معمول کے جسم سی ملحق ہو حالت اعلی اور ادنی مین اتنا فرق ہی کہ اعلی مین آثار غائب بینی اور شرکت خیال کے پائی جاتی ہین اور ادنی مین یہ بات نہین ہوتی اور اعلی ترین حالت وہ ہی کہ جب آدمی بالکل مسلوب الحواس ہو جاوے لیکن اس اعلی ترین حالت کو کبھی تک مین نے بچشم خود نہین دیکھا ہے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب معمول پر عمل کیا جاوی تو اوسپر خود بخود حالت اعلی گذر جاتی ہے اور ادنی حالت کی آثار اوسمین پائی نہین جاتی ہین حالت غائب بینی کو مین حالت روشن اصطلاحاً قرار دیتا ہون اور جس حالت مین غائب بینی کی آثار نہون تو اوسکو حالت تاریک کہونگا اب مین اون آثار کا ذکر کرتا ہون کہ جو بلا حالت غائب بینی کے نمایان ہوتی ہین اگرچہ وہ آثار حالت روشن مین بھی نمایان ہوتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ سوا عامل کی آواز کی معمول اور کسی شخص کی آواز بالکل نہین سنتا ہی لیکن یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی ہی بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہین کہ جو شخص اون سی گفتگو کرتا ہی وہ اوس سی کلام کرتے ہین اور جواب دیتی ہین اگرچہ وہ شخص معمول کے جسم سے ملحق نہو بلکہ کسی طرح کا ربط بھی نہ دلایا گیا ہو بعض مرتبہ ایسی حالت مین یہ ہوتا ہے کہ خود بخود یا عامل کی مرضی سے یا اسطرح پر کہ عامل و معمول بہ ترکیب معروف سی پھر عمل کری معمول حالت ادنی سے حالت اعلی کو منتقل ہو جاتا ہے

اور عامل کے آواز کے سوا اور کسی کی آواز نہین سنتا بلکہ ایک حالت ایک شخص پر مین نے
ایسی دیکھی ہے کہ جب معمول خود بخود حالت روشن مین داخل ہو گیا تو وہ عامل کی بھی آواز
نہین سنتا تھا مگر اوس حالت مین کہ عامل نے اپنے منہ کو معمول کی اونگلیون کے سرون سے
لگا دیا تو اونگلیون کے سرون کے ذریعہ سے معمول سے باتین کین تھوڑی دیر کے بعد معمول
چونک پڑا اور پھر اوس سے سوال کیے گئے تو مثل سابق اچھی طرح جواب دیتا رہا اس معمول کا
یہ حال تھا کہ بغیر سوال کے وہ خود بخود بہت سی چیزون کا ذکر کرتا تھا جو اوسکو نظر آتی تھین اور اگرچہ
اوسکے کان کے پاس بہت غل مچایا اور طپانچہ بھی چھوڑا گیا لیکن اوسکو کچھہ خبر نہوئی جو بیان
وہ کر رہا تھا برابر اوسکا ذکر کرتا رہا کسی طرح حرج اوسکے کلام مین نہین ہوا اور ہر شخص کے
سوال کا جواب دیتا تھا چنانچہ مین ایک دو گھنٹہ تک برابر اوس سے گفتگو کرتا رہا بعض حالتون
جو اوس معمول کی حالت سے مشابہ ہوتی ہین یہ بات ضرور ہے کہ اوس شخص کا جسم جو معمول سے
گفتگو کرنا چاہتا ہے معمول کے جسم سے ملحق ہو اگر عامل اوس شخص مین اور معمول مین باطنی ربط
قائم کر دے نہین تو معمول اوس شخص کی بات نہین سنتا اور نہ اوسکو جواب دیتا ہے بعض
معمولونکا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر ہم اون سے گفتگو کرنی چاہین تو ہمکو اونکے سر یا پیٹ سے بات
کرنی چاہیے ان حالتون کی جزئیات مین بہت اختلاف ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حالانکہ معمول
ہر ایک آدمی کی بات سنتا ہے اور ہر ایک کو جواب دیتا ہے لیکن عامل کو اختیار ہے کہ جسوقت
چاہے علانیہ معمول سے کہکر خواہ اپنے جی مین خیال کر کے فوراً یہ بات زائل کر دے بسا اوقات
ایسا ہوتا ہے کہ جس وقت ہم کسی شخص جدید پر یہ عمل کر رہے ہون اور کوچہ و گلی کے شور کی
آواز آتی ہو تو اوسکو حکم دیتے ہین کہ وہ شور و غل سُننے اور اوس ذریعہ سے خواب مقناطیسی
اوسپر بہت جلد پیدا ہو جاتا ہے لیکن یہ بات جب ہو سکتی ہے کہ جب ہملو ابتدا مین معمول کے
حواس پر اختیار کامل حاصل ہو جاوے چنانچہ اسکا حال مفصل آگے بیان ہوگا اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ سونے والے کو کسی طرح کی تکلیف محسوس نہین ہوتی ہے جس طرح وہ آواز

نہین سُنتا اوسی طرح اگر اوسکا جسم چھوا جاوے یا اور کسی طرح کی حرکت اوسکے جسم پر کیجاوے تو اوسکو مطلقًا معلوم نہین ہوتی اکثر شخصون مین یہ بات خودبخود پیدا ہوجاتی ہی اور اگر کسی مین یہ بات از خود پیدا نہو تو عامل کی خواہش گذشتہ اور ناگفتہ سے یہ بات ہر ایک مین پیدا ہوسکتی ہی بہت عامل کے حال سے آگہی نہین رکھتے اس سبب سے اونکو یہ خیال ہوتا ہے کہ اوسکا معمول تکلیف سے بچ نہ پاے نہین جاسکتا ہے میرے نزدیک جتنے طریقے آدمی کو تکلیف سے بچا سکیے مین سب سے اچھا طریق کہ جس مین ہر کسی طرح کا متصور نہین عمل مقناطیسی سے خواب پیدا کرنے کا ہی اسواسطے کہ انمین بعد ہوش آنے کے کبھی کچھ آثار ناخوش پیدا نہین ہوتے ہین بلکہ جتنے معمول مین فرو دیکھے ہین اونکو جاگنے کے بعد بنسبت سابق بہتر پایا ہی کبھی کبھی ایسا ہوتا ہی کہ جب سونے والا جاگتا ہی تو ناخوش جاگتا ہی بلکہ حالت خواب مین اوسکو تکلیف ہوتی ہی اور کبھی ایسا بھی ہوا ہی کہ اوسکو خواب سے جگانا مشکل معلوم ہوا ہی لیکن یہ سب نتائج عامل کی ناتجربہ کاری سے پیدا ہوتے ہین یعنی اوسنے بیوقوفی سے فقط سیر کیواسطے ایسی حالت کرائی جسپر اوسکو اختیار نہین تھا اور اوسکو عمل پورا ہونیکی بھی امید نہ تھی تو اوسکو یہ حالت دیکھکر نہایت استعجاب بلکہ کچھہ خوف بھی ہوتا ہی اور جب عامل سونے والے کو جگانا چاہتا ہی اور وہ بالکل اوسکی بات نہین سُنتا اور بیدار نہوتا ہے تو عامل حیران ہوتا ہی اور گھبراکر خوف کھاتا ہی اور یہ حالت عامل کی طبیعت کی بسبب شرکت خیال کے معمول پر منتقل ہوجاتی ہی اور اس سے معمول کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ تشنج پیدا ہوجاتا ہی اس حال کے معائنہ سے عامل اور بھی زیادہ خوفناک ہوتا ہے اور حالت معمول کی بگڑتی جاتی ہی جب نوبت زیادہ پہنچتی ہی تو ڈاکٹر صاحب بلائے جاتے ہین پس اگر ڈاکٹر صاحب بھی ایسے ہی ناتجربہ کار اس معاملہ مین ہوتے تو جو کچھہ وہ اسواسطے تجویز کرتے ہین کہ سونے والا بیدار ہوجاوے اون تجویزون سے زیادہ ضرر پیدا ہوتا ہی پس جب کبھی ایسی نوبت ہو تو دو باتین یاد رکھنی چاہیے اولا سب سے اچھی بات تو یہ ہے کہ جب تک کوئی آزمودہ کار عامل یا اوس وقت موجود نہو تب تک ہرگز یہ عمل

کسی پر نکرنا چاہیے اور اگر کیا بھی جاوے تو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ یہ عمل مقناطیسی ہمیشہ
نافع ہوتا ہی اور دوسری یہ کہ اگر بیدار کرنے کا طریقہ صحیح نہ معلوم ہو تو جلدی اور گھبراہٹ کے ساتھ
تدبیر بیداری نکرنی چاہیے کہ اوس سے نقصان ہوگا اور طریق صحیح بیدار کرنے کا اول یہ ہی
کہ جس ترکیب سے عمل کیا گیا ہی اوسکے بالعکس ترکیب کرنی چاہیے یعنی ترکیب عمل کرنیکی
یہ ہی کہ سر سے اور چہرے سے شکم تک ہاتھ متصل جسم معمول سے اوتارے جاوین اور عمل کے اوتارنیکی
تدبیر یہ ہی کہ شکم سے چہرے اور سر کی طرف اولٹے طور پر ہاتھ پھیرے جاوین عامل کو چاہیے
کہ اپنی طبیعت کو قابو مین رکھے اور اولٹی ترکیب کرے کسی شخص کو دخل نہ دینے دے اسواسطے کہ
مناقض اثر مقناطیسی بہت نقصان کرتا ہے دوسری یہ کہ اگر عامل اوسی ترکیب سے معمول کو
بیدار نکر سکے تو سب سے اچھا طریقہ یہ ہی کہ سونے والے کو اوس وقت تک سونے دین کہ جبتک
وہ خود بیدار ہو اور اگر یہ عمل کیا جاوے اور سونے والے سے کسی طرح کی مزاحمت نکیجاوے تو اس عمل سے
کچھ زیان نہین ہوتا کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سونے والا تین یا چار یا بارہ یا چوبیس بلکہ اڑتالیس گھنٹہ تک
سوتا ہے لیکن اگر بلا مزاحمت اوسکو سونے دین تو ایسا شاذ ہوتا ہی کہ ایک یا دو گھنٹہ سے
زیادہ سووے جن حالتون مین خواب بہت دیر تک قائم رہتا ہے اور اونمین مداخلت اور
اثر مناقض معمول پر کیا جاتا ہی یہ بات نہایت بیجا اور بُری ہی سب سے اچھا طریق یہ ہے
کہ نبض اور نفس کو دیکھین تو معلوم ہوگا کہ سونے والے کو کچھ تکلیف نہین ہی اور کسی طرح کا
نقصان اوسکو نہین پہونچتا ہے اور یقین ہوگا کہ جسطرح معمولی نیند مضر نہین ہوتی اور غیر واجب
زیادہ عرصہ تک قائم نہین رہتی ہی اوسی طرح مقناطیسی خواب بھی نہ مضر ہی نہ زیادہ عرصہ تک
رہتا ہے **اب تتمہ پہلے بیان کا** کہ معمول کو حالت ایسی ہو سکتی ہی کہ اوسکو تکلیف کی
خبر نہو اور سب سے اچھی سبیل اسکی عمل مقناطیسی کرنا ہے بیان کرتا ہون حقیقت مین اس عمل مین
کچھ زیادہ نہین ہی اور عامل کو اختیار ہی کہ جب تک اوسکی مرضی نہو تب تک یہ بیخبری
رہتی ہے اور دوبارہ عمل کرنے کی ضرورت نہین ہوتی اور مین بلا تامل یہ بات کہتا ہون کہ اگر

عامل آزمودہ کار ہو تو کچھ بھی ضرر نہیں ہوتا الا ایک مشکل البتہ واقع ہوتی ہے کہ عامل ہمیشہ
فوراً خواب پیدا نہیں کر سکتا ہے اور جب کوئی صدمہ کسی پر دفعتہً پہونچے تو اوسی وقت ضرور ہے
تاکہ دیر تک عمل کیا جاوے لیکن اگر عامل مشاق اور آزمودہ کار ہو اور اس عمل کا رواج
کثرت سے ہو تو دفعتہً خواب کا پیدا کرنا حاصل ہو سکتا ہے یہ بات ضروری ہے کہ انگلستان کے
آدمیوں پر یہ عمل اتنی جلدی نہیں چلتا ہے جتنی جلدی اور ملک کے آدمیوں پر چلتا ہے ڈاکٹر اسڈیل صاحب نے
کلکتہ میں عمل جراحی بہت لوگوں پر اس طور سے کیے ہیں کہ اونکو مطلقاً تکلیف نہیں ہوئی اور
ڈاکٹر صاحب کی امداد کے واسطے بہت عامل ہندوستانی ہیں اور یہ عمل کرتے ہیں اور کبھی خطا واقع
نہیں ہوتی ہے عامل مشاق کو چاہیے کہ ہر شخص پر اس عمل کو آزماوے امراض فرزند اور ایام وضع
حمل کو کچھ صدمہ پہلے مریض اور عامانہ مستورات پر اس عمل کو کرتے ہیں تاکہ جس وقت ضرورت ہو فوراً
عمل کیا جاوے اور بہت مصلحت ہے کہ تندرست آدمیوں کو ترغیب دیجاوے کہ یہ عمل اپنے اوپر
ہونے دیا کریں تاکہ حالت ضرورت میں بکار آمد ہو اور جس وقت چاہا ہے اوسی وقت عمل کا اثر
ہو جاوے بعض عاملین کی تحقیقات سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ زیادتی قوت مقناطیسی سے عمل
ہو جانی کچھ خیالی نہیں ہے بلکہ زیادہ تر مصلحت یہ ہے کہ جب بچے چھوٹی عمر کے ہوں اونپر یہ عمل
کیا جانا شروع ہو تاکہ جسقدر اونکی عمر زیادہ ہوتی جاوے اونمیں قابلیت تاثیر عمل کی زیادہ
ہوتی جاوے جس طرح بچوں کو تیرنا اسواسطے سکھاتے ہیں کہ عند الضرورت پانی کو ضرر سے محفوظ
رہیں اسی طرح اس عمل کا اثر بھی اطفال پر ہوتا رہے تو بہت خوب بات ہے تاکہ عند الضرورت
عمل مذکور فوراً بکار آمد ہو اگر ایک بار اون پر عمل ہو جاوے تو پھر اوسکا اثر آسانی سے
رہ سکتا ہے علاوہ بریں جسقدر کثرت عمل کی ہوتی جاوے گی بہت سی باتیں اور زیادہ
اوس علم کی تجربہ سے معلوم ہوتی جاوینگی اور اس علم کو بہت ترقی ہوگی تبصرہ دوم
سونے والا اکثر عامل کے بس میں ہوتا ہے یعنی اوسکو اختیار ہے کہ معمول کے سونے کا
وقت جتنا چاہے تھوڑا یا بہت معین کردے اس اختیار میں عامل کا فائدہ ظاہر ہے

خصوصاً اس حالت مین کہ جب معمول کو کچھہ تکلیف ہو یا عمل جراحی اوسپر کرنا منظور ہو اسیطرح
معمول بھی ازخود جس وقت تک سونے کا وعدہ کرتا ہی اوسی وقت تک سوتا ہی حتی کہ پل بھر کا فرق
نہین ہوتا ہی اور جب وہ وقت معین گذر جاتا ہی تو اثر عمل کا ازخود زائل ہو جاتا ہے لیکن اگر
عامل کوئی وقت مقرر نکرے تو سونیوالا خود بخود جاگ اوٹھتا ہی اگرچہ کوئی کم کوئی سوا
سوتا ہی معمولی یہ بات ہی کہ گھنٹے دو گھنٹے تک معمول سوتے ہین بعض اوقات خصوصاً
اس صورت مین کہ سونے والی سے بہت سے سوالات کیے جاوین اور اوسکو جواب
دینے مین بہت سی کوشش کرنی پڑے معمول کہتا ہی کہ مین تھک گیا ہون اور مجھکو
جگا دو ایسی حالت مین سب سے بہتر یہ ہے کہ اوسکی خوشی کر دین اور اوسکو بہت تھکا دین
کہ زیادہ محنت سے اوسکو نقصان پہونچتا ہی سونے والے کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہی کہ جب
اوس سے دریافت کیا جاوے کہ کب تک سوتا رہیگا تو وہ ٹھیک ٹھیک عرصہ بتا دیتا ہی
اور یہ قدرت اوسکو دونون حالتون مین حاصل ہوتی ہے یعنی اون حالتون مین کہ خواہ عامل
عرصہ خواب مقرر کر دے خواہ نکرے اور اگر تھوڑی تھوڑی دیر بعد اوس سے پوچھا جاوے
کہ اب کتنی دیر باقی رہی ہے تو جتنا عرصہ باقی رہا ہوگا ٹھیک ٹھیک بتا دیگا یہ اثر عمل
مقناطیسی نہایت نمایان اثر ہی اسواسطے کہ اس قدرت کی حاصل ہوتی ہین ہمکو آثار پیشین بینی کے
ظاہر ہوتے ہین اگر مختلف سونے والون سے پوچھا جاوے کہ تم کیونکر جانتے ہو کہ اسقدر عرصہ
سونے کا باقی رہ گیا ہی تو مختلف سبیل اس بات کی جاننے کی بتاتے ہین لیکن اکثر یہ کہتے ہین
کہ ہمکو تعداد منٹ جتنے عرصہ تک ہمکو سونا ہی آنکھون کے سامنے نظر آتی ہے اور
اوسکے ذریعہ سے ہم جان جاتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جب اول ہی مرتبہ کسی شخص پر
خواب مقناطیسی پیدا کیا جاوے اور زیادہ تر اوس حالت مین کہ کئی مرتبہ اوسپر یہ عمل ہو چکا ہی
تو اوس سے اگر دریافت کیا جاوے کہ سب سے بہتر ترکیب تم پر عمل کرنیکی کونسی ہی تو اوسکو
وہ بتا دیتا ہی اور یہ بھی بتا دیتا ہے کہ جب عمل ہو جائیگا تو کیا کیا قوت اوسکو حاصل ہوگی اور

کب خاص اثر نمایان ہوگا اور یہ بھی بیان کر دیتا ہے کہ کوئی خاص اثر پیدا ہونے کے واسطے کتنی مرتبہ اور کتنے عرصہ کے بعد یعنی ہر روز یا دوسرے دن یا دن مین دو بار علی ہذا القیاس عمل کرنا چاہیے عامل کو اختیار ہے کہ حالت خواب مین اوسکو حکم دے کہ اوس حکم کے سبب سے جب وہ جاگیگا تو خواہ تمام حال خواہ تھوڑا حال مطابق حکم عامل کے اوسکو یاد رہیگا عامل چاہے تو یہ اختیار اوسکو حاصل ہوگا کہ معمول کو خواہ تمام خواہ جتنا عامل چاہے اوتنا حال اوسکو فراموش ہو جاوے بلکہ یہ معمول خود بخود یاد رکھتا ہے اوسکو بھی اگر چاہے تو فراموش کر دے اگر عامل چاہے تو معمول پر یہ بات پیدا کر دے کہ معمول نہ اپنا ہاتھ نہ ٹانگ ہلا سکے نہ بول سکے نہ بیٹھ سکے نہ اوٹھ سکے اور جب عامل چاہے معمول کے ہاتھ پیر اکڑ جاوین اور جب چاہے یہ تشنج جاتا رہے غرض کہ معمول کی رگ رگ اور پٹھے پٹھے پر جسکی حرکت اختیاری ہوتی ہے عامل کو اختیار کامل حاصل ہوتا ہے اور عامل معمول مین یہ بات پیدا کر سکتا ہے کہ جو حرکت عامل کرے اور جس طرح کی آواز اوسکی ہو معمول اوسکی فوراً نقل کالاصل کر دے اگر عامل عربی یا ترکی یا انگریزی بولے تو باوجودیکہ معمول کوئی ان زبانوں سے جانتا بھی نہو ویسی زبان بولتا جاویگا اور ایسی ٹھیک ٹھیک نقل کریگا کہ سننے والونکو کچھ بھی تمیز نہو گی اور اگر عامل کسی طرح کی حرکت کرے تو معمول بھی باوجود اس حرکت کے نہ دیکھنے کے ویسی ہی حرکت کرتا ہے اور جب جاگنے کے اگر اوس سے کہا جاوے کہ اوسی طرح پھر نقل کرے تو ہرگز کسیطرح اوس سے ویسی نقل نہو سکیگی اور اگر عامل ہنستا ہے تو فوراً معمول بھی ہنستا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول حالت خواب مین سوا ے عامل کے اور کسی کی آواز نہین سنتا ہے یا اگر کوئی حرکت کیجاوے تو اوس سے آگاہ نہین ہوتا لیکن عامل کو اختیار ہے کہ یہ بات اپنی مرضی سے رفع کر دے اور کسی شخص غیر سے معمول کا ربط قائم کر دے اور اسکی یہ صورت ہے کہ عامل کسی شخص کا ہاتھ معمول کے ہاتھ سے ملا دے بعض صورتون مین عامل کو معمول سے اسبات کے کہنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ فلان شخص کے ساتھ بات کرو اور یا اوسکے مقلد ہو تو پھر اوس شخص اور معمول مین ویسا ہی ربط ہو جاتا ہے جیسا پہلے عامل کے ساتھ تھا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ

جب اس شخص بیگانہ کو معمول کے ساتھہ ربط حاصل ہوگیا تو پھر اس بات کی ضرورت ہوتی ہے
کہ وہ بار دگر معمول کو پھر عامل کو سونپ دے ورنہ عامل کے ساتھہ ربط نہین ہوتا جس وقت
ایک آدمی سے دوسرے کی طرف معمول اس طرح پر منتقل کیا جاتا ہی تو وہ چونک پڑتا ہی ہوش مین
نہین آجاتا ہی عامل کو اختیار ہی کہ معمول کو خوش خواہ اداس خواہ خفا خواہ فیاض خواہ
خسیس خواہ مغرور و خود بین و خواہ سلیم الطبع خواہ شجاع خواہ ڈرپوک خواہ مایوس خواہ گستاخ
خواہ مؤدب جیسا چاہے ظاہر کردے خواہ یہ اثر پیدا کردے کہ معمول گانے لگے یا ناچنے لگے
یا رونے لگے یا بندوق لگائے یا مچھلی کا شکار کرے یا نماز پڑھنے یا وعظ کہنے یا بحث علمی کرنے لگے
ایسی بہت سی باتین عامل کی مرضی اور حکم سے معمول کرسکتا ہی اور مین نے خود یہ باتین ہوتی دیکھی ہین
بلکہ خود پیدا کی ہین چنانچہ مین نے ایک معمول کو علم مقناطیسی حیوانی اور حفظ صحت کا درس دیتے
سنا ہی اور بعض کے منہ سے نماز بہت اچھی طرح سے اور بیانات شاعرانہ سنے ہین اور
طرفہ یہ ہی کہ جب وہ جاگے تو ہرگز ویسی تقریر اوس سے ادا نہو سکی ہین نے دیکھا ہے اور
اہل تجربہ نے بھی لکھا ہی کہ ان حالات عمل مین آواز اور انداز اوسکا بہت اچھا ہوجاتا ہی
اور جو معمول خواہ زبان سے خواہ جسم کی حرکت سے ادا کرنا چاہتا ہے مثل غرور اور انکسار
اور خوف اور مہربانی اور پارسائی اور فکر کے وہ بطور کامل اوس حالت مین ادا ہوتی ہین
یعنی جو جو خیالات اوسکے دل مین آتی ہین اون خیالات کے سبب سے اوسکے جسم کو حرکت ہوتی ہی
اور چہرہ اور انداز سے وہ سب خیالات ایسی خوبی کے ساتھہ ادا ہوتی ہین کہ مصورونکو چاہیے
کہ اونکو غور اور توجہ سے دیکھکر اوسی انداز پر اپنی تصویرونکو بناوین اور خوبی یہ ہی کہ یہ سب ادائین
بے علم لوگونمین بھی دیکھی جاتی ہین اور جب اونکو جگا کر اونکی تقلید کرائی جاوے تو ہرگز اون سے نہین آ[illegible]
اگر تمام مصور جانتے جیسا کہ بعض مصور جانتے ہین کہ یہ آثار مقناطیسی مصورونکو واسطے الہام غیبی کے ہین
تو وہ گھنٹون تک اونکو دیکھنے رہتے اور اونکی نقل کرتے بہرحال کارنامے بڑے بڑے مصورونکو دیکھکر
معلوم ہوتا ہی کہ ایسی ہی آثار مقناطیسی کی نقلون مین گو پوری نقلین نہین مجکو یقین ہے کہ

جس طرح اب بڑے بڑے مصور اعضا کی شکلین کھینچنے کے واسطے جسم عریان دیکھکر نقل کرتے ہین
اسی طرح ادا کی نقل کے واسطے ظہور آثار مقناطیسی کو دیکھا کرینگے مین نے ایک چودہ برس کی لڑکی کو
خواب مقناطیسی مین دیکھا تھا اوسکے چہرہ کی ادا ایسی معشوقانہ اور خوبصورت معلوم ہوئی کہ مجھکو
اوسکے بیان کی قدرت حاصل نہین بنا مین ایسا انداز معدوم ہے اگر ہوگا تو بہشت مین ہوگا اور جسوقت
اوسکے خیالات یا رسائی برانگیختہ کیئے اور کچھہ گانا شروع ہوا تو اوسکے چہرہ پر ایسا نور اور حسن تھا
کہ چشم ظاہر نے تو کیا بلکہ دیدہ خیال مین بھی کبھی نہ آیا تھا غرض کہ خصوصیت ان آثار مقناطیسی مین
یہ ہے کہ نہایت سچے آثار ہوتے ہین یہ بات قابل ملاحظہ ہے کہ حالت خواب مقناطیسی مین معمول پر
بہ نسبت اوسکی رسمی حالت کے راگ کا زیادہ اثر ہوتا ہے اور اسکا چہرہ نہایت روشن ہوجاتا ہے
اور جیسا کہ راگ گایا بجایا جاتا ہے ویسی ہی اوسکے انداز اور حرکات مین تغیر ہوجاتا ہے اگر ناچ کا
باجا ہو تو معمول ناچنے لگتا ہے اور اگر وہ فرقہ آراستہ مین سے ہے تو اوسکے ناچنے مین ایک لطافت
پائی جاتی ہے اگر غیر ترتیب یافتہ ہو تو اکھڑپن ہوتا ہے مین نے یہ اثر دونون فرقون یعنی تعلیم یافتہ
اور غیر تعلیم یافتہ پر دیکھا ہے حالانکہ اونھون نے اپنی حالت اصلی مین ناچنا نہین سیکھا تھا
اگر ایسے شخص ہون کہ اونکو درحقیقت کچھہ شوق علم موسیقی کا ہی نہو تو بھی حالت خواب مقناطیسی مین
یہ آثار اون پر نمایان ہوتے ہین الیوس صاحب کی تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگون پر
اول ہی عمل کیا جاوے اگر راگ بھی ساتھہ گایا بجایا جاوے تو خواب مقناطیسی زیادہ آسانی سے
پیدا ہوسکتا ہے چنانچہ یہ بات لکھی چلی آتی ہے کہ جادوگر ہمیشہ راگ کو ایک جزو اپنے عمل کا
سمجھتے ہین اگر معمول سے ایسے سوالات کیے جاوین کہ جو کچھہ وہ دیکھہ رہا ہے یا جو کچھہ اوس پر
گذر رہا ہے اوس سے باہر ہے تو وہ ہمیشہ اون سوالات کی جواب دینے سے انکار کرتا ہے دیکھنے والا
اکثر ناشائستگی اور اوسکے مطلب کو نہ سمجھنے کے سبب سے ایسے سوالات کرتا ہے کہ جس سے سونے والا
بہک جاوے لیکن حالت خواب مین جتنی باتین عجیب نمایان ہوتی ہین اون مین بڑی یہ بات ہے
کہ اکثر سونے والا تکرار کیساتھہ ایسے الفاظ منہ سے کہتا ہے کہ مین ٹھیک نہین جانتا ہون

مین یقیناً نہین کہسکتا ہون خواہ یہ بات ہو خواہ نہو مین دیکھہ نہین سکتا ہون جو کچھہ مین
جانتا یا دیکھتا نہین ہون وہ بات مجھی کہنی نہین چاہیے اور جب سونیوالا ایکبار کسی چیز کو
دیکھتا ہی یا جان لیتا ہے تو وہ اوسپر قائم رہتا ہی یہ سچاپن جو معمول مین ہوتا ہی اوسکے سبب سے
اکثر تجربات بطور مناسب کیے جاوین تو بڑا فائدہ ہی مگر ہمیشہ اس بات سے اعتراف رہا ہی کہ جب عمل
مقناطیسی روپیہ کی طمع پر کیا جاوے تو دھوکا دہی کا امکان ہی اور بعض بعض حالتون مین ایسے معمول
جن پر آثار مقناطیسی فی الحقیقۃ نمایان ہوتے ہین فریب دہی کے مجرم ہوتی ہین یہ بات اس طرح
ممکن ہوسکتی ہی مثلاً فرض کیجیے کہ ایک شخص پر حقیقت مین عمل مقناطیسی خوب ہوتا ہی لیکن
یہ شخص طامع ہی اور اپنی قوت مقناطیسی کا گھمنڈ رکھتا ہی اور فرض کیجیے کہ اس شخص پر
جلسہ عام مین عمل کیا جاوے اور فرض کیجیے کہ اوس خاص موقع پر اوسکو معلوم ہو کہ جو
قوتین مقناطیسی اوسکو ہمیشہ حاصل ہوتی تھین وہ اوس وقت روکی رکھتی ہین اور یہ بات
اس طرح پر بھی ہوسکتی ہے کہ اوس وقت سے پہلے کئی مرتبہ اوسپر عمل ہو چکا ہو اور زیادہ محنت کے
سبب سے اب وہ تھک گیا ہو تو ایسی حالت مین دو باتین ظاہر ہین ایک تو یہ کہ اوسکے گھمنڈ مین
فرق آتا ہی دوسرے اوسکو روپیہ کے حاصل ہونے کی امید کم ہوجاتی ہی اور فرض کیجیے کہ اس شخص کو
راستی اور شرافت کا بھی خیال کم ہے تو ممکن ہی کہ ایسا شخص اپنی کمی قوت کا فریب سے عوض
کر دینے مین کوشش کریگا یہ تجربہ ہوا ہی کہ جب معمول پر مرتبہ اول عمل کیا گیا تو باوجود دیکہ
نہایت محنت سے اور عرصہ تک عمل کیا گیا گھنٹے دو گھنٹے تک عمل کا اثر نہین ہوا لیکن جب
متواتر عمل کیا گیا تو کبھی ایک دو دن کی عمل کرنے کے بعد اور کبھی ایک ہفتہ اور کبھی ایک
مہینے کی بعد ایک منٹ اور بعضے وقت نصف منٹ بلکہ چوتھائی منٹ مین بھی معمول کو نہایت
گہرا خواب آگیا ہے اور بعض معمولون پر فقط ایک نظر کے دیکھنے مین غشی کی نوبت طاری
ہوجاتی ہے بہت معمول ایسے ہین کہ اون کو یہ درجہ اثر پذیر ہونے کا حاصل نہین ہوتا لیکن
اس مین شک نہین کہ سب پر مشق کے سبب اور کثرت عمل کے ذریعہ سے بہ نسبت سابق

عمل کے اثر ہونے مین آسانی ہوتی جاتی ہے یہ بات اکثر ہوتی ہے کہ جن پر بہ آہستگی اور
بتدریج عمل کیا جاتا ہے اون پر عمل مقناطیسی کے آثار بہت خوب نمایان ہوتے ہین
بہرحال اگر ابتدا عمل مین خطا ہو یا حسب مراد عمل نہو تو ہمکو ہمت ہارنی نچاہیے
بہت سی ایسی صورتین ہین کہ جن مین سو مرتبہ تک عمل کرنے مین بھی اثر پیدا نہین ہوا لیکن
جب یکبارہ ہوگیا تو بہت کارگر ہوا اور نہایت خوبصورت آثار عمل اون مین نمایان ہوئی
جسقدر مجھکو تجربہ ہوا ہے اوس سے مجھکو یقین کامل حاصل ہے کہ ہر شخص کو ہر شخص پر
عمل کردینے کی قوت حاصل ہے گو یہ امر کہ مختلف اشخاص مین مختلف مرتبہ کا ہوتا ہے اور
علی ہذا القیاس ہر شخص پر بشرط صبر اور محنت عمل عامل کا ہو سکتا ہے یعنی ہر فرد بشر مین قابلیت
عامل اور معمول ہونے کی باختلاف مراتب حاصل ہے اور یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے
کہ تکلیف رفع کرنے یا بیماری دور کرنیکے واسطے معمول پر عمل مقناطیسی سے خواب پیدا کرنا
کچھ ضرور نہین ہے چنانچہ یہ نتائج اور اور بہت سی خوبصورت آثار مقناطیسی حالت مین بھی
حاصل ہوتے ہین جبکہ معمول کو خواب نہ آوے بلکہ وہ بیدار اور ہوش مین رہے لیکن یہ بات
معلوم ہوتی ہے کہ اگر کوئی بہت قوی مزاج ہوتا ہے تو اوسکا اثر ضعیف مزاج پر بہت جلد
ہوتا ہے مثلاً جس شخص کا مزاج تیز صفراوی ہو اوسکا اثر اوس شخص پر جسکا مزاج دموی
یا بلغمی ہو بہت جلد ہوتا ہے اور جس شخص کا سر بڑا اور طبیعت مین چالاکی ہو اوسکو آسانی سے
عمل کر لینے کا ملکہ حاصل ہوتا ہے اور اگر معمول کی عقل قوی اور طبیعت چالاک ہو
تو اگرچہ عمل کا ہونا اوسپر نا ممکن نہین ہوتا لیکن دشوار ضرور ہو جاتا ہے اور جب عمل
خلوت مین کیا جاتا ہے تو اکثر بہ نسبت اون صورتون کے کہ جب جلسۂ عام مین کیا جاوے
اچھی طرح چل جاتا ہے اور غیر تعلیم یافتہ اشخاص پر اکثر عمل مقناطیسی جلسۂ عام مین بہ نسبت
اون لوگون کے جو تعلیم یافتہ ہین اور علم رکھتے ہین زیادہ چل جاتا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے
کہ غیر تعلیم یافتہ کے طبائع کم چالاک ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اونکی طبیعت عامل کے

بس ہین زیادہ ہوجاتی ہے مین یہ بات تجربہ کرچکا ہوان کہ فرنگستان کے لوگون کی نسبت
ہندوستان کے آدمیون کی طبیعت عمل مقناطیسی کی زیادہ اثرپذیر ہوتی ہے اسطور تحقیق بھی
کہ جب عامل بھی ہندوستانی ہو اور معلوم ہوتا ہے کہ حبشیون کی طبیعت عمل مقناطیسی کی
زیادہ اثرپذیر ہوتی ہے اور حبشی عامل زبردست ہوتے ہین چنانچہ حبش اور ہندوستان مغربی مین
اسی سبب سے زیادہ سحر ہوتا ہے اور جب عامل کو یہ قدرت حاصل ہوجاوے کہ معمول پر
خواب کی نوبت آسانی سے اور تھوڑے عرصہ مین پیدا کرسکے تو اکثر اوسکو یہ قدرت حاصل
ہوجاتی ہے کہ بغیر ترکیب معروف کی فقط اپنی مرضی ناگفتہ سے عمل کا اثر پیدا کردے
اگر اوسکو اپنے جی مین حکم دی کہ ایک گھنٹے تک سوئی تو وہ اتنے ہی عرصہ سوئی گا اور یہ بات
کچھ ضرور نہین ہے کہ معمول عامل کے ارادے سے علم رکھتا ہو اور ایسا ہی ایک مرتبہ مین نے بھی
کیا ہے اور اکثر اس طرح پر بھی عمل ہوتے دیکھا ہے کہ عامل ایک کمرے مین ہے اور معمول دوسرے مین
یا عامل اوپر کے مکان مین اور معمول نیچے کے مکان مین ہو چنانچہ لیوس صاحب نے
ایک عورت کی درد سر کے واسطے چھہ سو گز کے فاصلے سے عمل کیا تھا اور اوسکا اثر
بخوبی ظاہر ہوا اور وہ عورت میرے ہی گھر مین رہتی تھی اور اس امر سے اور کئی آدمی مثل
ڈاکٹر کمنگ صاحب کی واقف ہین آلقصہ عمل مقناطیسی کی اثر ہونے مین بُعد و مسافت
کچھہ نہین ہے خصوصاً اوس حالت مین کہ معمول کی طبیعت آسانی سے عمل کی اثرپذیر ہو شاید
کمی اور زیادتی مسافت کی سبب سے اثر عمل کا بھی کم و زیادہ ہوتا ہے چنانچہ بغیر اعلان
ارادۂ عامل کے بھی معمول پر یہ اثر پیدا ہوسکتے ہین کہ معمول عامل کے پاس آجاوے
یا جہان وہ چاہے وہان بیٹھ جاوے اور اور جو حرکتین عامل چاہے کرنے لگے پس جاننا
چاہیے کہ جو جو آثار ارادہ معلوم عامل سے پیدا ہوتے ہین وہ سب ارادہ غیر معلوم سے
پیدا ہوتے ہین اور یہ بات اوس حالت مین بھی ہوتی ہے کہ جب معمول حالت خواب مین
نہو بلکہ بیدار ہو ایک اور اثر عجیب یہ ہے کہ معمول کو حسب مرضی عامل کوشش اور خواہش

عامل کی پاس جانے کی ہوتی ہی کہ وہ اوسکو روک نہین سکتا اگر اوس سی دریافت کیا جاوی
کہ اوسکو یہ رغبت کیون ہوتی ہے تو وہ فقط یہی کہسکتا ہے کہ مین عامل کی طرف
کھنچا جاتا ہون اور بعض یہ کہتے ہین کہ کچھہ رستے منور ایسے ہوتے ہین کہ وہ عامل
کی طرف آہستہ آہستہ کھینچ لیے جاتی ہین چنانچہ سننے مین آیا ہے کہ سو گز کے
فاصلے سی ایک مرتبہ ایک عامل نے معمول کو بلالیا اور وہ کھنچ گیا باوجودیکہ اوسکو
اوس سی زیادہ زبردست آدمی نی روکنا چاہا لیکن نہ رک سکا بعض اوقات ایسا ہوتا ہی
کہ جب معمول پر سی عمل کا اثر جاتا رہے تو اوسکو اپنی حالت اصلی مین بھی عامل کی ساتھہ
محبت قائم رہتی ہے مجکو تجربہ اسکا نہین ہوا لیکن جانتا ہون کہ اسمین کچھہ شک نہین ہے
اگر عامل معمول کو حالت اثر مین کسی طرح کا حکم دے اور وہ اوسکی تعمیل کا اوس حالت مین
اقرار کرلے تو جب وہ جاگے گا اوسکی تعمیل ضرور کریگا گو وہ امر کیسا ہی بیہودہ اور
فضول ہو پس عامل کو چاہیے کہ کوئی بیہودہ امر کے لیے اوس سی وعدہ نہ لے اگرچہ اکثر حالت
خواب مین ایسی حکم کی تعمیل کا اقرار وہ خود نہین کریگا اور یہ قوت جو عامل کو حاصل ہے
کہ اصلی حالت مین بھی معمول اوسکے حکم کی تعمیل کری اوسکو اگر اچھی طرح کام مین لایا جاوی
تو بہت فائدہ کی بات ہی چنانچہ میرے سامنے لیوس صاحب نی ایک شخص سے حالت
خواب مین تیز شراب پینی ترک کردینے کا اقرار کرالیا تھا اوسنے ایفا وعدہ کیا اور زبانی
لیوس صاحب کی معلوم ہوا کہ اونھون نے شراب خواری اور اور بری بری باتین اکثر لوگونکی
چھوڑوادی ہین پس جاننا چاہیے کہ وعدہ خواب مقناطیسی وعدہ حالت اصلی سے بہت
واثق ہوتا ہے **تبصرہ سوم** اب مین اعلی آثار عمل مقناطیسی کا بیان کرتا ہون اور
وہ دو آثار ہین شرکت خیال اور غائب بینی اور حقیقت مین یہ دونون قسم کے آثار یعنی اعلی
اور ادنی ایک ہی باعث پر موقوف ہین مگر اس وجہ سی کہ شرکت خیال اور غائب بینی کی
نتائج خاص قسم کے ایسے ہین کہ اگر ہم یہ بات نجانتے کہ حقیقت مین اونکو پیدا ہونے کے قدرتی

باعث ہین تو اونکو اعجاز مین داخل سمجھتے اسواسطے بخلاف آثار سابق کے ان آثار کو اعلے
کہتے ہین اور یہ خوب سمجھنا چاہیے کہ آثار اعلی کی ماہیت آثار ادنی کی ماہیت سے جدا نہین فقط
مرتبہ مین دونون کے فرق ہے پہلے مین شرکت خیال کا ذکر کرتا ہون بیان سابق سے ظاہر ہوا ہے کہ یہ
اثر عمل مقناطیسی ابتداءً اوس صورت مین ظاہر ہوتا ہے کہ معمول عامل کی مرضی کا مطیع ہوتا ہے
لیکن جسقدر اس حالت عمل کو ترقی ہوتی جاتی ہے یہ اثر ایک خاص صورت حاصل کرتا جاتا ہے حتی کہ
سونے والے کو یہ قدرت حاصل ہو جاتی ہے کہ جو اثر عامل کے جسم پر ہوتا ہو یا جو خیال اوسکے ذہن مین
آوے اوسمین **شریک** ہو جاتا ہے اور یہ شرکت عامل کی نسبت کچھ خاص نہین ہے بلکہ
جس کے ساتھ اوسکو ربط دلایا گیا یا جسم چھوایا گیا ہو اوسکے ساتھ اس طرح کی شرکت
حاصل ہوتی ہے اور یہ آثار سونے والے پر شرکت خیال اس طرح سے نمایان ہوتے ہین کہ
گویا عامل اوسکے جسم پر اوسکا اثر ہوتا ہے عامل اوس شخص کا جسم پر آثار پیدا ہونے مین ایک جزو بن جاتا ہے
اور ایک اثر دونون پر طاری ہو جاتا ہے چنانچہ ایک **شرکت ذائقہ** ہے اگر عامل یا اور
کوئی شخص ہم ربط معمول کوئی شے کھانے یا پینے کی اپنے منہ مین لے تو معمول فوراً اپنے منہ کو
اس طرح حرکت دیتا ہے کہ گویا کچھ کھا یا پی رہا ہے مثلاً اگر عامل کے منہ مین کوئی شے یا شیرینی
یا پانی یا شراب یا دودھ یا اور کوئی چیز ہو تو جب سونے والے سے پوچھا جاویگا کہ تم کیا
کھا رہے ہو تو جو چیز اوس وقت عامل کے منہ مین ہووے گی وہی اپنے منہ مین بتا دیگا اور اگر کوئی چیز
بدذائقہ یا تلخ ہو تو اوسکے چہرے سے تلخ یا ناگوار ذائقہ معلوم ہوتا ہے گو اوسکی آنکھین بند ہون
یا عامل اوسکے پس پشت پر کھڑا ہوا اور یہ آثار یعنی مثل اور آثار کے مختلف معمولون مین
مختلف درجہ کے پائے جاتے ہین لیکن جسپر بکثرت عمل مقناطیسی کیا گیا ہو اوسپر یہ آثار
بخوبی ظاہر ہوتے ہین **دوسری شرکت شم** یعنی اگر عامل یا دوسرا شخص جسکو
معمول کے ساتھ ربط دیا جاوے گلاب سونگھے تو معمول کے چہرے سے فرحت حاصل
ہوتی ہے یا اگر ہینگ سونگھے تو معمول کے چہرے سے کراہیت عیان ہوتی ہے یا اگر

کوئی چیز مثل مرچ کے سونگھے تو معمول اوسکے تیزی کی شکایت کرتا ہے جیسی درجے مین
ذائقہ کی شرکت کامل ہوتی ہے اوسی درجے مین شرکت شم بھی کامل ہوتی ہے لیکن مجھکو
یہ تجربہ نہین ہے کہ شرکت ذائقہ اور شم ایک ہی معمول کو معاً حاصل ہوتی ہے یا نہین غالب ہے
کہ دونون ساتھ ہی حاصل ہوتی ہون اگر عامل چاہے تو معمول کی قدرت ان دونون شرکتون مین
زائل کر سکتا ہے **تیسری شرکت لمس** اگر عامل کسی سے ہاتھ ملاوے تو معمول فوراً
کسی خیالی ہاتھ سے ہاتھ ملاتا ہے یا اگر عامل کی ہاتھ مین سوئی چبھوئی جاوے تو معمول اپنا ہاتھ
ہٹا لیتا ہے اور ایک خاص مقام کو ملنے لگتا ہے اور تکلیف کی شکایت کرتا ہے الغرض جسطرح سے
اس شرکت لمس کی آزمایش کیجاوے فرق نہین ہوتا ہے مین یہ بات تحقیق نہین
کر سکتا ہون کہ آیا اس قسم کی شرکت نظر مین ہوتی ہے یا نہین اسواسطے کہ خواب
مقناطیسی مین آنکھون کا بند ہونا اور پتلی کا پھرا ہونا روشنی کا اثر پذیر نہونا اس بات کا باعث ہے
کہ تجربہ نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اگرچہ معمول کو دل کی آنکھین کھلی ہوتی ہین لیکن ظاہری حواس بصری
بالکل مسدود ہوتی ہین اور جو باتین نسبت شرکت ذائقہ اور شرکت شم اور شرکت لمس اوپر بیان کیگئین
وہ شرکتین فقط اس طرح سے پیدا ہوتی ہین کہ حواس ظاہری عامل پر جو اثر پیدا ہوتے ہین وہ بسبب
شرکت خیال کے معمول پر اثر کرتے ہین اور جو کچھ عامل حس ظاہری باصرہ سے دیکھتا ہے
معمول بحالت غائب بینی مین بیشک دل کی آنکھ سے دیکھتا ہے اسواسطے کہ اگرچہ اوسکی آنکھین
بند ہوتی ہین لیکن جو چیزین اوسکے گرد ہوتی ہین اونکو وہ دیکھتا ہے لیکن جن شرکتون کا اثر
بیان ہوا وہ شرکتین حالت غائب بینی پر موقوف نہین ہین اور ہمکو ضرور ہے کہ حالت اصلی
غائب بینی اور اون آثار مین جو نسبت شرکت خیال کے پیدا ہوتی ہین تمیز رکھین اور سمجھین بہرحال
میری راے یہ ہے کہ جیسی حالت آنکھ کی خواب مقناطیسی مین ہوتی ہے اوسکے سبب سے شرکت
نظر کی بسبب آزمایش کرنے کے نتائج شافی نہین نکلین گے سامع کے باب مین مین نے تجربات ہوتے
نہین دیکھے مین پہلے بیان کرچکا ہون کہ معمول سواے عامل یا ہمرابط کے اور کسی کی آواز نہین سنتا ہے

اور جو باتین معمول سی پوشیدہ کہی جاتی ہین اون سی وہ بخوبی واقف ہوجاتا ہے اکثر معمولون کو
شرکت جذبہ ہوتی ہے یعنی جیسا جذبہ عامل ہم ربط کو دل مین پیدا ہو ویسا ہی جذبہ معمول کے
دل مین پیدا ہوتا ہے اس بات کا تجربہ مجھی بخوبی نہین ہوا ہی اس واسطے کہ یہ بات دشوار ہی
کہ جس وقت جی چاہے اوس وقت کوئی سچا جذبہ دل مین پیدا کیا جاوی اسی سبب سی
اس بات مین جو تجربہ ہوتا ہی تو اتفاقیہ ہوجاتا ہے مین نی دیکھا ہے کہ جب عامل مسکراتا یا ہنستا ہی
تو معمول بھی مسکرانے یا ہنسنے لگتا ہی اور جب عامل کی طبیعت گھبراتی ہے یا اوسکو کسی
طرح کا خوف ہوتا ہی تو معمول پر بھی یہ حالت گذر جاتی ہے اور اوسکو تکلیف ہوتی ہے
چنانچہ مین اول بیان کرچکا ہون کہ جب ناآزمودہ کار شخص فقط دل لگی یا سیر کو واسطی عمل مقناطیسی
کربیٹھتا ہی اور عمل چل جاتا ہے اور وہ گھبراجاتا ہے تو معمول کو بہت تکلیف ہوتی ہی خصوصاً
اوس حال مین کہ معمول کم سن مرد ہو یا عورت اور وہ بیہوش ہوجاوی اور اپنی عزیزون کی بات کا
جواب نہ دی تو وہ پریشان ہوکر عامل سی استدعا اوسکی ہوش مین آنیکی کرتے ہین اور عامل
ایسی وقت مین بسبب ناواقفیت کی گھبراجاتا ہے اور رشتہ دار اوسکی بسبب محبت معمول
اور ناواقفیت عمل کے عامل کی دست بگریبان ہوتے ہین اور اونکا اثر عمل کی اثر مقناطیسی کا
مناقض ہوتا ہے اور اوسکا یہ نتیجہ ہوتا ہی کہ تکلیف زیادہ معمول کے چہری سی عیان ہوتی ہی
اور طرفہ یہ ہی کہ حقیقت مین اتنی تکلیف نہین ہوتی جتنی معمول کے چہری سی اوس حالت خاص مین
عیان ہوتی ہی اور ایسی تکلیف کی عیان ہونی کے سبب سی یہ رشتہ دار اور بھی زیادہ
ڈرتے ہین اور اوسکو پکارتے ہین اور جب معمول نہین بولتا تو وہ رونے لگتے ہین اور
عامل کو برا بھلا کہتے ہین آخرکار نہایت پریشان ہوکر عامل اثر مقناطیسی کو دور کرنے کا
ارادہ کرتا ہے اور چونکہ عامل یا اور لوگ اصل ترکیب اوسکی تکلیف رفع کرنی مین نہین جانتے ہین
اونکی تدابیر سی کچھ فائدہ نہین ہوتا اور معمول بیدار نہین ہوتا بیچارہ معمول بیوقوف اور جاہل
آدمیونکی ہاتھو مین پڑکے بہت تکلیف اوٹھاتا ہی اور اوسکو غش کی نوبت بلکہ تشنج کی حالت

پہونچ جاتی ہے پس ایسے وقت مین سب سی اچھی تدبیر یہ ہے کہ سونے والے سی مزاحمت
نہ کیجاوی اور جب تک وہ سووی اوسے سونے دین اور اگر عامل کی طبیعت قائم رہی اور پریشان ہو
تو اولٹی ترکیب کرکے یعنی اولٹے ہاتھہ پھیر کے معمول کو جگا دیوے اور یہ قاعدہ ہمیشہ ملحوظ
رکھنا چاہیے کہ بے موجود ہونے کسی تجربہ کار کی ایسے عمل کبھی نہ کیے جاوین اور جو لوگ
آزمودہ کار ہین اونکی عمل کرنے مین مین نے ایک مرتبہ بھی ہوتے نہین دیکھا کہ معمول کو تکلیف ہو
لیکن ناآزمودہ کارون سی بہت سی حالتین ایسی تکلیف کی دیکھی ہین جنکا اوپر بیان کیا گیا
اور عامل آزمودہ کار کی معمول کی زبانی کبھی کچھہ شکایت تکلیف کی نہین سنی اور بعد بیداری کی
ہمیشہ اوسکی طبیعت زیادہ خوش ہوتی ہے بلکہ اگر معمول کچھہ بیماری بھی مثل امراض قلب وغیرہ کی
رکھتا ہو تو اچھا ہو جاتا ہے بہرحال جہانتک مجکو تجربہ ہوا ہے مین خواب مقناطیسی کو نوم قدرتی
اصلی سے زیادہ تر نافع سمجھتا ہون مگر ایسے قوی عمل کا ذکر نہین کرتا ہون کہ جسمین بہت
قوی آثار نمایان ہون **مثلاً** معمول کو بشدت ہنسایا جاوی یا جذبات سخت اور قوی برانگیختہ
کیے جاوین مین ایسے عمل کو ہمیشہ ناپسند جانتا ہون اوس عمل کو بھی جسمین جھوٹے اور سخت اثر
پیدا کیے جائین **مثلاً** ایسا اثر کہ جب معمول کے ذہن مین یہ بات منقوش کی جاوی کہ وہ
تباہ ہوگیا یا یہ کہ معمول خود اپنے تئین ایک وحشی جانور سمجھے اگرچہ یہ کلیتہً نہین ہے
کہ ایسی باتون کی منقوش خاطر ہونے سی معمول کو ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے مگر جن معمولون کی
طبیعت بہت نازک ہے احتمال ہے کہ اونکو نقصان پہونچے پس ایسی آزمایشین خصوصاً
جلسہ عام مین فقط سیر کے واسطے کرنا بیکار ہے مگر خلوت مین اس مراد سی کہ جو باتین صحیح ہین
اور جو نتائج پیدا ہو سکتے ہین اونکو دریافت کیا جاوے تاکہ اس علم کی تحقیقات مین ترقی ہو
اور اون نتائج سی مفید عام کام لیے جاوین اور خواب مقناطیسی کا پیدا کرنا جلسہ عام مین بیجا ہے
اس واسطے کہ ایسے خوبصورت اور عجیب آثار کا فقط استعجاب اور دل لگی کے واسطے پیدا کرنا
عیب ہے اور اس علم کی ہتک ظاہر ہے کہ عمل مقناطیسی کچھہ کھیل کی چیز نہین بلکہ حقیقت مین

یہ علم متبرک اور پاک ہے اسمین ادب سے تحقیقات کرنی چاہیے اس واسطے کہ جو قدرت حق تعالی نے ہمکو کار نیک کے واسطے عطا کی ہے اوسکو شریر کام مین لانا عیب اور بری بات ہے اب مین شرکت خیال کی طرف سے عود کرکے شرکت جذبہ کا بیان کرونگا بہت معمول ایسے ہوتے ہین کہ اونکو جذبات دیگر اشخاص کو شریک ہونے کے واسطے یہ ضرور نہین ہے کہ اون اشخاص کے ساتھ ربط دلایا جاوے مثلا اشکی اور متعصب اور کھوٹے آدمی کے موجود ہونے کے سبب سے معمول پر ناخوش بلکہ تکلیف کے وہ آثار پیدا ہوتی ہین اور بخلاف اسکے اگر معقول اور نیکبخت آدمی موجود ہون تو آثار خوش آیند معمول کے چہرے سے نمایان ہوتی ہین اور ایسے مختلف شخصون کا کہ جن کے خیالات بھی مختلف ہون اوس وقت موجود ہونا معمول کی طبیعت کو بہت پریشان کرتا ہے اس وجہ سے کہ قوت مقناطیسی ہر ایک کی مختلف طور پر اثر کرتی ہے یہ بات عاملون کی خوش نصیبی کی ہے کہ بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہین کہ اون پر اجتماع اشخاص مختلف سے بہت اثر نہین ہوتا اور جب معمول سوتا ہے تو جس شخص کو اوسکے ساتھ ربط دلایا جاوے اوسکے دل کے خیالات پڑھ لیتا ہے یہ بات اوس امر تو صدا ہے کہ معمول کو حامل یا اور ہم ربط آدمیون کے جذبات سے شرکت ہوتی ہے اب مین ایک اور قسم کی غائب بینی کا ذکر کرتا ہون کہ جس کو غائب بینی بشرکت خیال اور قوت دریافت خیال اشخاص غیر کہہ سکتے ہین اوسکے بیان سے پہلے مین اتنی تمہید استدلال بیان کرتا ہون کہ بہت آدمی باوجودیکہ ثبوت غائب بینی برای العین دیکھتے ہین یہ کہتے ہین کہ غائب بینی فی الحقیقۃ نہین ہوسکتی ایسے آدمیون سے دریافت کرنا چاہیے کہ اگر ایک آدمی دوسرے آدمی کے دل کے اندر اور جسم کے آر پار دیکھ لے اس سے کچھ زیادہ تعجب سمجھتے ہین کہ ایک پتھر کی دیوار کو آر پار دیکھ لے میرے ذہن مین تو اس طرح خیالات کو اشخاص غیر کے دریافت کر لینا اوس قسم کی غائب بینی سے کہ فاصلے سے کسی شی یا آدمی کو دیکھا جاوے زیادہ حیرانی کا سبب ہے اسواسطے کہ غائب بینی کی صورت مین تو ہم خیال کر سکتے ہین کہ کوئی شے خاص کہ نہایت لطیف ہے

کہ اوسکے ذریعے سے ہم پر اشیا کی ہیئت یا خواص کا کچھ نقشہ ظاہر ہو جاتا ہے بجائے اس
بات کے معلوم کریں کہ فلانے شخص کے دل میں کیا کیا خیالات ہیں حالانکہ اوس خیالات کا
اوس شخص نے اظہار بھی نکیا ہو پس معلوم ہوا کہ جو لوگ دریافت خیال کی قدرت مسلم مانتے ہیں
اور غائب بینی کی قوت کو نہیں مانتے ہیں وہ عقل و فہم سے کچھ بہرہ نہیں رکھتے جاننا چاہیے
کہ قدرت دریافت خیال مختلف صورتوں میں نمایان ہوتی ہے چنانچہ اگر معمول کو کسی شخص سے
ربط والا پیدا ہو تو جو کچھ اوس شخص کے دل میں مثلاً کسی دولت کے دو ہونے کا یا اپنے گھروالوں کا
یا مکان یا اور کسی شئے کا خیال گذرتا ہے معمول اوسکا حال بہت تشریح اور تفصیل سے بیان
کرتا ہے اور معمول کو ہم ربط کے خیالات موجودہ بلکہ خیالات گذشتہ تک معلوم ہو جاتے ہیں
یعنی اوسکے حافظہ کا شریک ہو جاتا ہے اور زیادہ اس سے یہ بات ہے کہ معمول وہ باتیں
دریافت کر لیتا ہے جو سابق میں اوس شخص کو معلوم تھیں مگر اوس وقت بھول گیا ہے
اسیوجہ سے وہ شخص معمول کے بیانات کو غلط بتاتا ہے اور معمول اپنے بیان کے صحیح ہونے میں
نہایت اصرار کرتا ہے اور جب اس بات کی تحقیق کی جاتی ہے اور ہم ربط خود بھی سوچتا ہے
تو صحت بیان معمول کا یقین کرتا ہے جس طرح بعض اوقات ہمکو بعض باتیں فراموش ہو جاتی ہیں
اور پھر یاد آجاتی ہیں اس حال سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سونے والا ہمارے خیالات گذشتہ میں
کہ اوس وقت ہمکو یاد نہیں ہوتے ہیں شریک ہو جاتا ہے اس صورت میں یہ بات ضرور ماننی پڑیگی
کہ غائب بینی بسبب شرکت خیال کے بھی حاصل ہوتی ہے بہرحال اگر ہمکو امکان وقوع غائب بینی میں
یقین ہو تو غائب بینی بلاواسطہ شرکت خیال اور بواسطہ شرکت خیال میں تمیز کرنی بہت
مشکل ہے مثلاً ایک شخص کی درخواست کے موافق معمول کسی خاص مکان کا یا اور
جو چیزیں مثل میز و کرسی و پلنگ و فرش و دیگر اشیا اوس مکان میں موجود ہیں اوسکا
تفصیل کے ساتھ ذکر کرتا ہے اور جیسا کہ وہ بیان کرتا جاتا ہے مالک مکان اپنے جی میں مطابقت
کرتا جاتا ہے کہ جس وقت میں اپنے مکان سے باہر آیا تھا تو یہ سب اشیا اسی ترتیب سے

اوس مکان مین رکھی ہوئی مین متعین لیکن بیان کرنے کر تی معمول کسی خاص تصویر کا یعنی کسی آدمی یا
کسی یا گھوڑے کی تصویر کا ذکر کرتا ہے اور بلحاظ کسی اور دوسری شے کی اوسکا موقع کسی اور
طور پر بیان کرتا ہے اور مالک اوسکے بیان کو غلط بتاتا ہی اور بعد تکرار بسیار کی بھی
معمول اپنی قول کو اور مالک کو صحیح جانتا ہے لیکن جب مالک مکان اپنے گھر کو
پھر آتا ہی تو اوسکو دریافت ہوتا ہے کہ حقیقت مین مجھسی غلطی ہوئی اور معمول کا بیان
راست تھا اب اوسکو یاد آتا ہے کہ کسی خاص وقت تک وہ تصویر اس موقع پر رکھی ہوئی تھی
جو اوسکی ذہن مین تھا لیکن بعد ازان خواہ تو اوسنے خود خواہ کسی اور شخص نی اوس مقام کو بدلکر
دوسری جگہ پر رکھ دیا تھا جو سونے والی نے بیان کیا تھا علاوہ اس بات کو اوس وقت
بھول گیا تھا ایسی باتین اکثر ہوتی ہین اور اسکے دو سبب ہوتی ہین اول یہ کہ سونے والا
حقیقت مین اوس شخص کی خیالات گذشتہ پڑھ رہا ہی اور کسی طور سی جو ہمکو معلوم نہین ہو سکتا ہے
اوسکو یہ امر دریافت ہو جاتا ہی کہ خیال حال اوس شخص کا غلط ہی دوسرے یہ کہ جب سونیوالی سی
کہا جاتا ہے کہ فلانی مکان کا حال بتاؤ تو وہ اوس مکان کا نشان مستفسر کے ذہن مین پاکر
اوسی نشان پر چلا جاتا ہے تا وقتیکہ غائب ہین اوس مکان کو برأی العین بطرح دیکھنے لگتا ہی
اور اسمین شک نہین ہی کہ ایسا امر اکثر واقع ہوتا ہے بعض معمول ایسے ہوتی ہین کہ صندوق
سربمہر یا بند خط یا لفافہ سربمہر کا حال دریافت کر لیتے ہین اور بعض معمول ایسی ہوتی ہین کہ اگر
کوئی شخص ایسا موجود ہو کہ جو خط کی مطلب سی یا صندوق کی اندر کے اشیا سے واقف ہو اور
اوسکے ساتھ ربط دلایا جاوے تو سب باتین دریافت کر لیتی ہین اور اگر یہ بات نہو تو دریافت
نہین کر سکتی جب ایک معمول اس قسم کا ہو شرکت خیال کی سبب سے اشیاء غائب کو دیکھتا ہی ایک
وقت مین اشیاء غائب کو نہین دیکھ سکتا ہے اور پھر کسی ایسے شخص کی آنیکے بعد جو اون اشیا کی
حال سے واقف ہو انکو دیکھنے لگتا ہی تو دیکھنے والون کو خیال ہوتا ہی کہ اس مین کچھ سازش
ہوتی ہے حالانکہ اگر ہمکو سب مختلف صورتین اس عمل کی معلوم ہو دین تو تعجب نکر اسکے

کہ ہم معمول پر شبہہ کرین ایک نیا ثبوت راستی عمل کا اور ایمانداری اور صدق معمول کا حاصل ہوتا ہی اور اگرچہ اکثر ایسا ہوتا ہے جیسا ابھی بیان ہوا کہ معمول کی بیان کو کسی خیال یا شی موجودہ حال کی نسبت غلط سمجھتے ہین اور حقیقت مین اوسکا بیان صحیح ہوتا ہی لیکن یہ بھی ہوتا ہے کہ معمول کی بیان کو غلط سمجھ لیتے ہین اور بعد ازان ایسی سبیل کوئی نہین واقع ہوتی جس سے اوسکی بیان کی صحت دریافت کیجاوے حقیقت یہ ہی کہ دونون جانب مین بہت سی وجوہ غلطی کے ایسے واقع ہوتی ہین کہ اون کا تحقیق کرنا بہت مشکل ہے مثلاً ممکن ہی کہ معمول حقیقت مین کسی واقع گذشتہ کا ذکر کر رہا ہو اور اوسکے ذہن مین راسخ ہو کہ یہ بات زمانہ حال مین موجود ہی گذشتہ اور حال واقعات اوسکے دل پر ایک ہی طرح سی پیدا ہوتی ہین اسواسطے کہ دونون آثار باطنی ہین اس سبب سی اوسکو اون مین فوراً تمیز نہین ہوتی اور غالب ہی کہ اگر ہمکو دریافت ہو کہ وہ کس زمانہ کا ذکر کرتا ہے تو اوسکا بیان صحیح اور مطابق واقع معلوم ہو لہذا عامل کو اس امر کا لحاظ ملحوظ خاطر رکھنا واجب لازم ہی یہ بھی ہو سکتا ہی کہ معمول کے خیال پر اور لوگون کے خیال سی اثر ہو بلکہ یہ اثر شرکت خیال سی زیادہ تر ہوتا ہی کہ اگر کوئی شخص اشارہ صریحاً کرے یا کوئی سوال بطور فہمائش حیلہ کیا جاوے تو معمول ایسا متاثر ہوتا ہی جیسا کہ سوال کرنیوالے کے خیالات اور حافظے سی ہوتا ہی اور یہ سب باتین مجتمع ہو کر معمول کو خیال کو پریشان کر دیتی ہین اسواسطے مناسب ہی کہ فہمائش سوالات اور اشارات ہرگز کام مین نہ لائی جاوین بلکہ معمول کو از خود جو کچھ کہنے دین اگرچہ بعض معمول ایسے بھی ہوتے ہین کہ واقعات گذشتہ و حال مین تمیز کر سکتے ہین اور اون سی سب حالتون مین برابر غلطی نہین ہوتی بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ بعض معمولون کو اکثر اوقات قدرت غائب بینی حاصل ہوتی ہی لیکن کبھی کبھی یہ قدرت برای چندی جاتی بھی رہتی ہے اور فقط خیالات کی پڑھنے کی قدرت حاصل رہتی ہے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ تجربات اولین مین عامل کو بلحاظ آثار صفائی بینی کے سبب سے ایسا تعجب اور خوشی معلوم ہوتی ہی کہ وہ نادانستہ حالت تحریک مین اپنے خیالات معمول کے

ذہن مین بسبب شرکت خیال کے پیدا کر دیتا ہے لیکن چند مرتبہ وہ عمل کر چکتا ہے تو اوسکی
طبیعت سلیم اور یقین ہو جاتی ہے اور پھر اوسکو خواہش فقط اسی بات کی ہوتی ہے کہ جو کچھ
معمول کہے سنتا رہے اس طرح سے کبھی پریشانی اوسکے اظہار مین نہین ہوتی ہے درجہ بدرجہ
معمول کی قوت بڑھتی جاتی ہے اور زیادہ مشق سے یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ اگر ابتدا مین اوس کی
غلطیان اور اوسکے بیان مین اولجھاوٹ بھی پائی جاتی ہے تو رفتہ رفتہ یہ سب عیوب رفع ہو جاتی ہین
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کو عامل یا اور مربوط آدمی کے جسم کے ساتھ شرکت ہو جاتی ہے
یعنی جو تکلیف عامل کو ہو اوسکا اثر معمول کے جسم پر ہو جاتا ہے اور بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ جو عضو
عامل کے جسم کا مریض ہو اوسکا حال معلوم ہو جاتا ہے اور معمول بتا دیتا ہے کہ عامل کے دماغ
یا پھیپھڑے یا بہار یا معدے مین فلان حرج ہے اور بہت صورتون مین اوسکا بیان سچ ہوتا ہے اور
معمول کو ایک قسم کا ذہنی بلکہ حالت مرض اور صحت کے دریافت کرنیکا حاصل ہو جاتا ہے اور یہ ذہن
بلکہ اوس حالت مین بھی کام آتا ہے کہ جس شخص کا حال دریافت کرنا منظور ہو اور وہ فاصلہ پر ہو
بشرطیکہ کسی طرح معمول مین اور اوس مین رابطہ پیدا کیا جاوے اور اس ربط کو پیدا کرنیکے واسطے
یہ بات کافی ہے کہ اوس آدمی کے بال یا اور کوئی شے جو اوسکے پاس رہی ہو یا کوئی تحریر تازہ
اوسکی معمول کے پاس رکھی جاوے تو اس شی کی امداد سے معمول کو شخص غیر حاضر کے ساتھ
ایک ربط پیدا ہو کر یہ بات حاصل ہو جاتی ہے کہ گویا وہ شخص معمول کے پاس موجود ہے
اور پھر جو کچھ معمول اوسکے نسبت بیان کرتا ہے سچ ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ ایسی ہی معمول کو
جو جسم کا حال دریافت کر لیتا ہے یہ قدرت بھی ہوتی ہے کہ علاج مناسب مرض کا مریض کو
بتا دیتا ہے لیکن مجھکو بخوبی امتحان اس امر کا نہین ہوا ہے جاننا چاہیے کہ دریافت
خصائل اشخاص غیر کی قدرت جو معمول کو ہوتی ہے وہ غائب بینی کی ایک قسم ہے
لیکن ہمین اتنا امتیاز چاہیے کہ یہ غائب بینی بلا واسطہ نہین ہے یعنی اشیاء غائب کو معمول
برابر صاف نہین دیکھتا ہے بلکہ بواسطہ [illegible] یعنی اون اشیا کا خیال یا نقشہ جو اور لوگون کے

ذہن مین ہوتا ہے معمول کے ذہن مین اوسکا خیال منتقل ہو جاتا ہے بعض لوگ کہتے ہین
کہ یہیں غائب بینی ہی ہے اور غائب بینی صریح کوئی شے نہین لیکن آگے دریافت ہوگا
کہ غائب بینی صریح اور قوت دریافت حال اشخاص غیرہ دو چیزین علحدہ ہین اور یہ دونون چیزین شرکت
حس پر موقوف ہین پس ان دونون مین اشتباہ کرنا اور دونون کو ایک نہ سمجھنا چاہیے
دنیا کے لوگون مین اس طرح کی شرکت یا رغبت خود بخود بہت واقع ہوتی ہے کوئی آدمی
ایسا نہین جسکو کچھہ نہ کچھہ رغبت کسی خاص شے کی طرف نہو اور رغبت ایسی چیز ہوتی ہے کہ اگر
دو آدمی اتفاقاً مرتباً دنیا مین مل جاوین تو اون مین آپسمین بہت محبت ہوجاتی ہے اور اس بات کا
سبب دونون مین سے کوئی بیان نہین کر سکتا ہے پس معلوم ہوا کہ کبھی کبھی جو دو آدمیون کو باہم اول ہی
نظر مین عشق ہو جاتا ہے تو یہ بات کچھہ خیالی نہین بلکہ اصلی ہے اور جس طرح سے آدمیون مین رغبت
ہوتی ہے اوسی طرح سخت تنفر بھی ہوتا ہے چنانچہ بعض شخص کو بعض شخص سے ایسا تنفر ہوتا ہے
کہ تمام عمر نہین رفع ہوتا ہے اور اگر اوس سے سبب اسکا دریافت کیا جاوے تو نہین بتا سکتا ہے
بلکہ وہ اوس تنفر کو دور کرنا چاہتا ہے مگر دور نہین ہو سکتا لیکن حالت عمل مقناطیسی مین اسطرح کا
تنفر بہت قوی ہوتا ہے بعض حالتون مین معمول کو کسی خاص شخص کے موجود ہونے کی
برداشت ہرگز نہین ہوتی اور درحالیکہ اوسپر خواب مقناطیسی کا اثر نہو تو کچھہ بھی تنفر
اوس شخص سے نہین ہوتا بلکہ حیوانات مطلق یا غیر ذی روح اشیا کی نسبت اس قسم کا تنفر بہت
قوی طور پر نمایان ہوتا ہے چنانچہ بہت آدمیون کو بلی یا کتے یا چوہے یا مینڈک
یا بکری کے دیکھنے کی برداشت نہین ہوتی یہانتک کہ اگر یہ جانور پوشیدہ بھی ہون تو بھی
اونکو اونکا موجود ہونا معلوم ہو جاتا ہے اور اگر اوس جگہ سے اونکو علحدہ نہ کیا جاوے
تو طبیعت اونکی بگڑ جاتی ہے بلکہ غشی یا تشنج کی نوبت ہوجاتی ہے بعض لوگون کو ایسی اشیا سے
تنفر ہوتا ہے کہ جس سے اکثر لوگون کو رغبت ہوتی ہے مثل پھول گلاب یا سیب یا ناسپاتی
یا خربزہ وغیرہ کے چنانچہ ایک بڑے عامل عمل مقناطیسی کو تجربہ ہوا ہے کہ اس قسم کا تنفر اور

عمل مقناطیسی مین آپسمین بہت ربط ہی یعنی جن شخصون کو اس قسم سی سخت تنفر ہوتا ہی اونپر عمل
مقناطیسی کا اثر جلد اور تیز ہوتا ہی ان بیانات سی یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آدمیون اور حیوانات اور
غیر ذی روح اشیا مین کچھ خاص قسم کے ایسی اشیا مین کہ اوسکا اثر خاص آدمیون پر ہوتا ہے
اغلب ہی کہ یہ شی وہی ہے کہ جسکے سبب سی عمل مقناطیسی کا اثر آدمیون پر ہوتا ہے اور
خواب مقناطیسی اور دیگر آثار مقناطیسی ظہور مین آتے ہین **تبصرہ چہارم** غائب بینی اوسکو کہتی ہین
کہ بلامدد آنکھون کے معمول فاصلے کو اور غائب اشیا کو دیکھے اور ابتدا مین جب
خواب مقناطیسی پیدا کیا جاتا ہے تو باوجود بند آنکھون کے سونیوالا خود بخود بھی دریافت کرنیکے
کہتا ہے کہ مین عامل کے ہاتھ کو دیکھتا ہون اور اکثر یہ بھی بیان کرتا ہی کہ مجکو انگلیون مین سی
روشنی نکلتی نظر آتی ہے اگر ہاتھ بند آنکھون کے سامنی یا سر کے پاس یا سر کے اوپر یا نیچی
یا ایسی جگہ ہو کہ حس باصرۂ ظاہری اصلی معمول کی اوسکو نہ دیکھ سکے تو ان سب جگہون مین معمول
اوسکو دیکھ سکتا ہی لیکن پٹی کے باندھنے سے معمول کی قدرت غائب بینی مین کمی ہو جاتی ہی
حقیقت یہ ہی کہ بغیر آنکھون پر پٹی باندھنے کے آنکھین خود طور پر قدرتی بند ہو جاتی ہین چنانچہ
اون صورتون مین کہ جب حالت خواب بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی کے واقع ہو جاتی ہی
ہمیشہ آنکھ کی پتلی بالکل قائم ہوتی ہے اور اوسپر روشنی کا کچھ اثر بھی نہین ہوتا یہ امر آنکھونکو
زور سی کھولدینے سے معلوم ہوتا ہے اور اکثر پتلی فقط قائم بھی نہین ہوتی ہی بلکہ اوپر کی طرف
اولٹی ہوتی ہی حتی کہ اگر آنکھون کو زور سی کھولا بھی جاوی تو بھی پتلی نظر نہین آتی ہی پہلے سونیوالا
ہاتھ کو دیکھنے کے واسطے بہت کوشش کرتا ہی اور اگرچہ آنکھین اوسکی بند ہوتی ہین لیکن
آنکھونکی طرف دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اونکے استعمال کے واسطے بہت جہد کرتا ہی اوسکی
صورت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ اپنے سامنے دیکھ رہا ہے گو ہاتھ سر کے پشت پر ہوتا ہے
کہ سونیوالے کی باطنی آنکھ یعنی حس باصرۂ باطنی ہاتھ کی شکل کے دریافت کرنیکے واسطے کوشش
کرتی ہی اور ابتدا مین جب سونیوالا ہاتھ کا ذکر کرتا ہی تو اوسکو دھندلا نظر آتا ہوا بتاتا ہی لیکن

رفتہ رفتہ جب خواب اعلی کی نوبت پہونچتی ہے تو تاریکی زائل ہوتی جاتی ہے اور ہاتھ صاف صاف
قدرتی رنگ مین نظر آتا ہے پہلی پہلے ہاتھ کا رنگ بھورا سا نظر آتا ہے اگر کمرے مین کچھ بھی
کام کیا جاوے اور جتنا جی چاہے اوسکو پوشیدگی سے کرین تو اگر سونیوالے کا دھیان
کسی اور طرف متوجہ ہوگا تو وہ فوراً بتا دیگا کہ فلان شخص نے فلان حرکت کی مین نے یہ بات
اور عامل کے ہاتھ کا دیکھنا اکثر معمولون مین دیکھا ہے غرضکہ یہ تاثیر عمل مقناطیسی کی روزانہ دیکھنے مین
آتے ہین اس بیان سے ظاہر ہے کہ بلا استعمال حس باصرۂ ظاہری کے معمول اشیا کو صاف دیکھتا ہے
اس بات کے صحیح ہونے مین کچھ شک نہین ہے اور اس بات کی وجہ دریافت ہونی بھی ایسی مشکل ہے
جیسے عجائب بینی کی اور صورتون کے باعثون کا دریافت کرنا دشوار ہے **سوال** جو شخص سونیوالا
بند آنکھون سے دیکھتا ہے اوسکا نقشہ دماغ تک کس ذریعہ سے پہونچتا ہے اسمین تو ہرگز شک نہین
کہ جب تک دماغ مین اثر نہین ہوتا ہے تب تک کسی شے کو معمول دیکھ نہین سکتا ہے لیکن یہ فرمایئے
کہ وہ کس قسم کا اثر ہے جو بلا ذریعہ حواس ظاہری کے پہونچ سکتا ہے حس باصرۂ ظاہری تو
کام مین نہین آتی اس واسطے کہ آنکھین بند ہوتی ہین اور قطع نظر اسکے پتلی اوس وقت مین
اس قابل نہین ہوتی ہے کہ روشنی کا اثر اوسپر ہو پس ہمکو یہ بات ضرور ماننی پڑیگی کہ اجسام مین
کوئی خاص اثر ایسا ہے جو بلا ذریعہ آنکھون کے دماغ تک سرایت کرجاتا ہے حیرت کی بات یہ ہے
کہ جب سونیوالا کسی شے کو صاف نہین دیکھ سکتا ہے تو صاف دیکھنے کے واسطے اپنی پیشانی
یا سر یا پشت سر پر اوس شے کو رکھ لیتا ہے اور اس ذریعہ سے اوسکو صاف صاف دیکھ سکتا ہے
پس معلوم ہوا کہ یہ جوہر مثل حرارت کے سقف سر یعنی کھوپڑی کے اندر سے گذر کر دماغ تک سرایت
کرجاتا ہے اور غالب ہے کہ جب معمول ایسی اشیا دیکھتا ہے جو اوسکے سر سے چھوئی ہوئی
نہین ہوتین تو اون اشیا سے بھی یہ جوہر کھوپڑی پر گرکے اوسکے اندر گذر جاتا ہے
تو ہم یہ بات جان جاتے ہین کہ کوئی سبیل ایسی ہے جسکے ذریعہ سے اوسکی حس باطنی پر
اثر ہوتا ہے اور حالت اصلی انسان مین اوسکا اثر نہین ہوتا یا اگر ہوتا بھی ہے تو حواس ظاہری پر اثر

ایسا قوی ہوتا ہی کہ جو اثر حس باطنی پر ہوتا ہی وہ دب جاتا ہی ایسی حالت مین یہ بات آسانی سی
سمجہ مین آجاتی ہے کہ عمل مقناطیسی جب کسی معمول پر کیا جاتا ہی تو جسکے سبب سی سب اشیا
قریب و بعید کو دیکھتا ہی یہ جوہر اس قسم کا ہی کہ تمام عالم مین مثل نور آفتاب وغیرہ اور حرارت کی
آسانی سی دوڑ جاتا ہی اور مثل حرارت کی سب اشیا مین حتی کہ خشتی دیوارون مین بھی اوسکا
گذر ہو جاتا ہی ویس نیگ صاحب نے اس جوہر کا نام اوڈیل رکھا ہے اس جوہر کی یہ کیفیت ہی
کہ نور آفتاب سی اسکی رفتار کمتر ہی اور حرارت کی نسبت مجسم اجسام مین زیادہ آسانی سی نفوذ
کر لیتا ہی دوسری صورت غائب بینی کی یہ ہی کہ اگر کسی شی کو کاغذ مین لپیٹ کر یا صندوق مین
بند کر دین تو معمول اسکو دیکھ لیتا ہی بلکہ سرنامہ اور مضمون بند خط کا صاف صاف پڑھ دیتا ہی
لیکن سب معمول ایسے نہین ہوتے ہین بعض معمول ایسی ہین کہ بلا خواب مقناطیسی کی پیدا ہوئی
وہ بند تحریر پڑھ لیتی ہین مگر کبھی کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہی پس معلوم ہوا کہ شرکت خیال ہی کے
سبب سی یہ قدرت حاصل نہین ہوتی ہی بلکہ غائب بینی کے سبب سی وہ تحریر پڑھ لیتا ہی لیکن
یہ بات ضرور ہی کہ کسی وقت معمول پڑھ سکتا ہی اور کسی وقت نہین مین ابتدا مین تفصیل
بیان کر چکا ہون کہ معمول کی قوت مقناطیسی مین کن کن باعثون سی ہرج واقع ہو جاتا ہی
وہی باعث ایسی وقت مین بھی حارج ہو جاتے ہین بعض عامل ایسی ہین کہ اونکی معمولون کو قدرت
حاصل ہوتی ہی اور بعضون کی معمولون کو یہ قدرت کبھی نہین حاصل ہوتی اور بعض غائب بین
کسی وقت غائب بینی اور کسی وقت شرکت خیال کی سبب سے پڑھ اور دیکھ سکتے ہین اور کسی وقت
نہ صریح غائب بینی کی قوت اونمین ہوتی ہی نہ شراکت کی ذریعہ سی یہ قدرت اونکو حاصل ہوتی ہی ایک اور
صورت غائب بینی کی یہ ہی کہ جس مکان مین معمول ہو اوسکی اوپر یا نیچی یا پہلو مین جو دوسرا مکان ہو
اوسمین جو چیزین ہون معمول اونکو دیکھتا ہے اور خود بخود حال اونکا بیان کرتا ہی حس سامعہ کی
باب مین یہ بات عموماً کیجاتی ہے کہ معمول بولے عامل کی یا اوس شخص کی آواز کی جسکے ساتھ
اوسکو ربط دلایا گیا ہو اور کسی کی آواز بالکل نہین سنتا ہی اور حس شامہ کا یہ حال ہی کہ فقط یہی

نہین ہوتی ہی کہ اکثر اشیا کو جو معمول دیکھتا ہے اونکی بو کا حال بیان کرتا ہی بلکہ معمول اونکا
رنگ اور صورت بتاتا ہی اور اکثر یہ بات بھی بتاتا ہی کہ اون مین سی کچھہ روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے
ظاہر ہی کہ یہ امر حس شامہ سی کچھہ تعلق نہین رکھتا اور اگر کوئی اپنے ذہن مین سمجھہ لے
کہ حس شامہ کے تیز ہوجانے سی صورت اور رنگ اور شفافی یا تاریکی اشیا کی حالت خواب
مقناطیسی مین معلوم ہوتی ہی تو یہ بات ماننی پڑیگی کہ عمل مقناطیسی کی سبب سے ایک حس کا فعل
دوسرے حس کو منتقل ہوجاتا ہی سو اگر اس بات کو مانین تو یہ اور بھی زیادہ عجیب اثر عمل مقناطیسی کا
ہوگا یہ موقع اس بات کی بحث کا نہین ہی کہ اصل ماہیت اوس جوہر کی کیا ہی کہ جسکے سبب سے قوت
باصرہ باطنی کام مین آتی ہے اب ور ایک بات کا ذکر مین اس جگہ کرتا ہون کہ جو جو اشیا سونیوالا
دیکھتا ہی اون مین سی اوسکو ہمیشہ ایک قسم کی روشنی نکلتی معلوم ہوتی ہی چنانچہ معمول بتاتا ہے
کہ عامل کی ہاتھہ مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہی اس سبب سی ثابت ہوتا ہی کہ سب اشیا مین سی
کچھہ نہ کچھہ چیز نکلتی ہی نام اوسکا ہم جو چاہین رکھہ لین چنانچہ ویس بنگ صاحب نی علاوہ
عمل مقناطیسی کی بہ تجربہ دریافت کیا ہی کہ جمیع اشیا مادی مین سی ایک خاص قسم کا جوہر
نکل کر تمام عالم مین پھیلا ہوا ہے اور اکثر آدمیون مین سرایت کرتا ہی اور اس جوہر کا اثر
خاصۃً اون آدمیون پر زیادہ ہوتا ہے جنکو خواب بیداری کی حالت خود بخود واقع ہوتی ہی
اور ان نتائج کا ثبوت عمل مقناطیسی سی بھی حاصل ہی اسواسطے کہ معمول کو اشیا مین سی روشنی
نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اور ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہی کہ جس مکان مین معمول ہوتا ہی
اوس سی علیحدہ کسی مکان کو قوت باصرۂ باطنی سی دیکھتا ہی مین نی اکثر یہ بات دیکھی ہے
کہ معمول کو عامل کی ساتھہ شرکت خیال نہین ہوتی بلکہ بلا شرکت خیال کی دیکھتا ہی اور اسکا
ثبوت کئی وجہ سی ہو سکتا ہی اول یہ کہ معمول کا بیان اس طور پر ہوتا ہی کہ جیسے کوئی شی کو دیکھو
اور اوسکا بیان کری اور ذرہ ذرہ سی چیزون کا معمول بیان کرتا ہی اور اکثر جب تک اوسکو
اشارہ نکیا جاوی خاص اوس چیز کا ذکر نہین کرتا جسکی طرف عامل کا خیال اوس وقت ہوتا ہی

دوسری یہ کہ جو آدمی اوس مکان مین ہون اور جو کچھہ وہ کر رہی ہون سب کا حال بیان کرتا ہی
اور عامل نہ تو اون آدمیونسی واقف ہوتا ہی اور نہ جانتا ہی کہ وہ کیا کرتے ہین چنانچہ ایک بار ایک عورت پر
لیوس صاحب نے عمل کیا اور حالت غائب بینی اوسکو دفعتہً حاصل ہوگئی اوس عورت نے میرے
گھر کا حال بیان کرنا شروع کیا اور بتایا کہ ایک کمرے مین ایک عورت اور ایک مرد موجود ہی اور ایسی
پوشاک عورت پہنے ہوئے ہی اور وہ عورت پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہی اور ایک مرد میز کے پاس
ہاتھہ ٹیکے ہوئے کھڑا ہی اور اوسکے دست چپ کی چھوٹی اونگلی مین ایک چھلا ہی اور جو کچھہ
وہان کا حال تھا وہ سب بتایا جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جس وقت کا ذکر معمول نے
کیا تھا اوس وقت یہ سب باتین درست تھین فقط اتنی غلطی نکلی کہ اوس مرد کے دست راست کی
اونگلی مین چھلا تھا اور معمول نے دست چپ مین بیان کیا تھا ایسی غلطی معمول اکثر کیا کرتے ہین
چنانچہ بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ وہ ہمیشہ راست کو چپ اور چپ کو راست اور جنوب کو شمال
اور شمال کو جنوب اور غرب کو شرق اور شرق کو غرب بتاتے ہین اس سے یہ بات ثابت ہی کہ
معمول جو کچھہ بیان کرتے ہین عامل کی شرکت خیال سے نہین بیان کرتے ہین اسواسطے کہ عامل تو
سمت درست جانتا ہی پس معمول بھی سمت درست بتاتے ایک دفعہ ایک اور معمول کو بیان مین
جو اطراف و سمت کی غلطی ہوئی تو مین پہلی پہل بہت متعجب ہوا لیکن جب مین نے اوسکی سب باتین
ملائین تو معلوم ہوا کہ اس قسم کی غلطی وہ ہمیشہ کیا کرتا ہی مین اس بات کی وجہ نہین بتا سکتا ہون
کہ ایسی غلطیان معمول کیون کیا کرتے ہین لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کچھہ قاعدہ کلیہ نہین ہی
کہ سبھی معمول ایسی غلطی کرین کوئی غلطی کرتا ہی کوئی نہین کرتا ہی ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہی
کہ معمول عامل کی خواہش سے اور اکثر خود بخود بھی مقامات اور ممالک دور و دراز کی سیر کرتا ہی اور وہانکے
آدمیون کا حال بیان کرتا ہی بعض اوقات تو یہ امر بسبب شرکت خیال کے کہ عامل کے ساتھہ معمول کو
ہوتی ہی پیدا ہوتا ہے لیکن بہت سی صورتین ایسی ہین کہ شرکت خیال ہرگز نہین ہوتی
مثلاً معمول اون مکانات اور ملکون کی سیر کرتا ہے جو عامل کو معلوم بھی نہین ہوتی

نہ کسی اور شخص موجود کو اون مقامات سے واقفیت ہوتی ہے قطع نظر اس سے جب اون ممالک کا
بیان کرتا ہے تو ویسے جزئیات اور تعمیرات کا بیان کرتا ہے جو کسی کو بھی معلوم نہین ہوتی ہین
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ معمول گویا ابھی ابھی مین اوس ملک کو جاتا ہے اور پہلے پہل تو اوسکو
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مین ہوا مین تیر رہا ہون اور کسی خاص جگہ مین ساکن نہین اور بعد تھوڑی
دیر کے کہتا ہے کہ اب مین وہان پہونچ گیا اور شہر کا حال اور درخت اور مکانات اور معبد
اور حمام اور لوگ جو چلتے پھرتے ہین سب کا حال بہت خوش ہو کر بیان کرتا ہے اور اگر مکرر
سہ کرر اوسی شہر مین بھیجا جاوے تو وہان کا سب حال مطابق بیان اول بیان کرتا ہی
فقط آدمیون کی چال مین اختلاف ہوتا ہے اس واسطے کہ آدمی ہمیشہ اوسکو ایک طور پر
نہین مل سکتے اور معمول دور و دراز ملکون کی سیر بغیر اس بات کی کہ ایک نئی حالت اوسمین
پیدا ہو نہین کر سکتا ہے یہ نئی حالت اکثر خود بخود پیدا ہوجاتی ہی اگر خود بخود نہو تو ترکیب
معروف یا عامل کی مرضی سے یہ حالت پیدا ہوجاتی ہے یہ نئی حالت یعنی حالت سیاحی
جب پیدا ہوجاتی ہے تو معمول کا نقشہ کچھ اور ہوجاتا ہی مثلاً ایک معمول کو مین نے
دیکھا کہ پہلی حالت روشن مین پس پشت یا دوسرے کمرے کا حال یا باہم ربط کی جسم کا حال صحیح صحیح
بتا دیتا تھا اور جو شخص جس طرح کا سوال اوس سے کرے اوسکو سن لیتا تھا اور جواب دیتا تھا
لیکن اکثر اس معمول کو خود بخود ایک نئی حالت پیدا ہوجاتی تھی اور اس نئی حالت مین وہ کوئی
آواز بھی نہین سنتا تھا حتی کہ عامل بھی جب تک اوسکے اونگلیون کی سرون سے اپنا منہ
نہ لگا دے تب تک عامل کی بھی بات نہین سنتا تھا اور اگر کوئی شخص غیر بھی سوا عامل کے
اوسکے اونگلیون کی ذریعہ سے بات کرتا تھا تو وہ سن لیتا تھا لیکن جب کوئی شخص اس
ترکیب خاص سے بات کرتا تھا تو معمول ہمیشہ چونک پڑتا تھا اور جب یہ نئی حالت اوسکی ہوتی تھی
تو فقط یہی بات نہین ہوتی تھی کہ جہان چاہو اوسے بھیجدو بلکہ وہ خود بخود کسی دور و دراز
ملک مین پہونچا ہو وہان کی سیر مین مصروف ہوتا تھا ایسی حالت مین وہ کہتا تھا کہ اب مین

فلانی جگہ چلا گیا یا اگر عامل کے حکم سے بھیجا جاتا تھا تو کہتا تھا کہ اب مجھے فلان جگہ لے گئے اور
اگر تھک جاتا تھا تو کہتا تھا اب مجھے واپس لے چلو اور عامل تھوڑی سی ترکیب سے اوسے
واپس لے آتا تھا جب وہ اپنی پہلی حالت مین آجاتا تھا تو جو کچھ اوس نے سیر کی تھی اوسکا
حال اوسے یاد رہتا تھا ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس شخص کو عامل کے
اوسکو معمول مثل اپنے ہوا مین تیرتا دیکھتا ہے اور غائب مین جس آدمی کو دیکھتا ہے خواہ تو
اوسکو اوس سے رغبت ہوتی ہے خواہ تنفر ہو جاتا ہے اور اوس آدمی کا چہرہ اور نقش و نگار
اور رنگ اور بال اور آنکھیں اور وضع بہت صحت سے بتاتا ہے اور جو کچھ وہ کر رہا ہو اوسکا
حال بیان کرتا ہے یاد رکھنا چاہیے کہ جن آدمیون کا یا مقامات کا نام نہین جانتے ہون
تو معمول سے اوسکا نام حاصل نہین ہو سکتا ہے فقط اونکا حال بیان کرتا ہے بعض غائب بین
ایسے ہوتے ہین کہ جن آدمیونکو وہ دیکھتے ہین اونکے ساتھ شرکت خیال ہو جاتی ہے یعنی
اوس شخص کے خیال دریافت کر لیتے ہین اور حال گذشتہ اوسکا بلکہ جو کچھ اوسکے ارادے
ہوتے ہین وہ بھی دریافت کر لیتے ہین یہ ملکہ فقط اس صورت مین ظاہر نہین ہوتا کہ عامل
اوس شخص کا نام بتا دے جسکا نظر آنا چاہتا ہے بلکہ اوس صورت مین یہ ملکہ نمایان ہوتا ہے کہ کوئی شے
مثل بال یا چھلا یا تحریر اوسکے ہاتھ کی معمول کے ہاتھ مین رکھدیجاوے تو معمول بآسانی اوسکا
حال بیان کر دیتا ہے اور پہلے معمول بال یا تحریر کو اپنے ہاتھ مین دبا لیتا ہے اگر وہ آدمی اوسکو
فورًا نظر نہ آوے تو اوسی بال یا تحریر کو اپنے سر پر رکھ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اب مین نے
اس چیز کو اپنی آنکھون کے سامنے رکھ لیا حالانکہ اوسکی آنکھین بالکل بند ہوتی ہین جب یہ ترکیب
کر چکتا ہے تو اوس آدمی کو دیکھنے لگتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ آدمی کر رہا ہو معلوم ہو جاتا ہے
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اوس وقت کا حال معلوم ہوتا ہے جب اوسنے وہ کاغذ جو معمول کے
ہاتھ مین ہے لکھا تھا کبھی کسی پہلے وقت کا حال دریافت ہوتا ہے اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے
کسواسطے کہ اگر اس بات کا لحاظ نہ رہے تو خیال ہو سکتا ہے کہ معمول غلطی کر رہا ہے حالانکہ

حقیقت مین وہ کچھ بھی غلطی نہ کرتا ہوا کثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول اوس آدمی کا تمام حال زمانہ ماضیکا
زمانہ حال تک بیان کرتا ہے اور جن شخصون کو وہ اس طرح دیکھتا ہی اونکی خیالات دریافت
کرلیتا ہے زیادہ تعجب کی یہ بات ہی کہ وہ اونکی ساتھہ گفتگو کرتا ہے اور وہ اوسکو جواب دیتی ہین
لیکن جواب کا دینا فقط قرائن اور معمول کی گفتگو کی وضع سے معلوم ہوجاتا ہی یہ گفتگو معمول کی
اون لوگون کی ساتھہ کسی کو سنائی نہین دیتی اور معمول اونکے ساتھہ کلام بھی اس طرح کرتا ہے
کہ گویا اونسے بہت رسم اور ربط ہی مثلاً کبھی کبھی وہ اون لوگون کو تنبیہ کرتا ہے کہ تم اپنے
عزیزون یا دوستون کو خط کیون نہین لکھتے اور جو کچھہ وہ عذرات کرتے ہین اونکو توجہ سے
سنتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اونکی عذرات کو منظور یا نامنظور کرتا ہی اور معمول مصر ہوکر کہتا ہی
کہ مین اون لوگون سے گفتگو کر رہا ہون اور یہ بھی بیان کرتا ہی کہ مین اون لوگون کے ذہن مین
اپنا خیال ڈال سکتا ہون بلکہ ایسا کرسکتا ہون کہ وہ خواب دیکھنی لگین چنانچہ ایک آدمی کی
تحریر معمول کی ہاتھہ مین تھی اوسنے جب وس آدمی کو دیکھا تو اوس سے کہا کہ فلان وقت جب تم
بیمار تھے تو تمھین اپنی بی بی نظر آئی تھی اس طور پر کہ گویا وہ تمھارے دیکھنے کے واسطے آئی تھی اور
بعد ازان دریافت ہوا کہ حقیقت مین اوس شخص کو اوسکی بی بی اوسی طور پر نظر آئی تھی جس طور پر
معمول نے بیان کیا تھا جس شخص کو ایسی حالت مین معمول دیکھتا ہے اوسکی طرف اوسکو
رغبت ہوجاتی ہے یا نفرت ہوجاتا ہی اور اگر کوئی چیز بد یا کمینہ پن کی دیکھے تو اوسکو نہایت
نفرت ہوتی ہے ایک معمول نے ایک مسروقہ گٹھری اور چور کا پتا لگایا اور اوسنی اکثر
مال مسروقہ اس طور پر پیدا کردیا ہے کہ خواہ تو مال کے ساتھہ خواہ اوس کی مالک کی
ساتھہ کسی طرح کا اوسکو ربط دلایا گیا چنانچہ اوسی نے بہت سی کھوئے ہوئی کاغذ قیمتی
پیدا کردیے ہین عجائب بین کے ہاتھہ پر جب کسی شخص کے مال یا اوسکی تحریر رکھی جاوی
تو فقط ایسے ہی اشخاص کو نہین دیکھتا ہے جنکو ہم پوچھتے ہین بلکہ اس سبیل سے
ایسے آدمیون کو بھی دیکھتا ہے جو زندہ نہین ہین ایک عجائب بین نے اکثر میری

درخواست سی جب مین نے نام بتایا ایسے اشخاص کا حال بیان کیا ہے کہ وہ مدت سی
مر چکے تھے اور اوسکو اونکی زندگی کی کبھی واقفیت بھی نہ تھی اکثر اوسکو وہ آدمی مثل
ہمارے یعنی زندہ نظر آتے تھی لیکن اوس نی اپنے بھائی کو کہ پانچ برس سی مر گیا تھا
جب دیکھا تو مثل ہمارے نہ بتایا بلکہ بالکل مختلف بتایا لیکن بھائی کے مردہ ہونے کے
خیال سے کچھ اوسکو غم ہوتا تھا اور طبیعت پر تغیر ہو جاتا تھا اور غائب بین مردہ
آدمیون کو دیکھکر نہین ڈرتے ہین بلکہ اونکو دیکھکر کچھ خوش ہوتے ہین لیکن آپکر
آدمیون کی نسبت لفظ مردہ زبان پر نہین لاتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ڈھکے ہوئے ہین بلکہ
بڑی بڑے اپنے پیچ کی تقریر کرتے ہین تا وقتیکہ کوئی خاص لفظ نہین پیدا کر لیتے ہین غائب بین
فقط مردہ آدمیون ہی کو نہین دیکھتے ہین بلکہ پہلے زمانے کے آدمیون کو بھی دیکھتے ہین اور
جو کچھ واقعات اون سی متعلق ہوتے ہین اوسکا بیان کرتے ہین جسکو یقین ہے کہ اگلی
قرینے کی غائب بینون کے ذریعہ سے واقعات تواریخی کہ جسکی نسبت شبہہ ہوتا ہے
مفصل دریافت ہو جاوین گی اور بلکہ شہادت اونکی تصدیق کی حاصل ہوگی یہ ملکہ گذشتہ
حالات کو دریافت کرنی کا حقیقت مین نہایت عجیب و غریب ہی اس سی یہ بات معلوم ہوتی ہے
کہ جو جو چیزین گذر گئی ہین یا دنیا مین موجود ہین کسی نہ کسی طرح کا ایسا نشان چھوڑ جاتے ہین کہ
حس باصرہ باطنی انسان پر اوسکا اثر ہوتا ہے غائب بین کو ایک اور یہ ملکہ ہوتا ہی کہ انسان
جسم کے اندر جو رگ یا عضو ہے اوسکے شعبون اور اوسکی نادر ترکیب کو دیکھ لیتا ہی اور ہر چیز
اوسکو شفاف نظر آتی ہے بعض غائب بین ابتدا مین ایسی نادرات کو دیکھکر ڈر جاتی ہین لیکن رفتہ رفتہ
یہ خوف جاتا رہتا ہی اور اون چیزون کو دیکھکر خوش ہوتی ہین اکثر غائب بینون نے انسان کے
جسم مین جو نادرات چیزین ہین اونکا بہت سلیس اور پر معنی عبارت مین بہ کمال فصاحت حال
بیان کیا ہے اور جتنا اوسکے کلام سی دل پر نقش ہو جاتا ہی اوس سی نصف بھی بیانات
فصیح حکما کا اثر نہین ہوتا ہے حالانکہ غائب بین علم تشریح سے بالکل ناواقف ہوتا ہے

اور باوجود ناواقفیت کے پٹھوں اور ہڈیوں اور رگوں اور دماغ اور پھیپھڑا اور دیگر اعضا اور
رگوں کے شعبوں کا اور کل اعضا کی حسن ترکیب اور کمال ترکیب کا ذکر ایسی صحت اور فصاحت سے
بیان کرتا ہی کہ نہایت ہوشیار تشریح دان اوسکے بیان مین عاجز ہوتا ہے لیکن سب
غائب بینون کو یہ ملکہ حاصل نہین ہوتا غائب بین کو جس شخص کے ساتھ ربط دلایا گیا ہو
اوس شخص کے جسم کا حال اور تمام اعضا کی ترکیب اور جو اونمین مرض ہو بیان کرتا ہے
جو طبیب حاذق مریض کا معالج ہوتا ہے اوسکی رائے تشخیص مرض مین غائب بین کی رائے کی
مطابق ہوتی ہے بلکہ غائب بین زیادہ تشریح اور تفصیل سی بیان کرتا ہی اور طبیب دانا اوسکو مسلم
مانتا ہی غائب بین اگر وہ علاج جسکا اوسکو خود تجربہ ہوتا ہے یا جو اوسنے کسی طبیب سے سیکھا یا سنا ہی
بیان کرتا ہی تبصرہ پنجم اب مین عمل مقناطیسی کے ایک اثر خاص کا ذکر کرتا ہون کہ جس غائب بین کو
قدرت پیشین گوئی حاصل ہوئی ہے اور اس امر کی شہادت تو بہت ہی کہ حالات گذشتہ اور گذران کا
بیان غائب بین کرتا ہے اور جب وقوع غائب بینی اور گذشتہ حالات کی دیکھنے کا ثبوت ہو گیا
تو پیشین گوئی کے وقوع کا بھی امکان ہی یعنی جس طرح سی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ حالات گذشتہ
اور گذران دریافت ہو جاتے ہین گو اوس وجہ کو ہم سمجھ نہین سکتے ہین اسی طرح ممکن ہی
کہ حالات آئندہ بھی دریافت ہو سکین اگر کوئی کہے کہ یہ بات نسبت واقعات آئندہ کی
قیاس مین نہین آسکتی ہے تو اسکا جواب یہ ہی کہ اگر واقعات گذشتہ کے نسبت تجربہ سی
ثبوت کامل حاصل نہوا ہوتا تو لوگ اوسکے نسبت بھی ایسی ہی تقریر کرسکتے تھی اسواسطے
کہ خواہ قیاس مین آسکے خواہ نہ آسکے وجہ وقوع دونون کی دشوار ہی اوپر بیان ہو چکا ہی
کہ بہت سی معمول پہلے بتا دیتے ہین کہ ہم اتنی دیر تک خواب کرین گی اور اگر اون سی متواتر
دریافت کیا جاوی تو ہر بار وقت صحیح بتلاتے ہین اور جب معمولون کو یہ قدرت حاصل
ہوتی ہے اون سی خطا شاذ و نادر ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص پر جو عمل کیا گیا نو ۵ ۴
بار کے عمل مین ۱۳ بار معمول نے وقت اپنی جاگنے کا صحیح بتایا اور دو مرتبہ تو معمول سی

حال بیداری دریافت ہی نہین کیا گیا اور دو مرتبہ مین کچھ حرج ہو گیا اور پیشین گوئی کی صورت مختلف ہوتی ہے بعض معمول تو عامل کی گھڑی سے وقت بتا دیتے ہین گو گھڑی اونکو دکھائی نہین جاتی ہے اور بعض کسی خیالی ساعت سی بتاتے ہین مثلاً بعض کہتے ہین کہ مین آٹھ بجے تک سوؤنگا بعض کہتے ہین نو بجے پر جب ۴۳ منٹ گذرین گے تو جاگونگا بعض تعداد گھنٹون اور منٹون کی بتاتے ہین چنانچہ ایک معمول کو مین ایک گھنٹے تک سلایا کرتا تھا جب اوس سی ایک بار دریافت کیا گیا کہ تم کب تک سوؤگے تو اوسنے کہا ۳۵ منٹ اور سوؤنگا اور جب مین نے ۱۲ منٹ بعد اپنی گھڑی کو دیکھکر پوچھا کہ اب کتنی دیر سوؤگے تو اوسنے ۲۳ منٹ بتائے پھر جو ساڑھے چودہ منٹ پیچھے مین نے اوس سی پوچھا کہ اب اور کتنی دیر سوؤگے تو اوسنے کہا کہ ۸ نہین ساڑھے ۸ منٹ اور سونا باقی ہے پس معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونون طریق وقت بتانے کے اس بات پر موقوف ہین کہ وقت معمول کو کس طرح سی معلوم ہوتا ہی جو معمول طریق اول سی وقت بیداری بتاتے ہین وہ گھنٹون کو یا کسی ساعت خیالی مین یا اپنی حالت روشن کی سبب سی عامل کی گھڑی مین ہر وقت دیکھ لیتے ہین چنانچہ بعض معمول کہتے ہین کہ ہمکو کسی قسم کی گھڑی سے وقت دریافت ہوتا ہے اور ہم اپنے جی مین جان جاتے ہین کہ جس وقت ہمکو جاگنا ہوگا اوس وقت گھڑی کی سوئیان فلانے موقع پر ہونگی

دوسری صورت پیشین گوئی کی یہ ہی کہ اکثر معمول اپنی طبیعت مین جو اختلاف یا بیماری ہونے والی ہے وہ پہلے سی خود بخود ٹھیک ٹھیک اس طرح بتا دیتے ہین کہ فلان وقت فلان بیماری اور مرض کی شدت اس خاص درجہ کی ہوگی اور اتنے عرصہ تک مرض قائم رہیگا اور اکثر یہ پیشین گوئی بہت مدت قبل وقوع مرض سی ہوتی ہے پس جو مراتب احتیاط اور تقدم حفظ صحت کے ہین ملحوظ رہ سکتے ہین اور معمول اکثر یہ بھی بتا دیتے ہین کہ جب بیماری نوبت اول یا دوم یا سوم علی ہذا القیاس فلان وقت اور فلانے گھنٹے واقع ہوگی تو وہ نوبت اخیر ہوگی یعنی اوسکے بعد پھر وہ بیماری نہوگی لیکن یہ پیشین گوئیان اوس صورت مین

ہوتی ہین کہ جب مریض کا علاج عمل مقناطیسی سے کیا جاتا ہو اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنا
چاہیے کہ معمول کو یہ پیش گوئی اپنی یاد نہین رہتی ہے معمول اکثر بتا دیتا ہے کہ مجکو حالت
روشن کب حاصل ہوگی اور وہ حالت روشن درجہ غایت کو کب پہونچے گی تو بتا دیتا ہے
کہ فلانے روز مین فلان شخص یا فلانے مقام کو دیکھہ سکون گا یا بتا سکون گا اور یہ بھی
بتا دیتا ہے کہ فلانے وقت فلانی حالت مجھپر واقع ہوگی اکثر یہ بھی بتا دیتا ہے کہ کونسی
ترکیب عمل میرے اوپر زیادہ اثر کریگی آیا یہ ترکیب کہ عامل اوسکی طرف نظر کرتا رہے
یا یہ ترکیب کہ اوسکے سر پر ہاتھہ رکھے یا ہاتھہ اوسکے جسم سے نیچے اوتارے یا اوسکی پشت کی
پیچھے یا سر کے گرد گذارے یا اوسکے سر پر یا پیشانی پر یا دل پر یا معدے پر دم کرے یا یہ ترکیب
کہ اوسکے ہاتھون کو پکڑ کر عمل کرے سونیوالا یہ بھی بتا دیتا ہے کہ کتنی مرتبہ اور کب کب
اور کتنی کتنی دیر تک اوسپر عمل کی ترکیب کرنی چاہیے اور جب وہ ترکیب عمل کی بتا دیتا ہے
اور یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ اوس ترکیب کا کیا نتیجہ ہوگا تو اوسکا بیان ہمیشہ صحیح ہوتا ہے
سونیوالا اکثر اون آدمیون کی نسبت جنکے ساتھہ اوسکو ربط دلایا گیا ہے وقوع مرض
اور اوس بیماری کے اختتام کا وقت بیان کرتا ہے چنانچہ ایک معمول نے اپنی موت
واقع ہونے کا وقت چھہ برس پہلے بتا دیا تھا اور مجکو معتبر اطلاع پہونچی ہے کہ جو وقت
اوسنے بتایا تھا اوسی وقت وہ شخص قدرتی موت سے موا ایک اور معمول کی پیشین گوئی سے
ثابت ہوتا ہے کہ معمولون کو قوت اس بات کی پیشین گوئی کی حاصل ہے کہ اگر کسی آدمی کو
کوئی عارضہ یا اوسکی طبیعت مین حرج واقع ہونیوالا ہو تو اوسکو پہلے سے بتا دیتے ہین گو
اوسکو خود خبر نہین ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص بہت ذی عزت اور عالم اتفاقیہ ایسی جگہ
وارد ہوے کہ جہان ایک معمول پر حالت غائب بینی اوس وقت طاری تھی اور یہ عالم
اپنے نزدیک بہت صحیح اور تندرست تھا لیکن غائب بین فی الفور اوس سے کہا کہ تمھارے ہاتھہ
پاؤن کو سردی معلوم ہوتی ہے اور تمھارے پہلو مین سخت درد ہے چونکہ اس عالم کو ان دونون

آثار مین سے کوئی بھی اوس وقت معلوم نہین ہوتا تھا اوس نے غائب بینی کو کاذب اور غلط جانا لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد جس پہلو مین غائب بین نے درد بتایا تھا اوس پہلو مین سخت درد ہونے لگا اور ہاتھہ پانون مین سردی معلوم ہونے لگی تب اوس عالم کو یاد آیا کہ غائب بین کے پاس آنے سے پہلے مین نہایت سرد ہوا مین بہت باریک پایجامہ پہنکر پھرا تھا اور اوس وقت مجکو سردی معلوم ہوئی تھی لیکن بعد اسکے وہ بات مجکو فراموش ہوگئی تھی اور اب جو مرض جسم پر غالب اور ظاہر ہوا تو وہ بات یاد آئی اس صورت مین یہ بات صاف ثابت ہوتی ہے کہ غائب بین نے اعضا شخص مذکور مین اوس وقت کچھہ حرج دیکھہ لیا تھا کہ جب صاحب مرض کو کچھہ بھی آگاہی اوس مرض کی نہین تھی اور دو حال سے یہ امر خالی نہین یا تو غائب بین نے جو امر شدنی تھا بتادیا یعنی پیشین گوئی کی یا یہ کہ جو بات آیندہ ہونے والی تھی اوسکو موجود دیکھہ لیا اس صورت مین پیشین گوئی نہین بلکہ پیشین بینی کی اور اکثر غائب بین نے جو کچھہ صدمہ یا غش یا مرگی یا کسی طرح کا عارضہ اوسکو ہونے والا تھا پیشتر سے بتادیا ہے اگرچہ مفصل یہ نہین بتا سکتا ہے کہ وہ صدمہ کس قسم کا ہوگا لیکن یہ بات ٹھیک ٹھیک بتادیتا ہی کہ کس وقت وہ صدمہ واقع ہوگا اور اوسکے نتائج کیا ہون گے اکثر غائب بین ایسے واقعات کی نسبت پیشین گوئی کرتا ہے جو اوس سے متعلق نہین ہوتی چنانچہ عامل سے غائب بین بتادیتا ہی کہ تمھارے پاس کل یا کئی دن یا کئی ہفتے کے بعد ایک خط آوے گا اور فرستندہ کا نام اور خط کا مضمون بھی بتادیتا ہے ظاہر ہے کہ بہت خواب ایسے واقع ہوتے ہین کہ جو راست اور مطابق واقع ہوتے ہین پس ان خوابون کا بھی ہونا کسی ایسے ہی سبب پر موقوف ہی بلکہ بادی النظر مین یہ بات غالب معلوم ہوتی ہی کہ غائب بینی اکثر حالت خواب مین واقع ہوتی ہے اور حالت روشن مین شاذ و نادر واقع ہوتی ہی سب جانتے ہین کہ اکثر خواب بہت بے ربط ہوتے ہین لیکن غالب ہی کہ سب خواب غائب بینی کے سبب سے واقع ہوتی ہین آپ مین بعض آثار عمل مقناطیسی کا

ذکر تفصیلاً کرتا ہون اسواسطے کہ وہ اکثر واقع نہین ہوتے ہین غالب ہی کہ جب تحقیقات
کیجاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ آثار معمول مین اکثر موجود ہوتے ہین مگر خاص مدارج مین ہونے سے
نظرانداز ہوجاتے ہین تجربہ کرنے والون کو چاہیے کہ اس امر کے تحقیق کرنے مین توجہ تام
رکھین اول یہ اثر ہے جو سابق مین بھی بیان کرچکا ہون کہ معمول ہرگز کسی آدمی یا مقام
یا چیز کا نام نہین بتانا چاہتا ہے اور قرینہ سی معلوم ہوتا ہی کہ اوسکو نام کی تلاش مین
دقت ہوتی ہے اور اگر بہت تاکید کیجاوے تو وہ اپنا نام غلط بلکہ اکثر عامل کی نام سی
اپنا نام بتاتا ہے اکثر معمول اپنی نسبت یہ بات نہین کہتا ہے کہ مین غائب بینی کی حالت
یا روشن حالت مین ہون بلکہ یہ کہتا ہے کہ مین روشن یا گرم ہون یا یہ کہ مجھکو فلانی جگہ
بھیجدیا ہے یا لی گئے ہین اور علی ہذا القیاس اسی قسم کی تقریر کرتا ہے اور بہت غائب بینا
ایسی ہین کہ وہ نام موت کا نہین لیتے ہین بلکہ بہت پیچدار تقریر کرتے ہین کہ موت کا نام
نہ لینا پڑے اس بات کی وجہ یا تو یہ ہی کہ اونکو مردہ شخص مردہ نظر نہین آتی ہین یا یہ کہ اونکو موت کے
خیال سے تنفر ہوتا ہے جب غائب بین کسی شخص کے باب مین کوئی خاص لفظ استعمال مین
لاتے ہین تو اوس شخص کی نسبت وہی لفظ ہمیشہ کہتے ہین اور کوئی شاذ معمول ایسا ہوتا ہی
کہ جو خاص الفاظ کام مین نہین لاتا چنانچہ ایک معمول اکثر اشخاص مردہ کی نسبت
لفظ ڈھکا ہوا اور حالت روشن کی نسبت لفظ گرمی کا استعمال کرتا تھا اور باقی
معاملات مین غائب بینون کی تقریر بہت شستہ اور صاف ہوتی ہے اگرچہ عمل
مقناطیسی کا اصلی خاصہ یہ ہے کہ جو کچھہ خواب مین گذرتا ہی اوسکو یاد نہین رہتا لیکن اگر
عامل چاہی اور معمول کو حکم دیوی تو خواہ سب خواہ کچھہ حال اوسمین سی حالت بیداری مین یاد
رہتا ہے عامل کے حکم کا معمول پر اتنا بڑا اثر ہوتا ہے کہ اگر عامل معمول کو خواب کی حالت مین
کچھہ حکم دیوے تو اوسکی طبیعت پر بیداری کے وقت اوسکی آثار نمایان ہوتے ہین چنانچہ
اگر حالت خواب مین وہ سست اور افسردہ ہوا اور عامل حکم دیوی تو خوش اور تنبہ بیدار رہتا ہی

علی ہذاالقیاس اب مین ایک اور بات کا ذکر کرتا ہون کہ لوگ اوسکو شاذ جانتے ہین وہ یہ ہی
کہ سوا رو قوف اصلی انسان کے اور اوس وقوف کی جو عمل مقناطیسی مین حاصل ہوتا ہی
ایک اور قسم کا وقوف معمول کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ دونون وقوفون سے جدا ہوتا ہے
اگر یہ تیسرا وقوف متواتر پیدا ہو تو معمول کا حال ہر ایک مین جدا ہوتا ہے اور جس طرح
دقوف مقناطیسی کی حالت مین اوسکو وقوف اصلی کا کچھہ ہوش نہین ہوتا ہی اوسیطرح
اس تیسرے وقوف کی حالت مین اوسکو دوسرے درجے کا وقوف یعنی رسمی حالت
مقناطیسی کا کچھہ ہوش نہین ہوتا ہے اور جیسا وقوف اصلی اور وقوف مقناطیسی مین
کچھہ ربط نہین اسی طرح وقوف اصلی اور تیسرے وقوف مین بھی کچھہ ربط نہین ہوتا ہی اور
جس قسم کا وقوف اوسکو کسی وقت حاصل ہوا اوس وقت اوسکو اوسی قسم کے وقوف کی
حالت یاد آجاتی ہے گاہ گاہ ایسا ہوتا ہی کہ معمول پر ایک ہی وقت مین دو جداگانہ حالات
ہوتی ہین اور اوسکو دوگانہ وقوف حاصل ہوتا ہے **مثلاً** معمول گفتگو کر رہا ہے اور
جو کچھہ اوسکے سامنے گذرتا ہے وہ دیکھہ رہا ہی تو بغیر اس بات کو کہ سلسلہ تقریر مین
کچھہ فرق ہو معمول دفعتہ ایسے اشیا اور اشخاص کو دیکھنے لگتا ہی جنکا اوسکو خیال بھی
نہ تھا حاقل اوسکے بیان سے فوراً پہچان لیتا ہے وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہی کہ دماغ کے
دو حصہ ہین جس طرح دو آنکھین اور دو ہاتھہ ہین وہ دونون حصہ ایک وقت اپنا فعل
نہین کرتے ہین پس ممکن ہے کہ ایک حصہ اپنی حالت ذاتی مین ہو اور فعل اپنا کرتا ہو اور
دوسرا حصہ کسی سبب سے حالت مقناطیسی مین خود بخود پڑجائی اور جیسے ایک آنکھہ دونون آنکھون کا
کام کر سکتی ہی اسی طرح دماغ کا ایک حصہ کا فعل بھی عموماً سب باتون کو واسطے کافی ہے
پس جس حصہ پر حالت مقناطیسی طاری ہوگئی ہے اوسکو پہلی مقناطیسی حالتون کی کیفیات
نظر آتی ہین یا یہ ہوتا ہے کہ جو فعل غائب بینی کا اون اشیا کی نسبت ہوتا تھا جو سابق مین
نظر آتی ہین اس حالت مین اوس فعل کی تکرار ہوجاتی ہے اس امر کی واقع ہونیکی حقیقت مین

وجہ معلوم نہین ہی مین فقط قیاس سی کہتا ہون کہ شاید یہ امر بسبب برابر نہونے افعال حس
دماغی کے واقع ہوتا ہوا ور غالب ہی کہ اگر مشابہ آثار عمل مقناطیسی کی تحقیقات
اچھی طرح کیجاوے تو اس امر کی بخوبی تنقیح ہوجاوے مین نی ہنوز ایک اثر کافی کا
بیان نہین کیا وہ یہ ہے کہ حس ایک عضو کی دوسرے عضو مین منتقل ہوجاتی ہے
یہ بیان تو مکرر ہو چکا ہے کہ غائب بین کی آنکھین اگرچہ بند ہوتی ہین الا کسی اور راہ سے
اوسکے دماغ تک خاص شعاعین پہونچتی ہین اور یہ بھی کہہ چکا ہون کہ غائب بین اکثر کسی شے کو
بخوبی دیکھنے کی واسطے اپنی سر پر رکھہ لیتا ہے لیکن اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ بصارت
ظاہری سی علیحدہ کسی خاص عضو مین قوت باصرہ پیدا ہوجاتی ہی اکثر ایسا دیکھا گیا ہی کہ قوت باصرہ
معدے مین یا اونگلیون کی سرون مین یا سر کے پشت مین یا پیشانی مین یا سر مین پیدا ہوجاتی ہی
مین نے ایک بڑی عالم سے سنا ہی کہ ایک معمول کی قوت باصرہ اوسکے کف پا مین
نمودار ہوتی تھی اور سر اور ہاتھہ اور معدے مین اکثر یہ قوت پائی جاتی ہی وجہ اسکی ظاہر ہی یہ ہے
کہ سر دماغ کے بہت قریب ہی اور ہاتھہ مین اس سبب سی کہ جن گون سی حس لمس ہوتا ہے
اونکا فعل بہت تیز ہوجاتا ہے اور معدے مین اس وجہ سے کہ وہان بہت سی اعصاب
اور رگین موجود ہین جنکے سبب سی شرکت حس حاصل ہوتی ہے اور ہر معمول مین یہ بات
دیکھی جاتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اگرچہ اوسکی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن ہر چیزون کا رنگ
اوسکو بخوبی نظر آتا ہی حس سامعہ کی انتقال کا ذکر مین پہلے کر چکا ہون کہ معمول حالت خواب مین
کوئی آواز نہین سُنتا ہے حتی کہ نقارہ بھی بجایا جاوی اور طپنچہ بھی چھوڑا جاوے
کبھی حس ذائقہ بلکہ قوت شامہ معدے مین ہوجاتی ہی اور چونکہ حس لامسہ ہر عضو مین موجود ہی
اس واسطے یہ کبھی منتقل نہین ہوسکتی اور اس انتقال حس کی یہ وجہ نہین ہے کہ حس ظاہری
مذکور اپنے ذاتی عضو سے دوسری عضو مین منتقل ہوجاتی ہے بلکہ یہ سبب ہے کہ جس
عضو مین حس پیدا ہوتی ہے اوس عضو کے اعصاب اور رگین گویا اس بات کا ذریعہ

ہوجاتی ہین کروہ جوہر کہ جسکے ذریعہ سے یہ اثر ظاہر ہوتا ہی دماغ تک پہونچے پس انگلیان
مثلاً یہ فعل نہین کرتی ہین کہ شعاعون کو جمع کرکے اونکو محل بصر پر مرتسم کرین
اور مطابق علم مناظرہ ومرایا کے دماغ تک وہان ارتسام کو لیجاوین بلکہ اونگلیون کی
اعصاب اور رگین اوس جوہر کو سیدھا دماغ تک پہونچا دیتی ہین اور دماغ مین نقش سا بنجاتا ہی
بہرحال جہان تک میرا قیاس کام کرتا ہے مجکو یہی وجہ معلوم ہوتی ہے آیندہ
العلم عند اللہ ایک عجیب اثر یہ ہے کہ ظاہر ہین جو تکلیف معمول کو ہو وہ عامل کو
معلوم ہوتی ہے مثلاً اگر معمول کے سر مین یا دانت مین درد ہو یا وجع مفاصل کا
عارضہ ہو تو اکثر ایسا عامل کو اپنے جسم پر یہ تکلیفین معلوم ہوتی ہین گو اوسکو
پہلے سے یہ بات معلوم نہو کہ معمول کو اس طرح کی تکلیف ہی اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے
کہ جس وقت عامل کو یہ تکلیف معلوم ہوتی ہے تو اوس وقت معمول کو آرام ہوجاتا ہی
مجکو یہ یقین بخوبی نہین ہی کہ یہ دو اثر اس طرح آپسمین مثل علت ومعلول ربط رکھتے ہین سوا اسکے
کہ عمل مقناطیسی کی سبب سے اس طرح بھی معمول کی تکلیف جاتی رہتی ہے کہ عامل کو تکلیف
معلوم نہوا اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل کو تکلیف معلوم ہوا اور معمول کو آرام کچھہ بھی
نمعلوم ہو لیکن یہ بات اکثر ہوتی ہی کہ جب عامل یہ ارادہ اس واسطے عمل کرے کہ معمول کی تکلیف
رفع ہوجاوے تو گویا وہ درد عامل کو دوڑکر لاحق ہوجاتا ہی اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ معمول کی
تکلیف بھی رفع ہوجاتی ہے اور مگر اس وجہ سے نہین کہ عامل کی جسم پر منتقل ہوجاتی ہی بلکہ فقط
اس سبب سے کہ معمول پر عمل مقناطیسی کیا جاتا ہے ایک اثر یہ بھی ہوتا ہی کہ اگر کسی شخص کی
کسی عضو مین تکلیف ہو تو اگر ایک رومال یا دستانہ اوس عضو پر رکھہ کر عامل کے پاس
بھیجدیا جاوے تو عامل کو وہ تکلیف ہونے لگتی ہے کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہی کہ اگر عامل کو
کچھہ مرض یا تکلیف ہو اور تندرست شخص پر عمل کرے تو اوسکا درد معمول پر منتقل ہوجاتا ہی
اور یہ بات اکثر نہین ہوتی اسواسطے کہ عموماً یہ قاعدہ ہی کہ جب تک عامل تندرست نہو تب تک

وہ عمل مقناطیسی نہین کیا کرتا ہے لیکن مین نے ایک بار دیکھا ہے کہ عامل کی سر کا درد معمول پر منتقل ہوگیا اور تمام دن معمول کے سر مین درد رہا اور عامل کو بالکل صحت حاصل ہوگئی

تبصرہ ششم مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ بہت عجیب آثار بعض اشخاص پر حالت بیداری اصلی مین روزانہ اس طرح پیدا کیے جاتے ہین کہ وہ بغیر عمل مقناطیسی بطور معروف کیا جاوے یعنی اونکی طرف نظر جما کر دیکھا جاوے یا ہاتھون سے اس طور پر عمل کیا جاوے کہ نوبت خواب نہ پہونچے یا عامل خواب کا پیدا کرنا نچاہے بلکہ معمول کو حالت بیداری مین ہونے دے یہ آثار اکثر اس طرح کے ہوتے ہین کہ عامل کو معمول کے حرکات و سکنات اور خواہش اور احساس اور مرضی پر اختیار ہوتا ہے چنانچہ ہر ایک کا مقام مناسب پر جداگانہ ذکر ہوچکا ہے اب مین ایک اور ترکیب کا ذکر کرتا ہون جس سے وہ پیدا ہوسکتے ہین فقط اتنی بات یاد دلوانی ضرور ہے کہ یہ آثار دونون حالتون مین ترکیب معروف سے پیدا ہوسکتے ہین یعنی حالت خواب مین بھی اور حالت بیداری مین بھی اور اس طرح بھی پیدا ہوسکتے ہین کہ عامل کی ذات کا اثر معمول پر ہو بلکہ ذات معمول کا عمل اوسپر ہو چنانچہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی تدبیر یہ ہے کہ ایک شخص کو دست چپ کی ہتیلی پر ایک چھوٹا سکہ یا ایک جست کی چیز جو دونون طرف سے محدب ہو اور اوسکے بیچ مین ایک مسی چکر چھوٹا سا جما ہوا ہو رکھ دیتے ہین اور جو شخص آزمایش پر راضی ہو اوس سے کہتے ہین کہ دس یا پندرہ منٹ تک اوسکی طرف دیکھتا رہے شرط یہ ہے کہ وہ شخص طبیعت کو جما کر دیکھتا رہے اور بالکل خاموش رہے اور عمل کے ہونے کو اپنی طبیعت سے نہ روکے ان ڈاکٹر صاحب کا قول ہے کہ ہم نے ترکیب پوشیدہ نہین رکھی ہے اور جو شخص سکہ کی طرف نہ دیکھے اور عمل کی اثر پذیری ہونے سے طبیعت کو روکے تو اوسپہ تاثیر عمل کی نہین ہوتی ہے اور جو لوگ برضامندی قبول اثر عمل سکہ کی طرف دل لگا کر اور نظر جما کر دیکھتے ہین اون سے پہلے ڈاکٹر صاحب دریافت نہین کرتے کہ اون اشخاص مین سے کس پر اثر ہوسکتا ہے اور ترکیب اسکو دریافت کرنے کی یہ ہے

کہ ایک ایک آدمی سے وہ کہتے ہین کہ اپنی آنکھین بند کر لو اور پھر وہ اوسکی پیشانی کو اپنی اونگلی سے چھوتے ہین اور آنکھون کو اوپر ہاتھہ گذارتے ہین پلکون کو ذرا ایک جانب کو ہاتھہ نزدیک لا کر اور تیز حرکت دیکر دبا دیتے ہین اور پھر اوس شخص سے کہتے ہین کہ تم اپنی آنکھین کھول نہین سکتے ہو اگر باوجود اونکے حکم کے وہ شخص آنکھہ کھول سکے تو وہ اوسکا ہاتھہ پکڑ کے کہتے ہین کہ ہماری طرف دیکھو اور خود بھی اوسکی طرف نظر جما کر دیکھتے تھے اور پھر وہی عمل کرتے تھے جو پہلے کیا تھا اگر نوبت دوم بھی آنکھہ کھول سکے تو اوس وقت اوسپر پھر عمل نہین کرتے اور دوسرے شخص کو آزماتے ہین اور جن لوگون پر تاثیر عمل ہوتی ہے اونکو وہ پھر آزماتے ہین کہ آیا اثر عمل کا اونپر قائم ہے یا نہین اور یہ آزمایش اس طرح ہو جاتی ہے کہ اونکو آنکھونکے کھولنے کا اختیار نہین ہوتا ہے جب اونھون نے دیکھہ لیا کہ آنکھین نہین کھول سکتا ہے تو اپنی ہاتھون سے اوسکی دونون ہونٹ دبا دیتے ہین اور گلے کے پیچھے ذرا ہاتھہ کو حرکت دیکر کہتے ہین کہ اب تم منہ نہ کھول سکوگے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ آدمی منہ نہین کھول سکتا ہے بعد اوسکے وہ کہتے ہین کہ اپنے ہاتھہ پھیلا دو اور اوسکی دونون ہتھیلیان ملا دیتے ہین اور ذرا دبا کر کہتے ہین کہ اب تم ہتھیلیان جدا نہین کر سکتے ہو چنانچہ اونکے علحدہ کرنے کا اختیار اوس شخص کو نہین رہتا ہے یا وہ معمول سے کہتے ہین کہ اپنے سر پر اپنی ہاتھہ رکھدو اور پھر کہتے ہین کہ اب تم اپنے ہاتھہ سر پر سے نہین اوٹھا سکتے تب ہاتھون کا اوٹھانا اوس شخص کو ناممکن ہوتا ہے ان سب صورتون مین جب وہ کہتے ہین کہ اب تم یہ بات کر سکوگے یا فقط خبر کہتے ہین تو پھر اوسکو اختیار علحدہ کرنے کا ہو جاتا ہے علی ہذا القیاس معمول کی حس مین یہان تک فرق آجاتا ہے کہ اگر سخت تکلیف اوسکو دیجاوے تو بھی معمول کو معلوم نہین ہوتی ہے یا اگر کوئی سرد شئی مثل برف کی ہو تو ڈاکٹر صاحب کے کہنے سے معمول کو بہت گرم اور گرم ہو تو سرد معلوم ہوتی ہے یا اوسکو پانی کا مزا دودھہ کا یا برانڈی شراب کا سا معلوم ہوتا ہے ڈاکٹر صاحب موصوف کو معمول کی ارادی

اور حافظہ پر بھی اختیار ہوتا ہے اگر وہ کہین کہ ایک منٹ مین سو جا تو وہ سو جاتا ہے یا گانے لگتا ہے اور اگر ایک رومال فرش پر رکھدین اور اوس سے کہین کہ اسپر سے تم کود نہین سکتی ہو تو وہ ہرگز نہین کود سکتا ہے معمول اون کے حکم سے اپنا نام یا اور کسی شخص کا نام بھول جاتا ہے بلکہ حروف تہجی تک بھول جاتا ہے اور جس چیز کو وہ چاہین ویسا ہی معمول سمجھ لی مثلاً گھڑی کو ناسدان یا کپڑی کو کتا سمجھ لی یا یہان کچھ بھی چیز موجود نہو وہان جو وہ چاہین معمول وہ چیز دیکھ لے مثلاً خالی مکان مین جہان چڑیا نہو معمول چڑیا دیکھنے لگی یہ دھوکا کامل ہو جاتا ہے اور ممکن ہی کہ معمول اپنی تئین حسب مرضی ڈاکٹر صاحب کی کوئی اور شخص سمجھ لے مثلاً کوئی نواب یا وزیر یا بادشاہ سمجھ لے اور بعینہ ان لوگون کی نقل کرنے لگا اگر ڈاکٹر صاحب چاہین تو کسی مضمون علمی مین درس دینے لگتا ہے یا کسی فوج کا افسر بن جاتا ہی اور خالی سپاہ سے قواعد لینے لگتا ہی علاوہ ان سب باتون کی ڈاکٹر صاحب کو معمول کی خدمات پر اختیار ہوتا ہے مثلاً اگر معمول ہنستا ہو تو غمگین بنا دیتے ہین یا ناخوش ہو تو اوسکو نہایت خوش کر دیتے ہین اور اگر اوس سے دریافت کیا جاوی تو بالکل وجہ ہنسنے کی نہین بتا سکتا ہی مین نے ان سب اختیارات کا عمل سیکڑون طور پر ہوتے دیکھا ہے اکثر یہ اثر فوراً ہو جاتا ہے اور عامل کے کہنے سے فوراً جاتا بھی رہتا ہی اور اس عمل مین کوئی امر پوشیدہ نہین یہ آثار اس طرح ہوتے ہین کہ گویا قدرتی ہین اور ہر شخص اسکو آزما سکتا ہی اور پیدا کر سکتا ہے شاید ابتدا مین ہر شخص برابر صاحب موصوف کے عمل نکر سکے لیکن صبر اور استقلال کے ساتھ ہر عامل کو بخوبی یہ اختیار حاصل ہو سکتا ہی اور لیوس صاحب کا عمل اس طرح ہوتا ہی کہ صاحب موصوف فقط پانچ منٹ مین طبیعت کو جما کر معمول کی طرف دیکھتی ہین اور معمول اونکی طرف دیکھتا ہی یا کسی اور شی کو دیکھتا ہی جو اونکی طرف واقع ہی باقی شرطین وہی ہین جو ڈاکٹر صاحب موصوف کی عمل مین ہوتی ہین بعد دیکھنے کی لیوس صاحب

بعض حرکتین اور کرتے ہین جس سے معمول پر بخوبی عمل کا اثر ہوجاتا ہی ہین اوپر ذکر کر چکا ہون
کہ دونون ترکیبون سے ایک ہی سی حالت فقط اس معنی مین واقع ہوتی ہے کہ عامل کو معمول پر
اختیار کلی ہوتا ہے لیکن میرے ذہن مین یہ ہے کہ دونون حالتون مین در اصل کچھ فرق ضرور ہوگا
اسواسطے کہ ایک حالت مین معمول کے اپنی ذات کا عمل بسبب اسکے کہ ایک شے کی طرف
نظر جما کر دیکھتا ہے زیادہ ہوتا ہے اور دوسری حالت مین شخص غیر یعنی عامل کا زور اوسپر
پہونچتا ہے اور مجکو تجربہ نہین ہے کہ دونون ترکیبون مین کون قوی تر ہے اسواسطے کہ بعض
اوقات ایک ترکیب کا اثر زیادہ معلوم ہوتا ہے اور بعض اوقات دوسری ترکیب کا
اور یہ بات دونون ترکیبون مین ہے کہ جب شرائط بخوبی پوری ہوتے ہین تو اثر قوی ہوتا ہے
بلکہ جن آدمیون کو علم طب مین دخل ہے اونکو واضح ہوگا کہ یہ خاص جسکا ذکر ہو رہا ہے اور
جو آثار حالت بیداری مین پیدا ہوتے ہین تلقین پر موقوف ہین پس اگر ہم یقین کیے زور سے
اثر مقناطیسی پیدا کرنا چاہین تو غالب ہے کہ تاوقتیکہ ایسے آدمی پر عمل نکیا جاوے کہ جسکی
طبیعت نہایت اثر پذیر ہو اثر کامل نہوگا بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہین کہ اگر اون پر
ایک مرتبہ عمل کیا جاوے تو پھر بھی اوس عمل کا اثر اونپر بلا کسی سامان کے ہو سکتا ہے
اور جس سبب سے وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ جسمین یقین کا اثر ہوتا ہے اوسکی حقیقت
اور پھر مقناطیسی کی حقیقت جسکا اثر ترکیب معروف سے ہوتا ہے حقیقت مین ایک ہے
اسواسطے کہ اگر تلقین کا زور زیادہ دیر تک کیا جاوے تو خواب مقناطیسی پیدا ہوتا ہے
اور جملہ آثار اوس خواب کی نمودار ہوتے ہین مگر فرق اتنا ہے کہ صاحب موصوف کی
ترکیب مین عامل کا اتنا حیوانی زور معمول پر نہین پہونچتا ہے اور رسمی ترکیب دیگر مین
عامل کا زور معمول پر بڑا ہوتا ہے قیاسی وجہ اثر مقناطیسی ہونے کی یہ معلوم ہوتی ہے
کہ جو حالت نظام عروقی یا مقناطیسی یا حیوانی انسان کی ہوتی ہے اوس حالت مین بسبب
عمل کرنیکے فرق آجاتا ہے پس یہ بات قابل لحاظ اور دریافت ہے کہ یہ فرق کس طور پر پیدا

ہوتا ہے اگر قوت ذاتی انسان مین اس طرح فرق آوے کہ اوسکے اپنے ذاتی فعل ہی وہ قوت
متفرق ہوکر خواہ سر کی طرف خواہ جلد پر خواہ سر مین خواہ کسی اور عضو مین زیادہ ہوجاوے
اور اوسکے مطابق کہین کم ہوجاوے تو اونکی برابری مین ضرور فرق آجاویگا اور قوت مجموعی
کچھہ زیادہ نہین ہوئین گی لیکن اگر شخص غیر کا زور کسی آدمی کے دماغ پر یا کسی اور عضو پر ڈالا جاوے
تو وزن کی برابری مین بھی فرق آوے گا اور یہ نسبت ور اعضا کی اوس خاص عضو مین زیادہ
ہوجاوے گا اور باینہمہ دیگر اعضا مین جتنی قوت پہلے تھی وہ قائم رہتی ہی پس معلوم ہوا
کہ ان دونون ترکیبون ہی ایک سی حالت پیدا نہین ہوتی ہے اور آثار مین بھی بہت فرق
ہوتا ہے اور یہ اختلاف حالت خواب ور مدارج اعلیٰ مین زیادہ نمایان ہوتا ہی اور اس
حال مین عامل کے ایما کا اوسپر ایسا زور ہوتا ہے کہ اوس ایما کی اثر کا روکنا اوسی ممکن
نہین ہوتا ہی اگر عامل اوس سی کہے کہ تم فلان کام نہین کر سکتے ہو تو فوراً معمول اپنی ذات مین
اوس کام کرنے کی قوت نہین پاتا ہے اوسکی جسم کی پٹھی اوس درجہ تک بیکار ہوجاتی ہین کہ
جہان تک وہ نہین اوس خاص کام کرنے کی طاقت نرہی اور اوس سی زیادہ کچھہ نہین ہوتی ہین
مثلاً اگر معمول کی مٹھی بند ہو اور کوئی چیز ہاتھہ مین ہو اور اوس سی کہا جاوی کہ تم مٹھی کھول
نہین سکتی اور اوسکو گرا نہین سکتی ہو تو وہ اپنی بازو کو تو اوٹھا کر گرا سکیگا اور جس طرف
چاہے حرکت دی سکے گا لیکن اتنی طاقت اوسکی اونگلیون کی رگون مین نہوگی کہ وہ
مٹھی کھول سکی یا اگر اوس سی کہا جاوی کہ تم اپنا نام نہین بتا سکو گی تو فقط اس امر مین اوسکا
حافظہ زائل ہوجاتا ہے کچھہ یہ بات نہین ہوتی ہی کہ وہ بالکل بول نہ سکی یا کسی اور آدمی کا
نام نہ بتا سکے جب وہ پانی پیتا ہے اور اوسکو نہایت تیز برانڈی شراب کا معلوم ہوتا ہی
تو وجہ یہ ہے کہ اوسکا ذائقہ اصلی ذائقہ تلقینی سے مغلوب ہوجاتا ہے جس طرح اوس
حالت مین کہ اوسکے منہ مین کچھہ نہو اور آدمی کو برانڈی شراب خواہ اور کسی چیز کا ذائقہ
یاد آجاتا ہے اسی طرح سی جب معمول کو ذائقہ شراب کی تلقین کیجاتی ہی تو وہ اپنی اصلی ذائقہ کو

فراموش کرکے شراب کا ذائقہ لینے لگتا ہی لیکن یہ بات چند روز میں معلوم ہوتی ہی کہ تلقین کا
اثر بہت آدمیون پر چند منٹ مین جب عامل چاہے ہوجاتا ہی اور سا غلب ہی کہ صبر اور
استقلال کو ذریعے سے سب آدمیون پر یہ حالت پیدا ہو سکتی ہے اور غالب ہے کہ عمل
مقناطیسی کا اثر شفای مرض کو واسطے اسبات پر موقوف ہے کہ معمول کی طبیعت اثر پذیر
عمل کی ہوجاتی ہے اور یہ حالت اوسکے طبیعت کی خواب کی صورت مین ہوسکتی ہی
اگرچہ بہت سی علاج مقناطیسی اوس صورت مین بھی ہوسکتے ہین کہ معمول پر خواب کی
نوبت نگذرے نہ کچھ اور آثار عمل کے نمایان ہون مریض پر فقط اتنا ہی اثر ہوتا ہی کہ اوسکی
طبیعت اثر پذیر ہوجاتی ہے اور کچھ اثر نہین ہوتا ہے بہرحال عمل مقناطیسی بہت
بکار آمد ہی اب مین برڈ صاحب کی ترکیب کا ذکر کرتا ہون اور مین نے اون صاحب کو خود عمل کرتے ہوئے
دیکھا ہے وہ یہ ہی کہ ایک شخص کی آنکھون کے ذرا اوپر کی طرف اور پیشانی کے ذرا
اونچی رخ کوئی شے مثلاً ایک سلائی رکھدیتے ہین اور معمول سے کہتے ہین کہ اوسکی
طرف دیکھتا رہے تھوڑے ہی عرصہ مین اون آدمیون سے جنپر یہ عمل کیا جاتا ہی
سوجاتے ہین اوس ترکیب سی بہتر اور کوئی ترکیب اس بات کی نہین ہی کہ جب نیند
نہین آتی ہے تو اس ترکیب سی فوراً نیند آتی ہے بعض آدمیون کے حق مین ایسی
کتاب کا مطالعہ جسکا مضمون دلچسپ نہین ہی ایک اثر منوم رکھتا ہی علاوہ جودت عبارت
اور مضمون کی غالب ہی کہ کثرت الفاظ مین سی معنی نکالنے کے واسطے جو فکر کرنی ضرورت ہوتی ہی
اور طبیعت کو جمانا پڑتا ہے اوسکا بھی اثر ہوتا ہے کہ ایک طرح کی نیند مثل خواب مقناطیسی
پیدا ہوتی ہے سب سی اچھا اور سہل طریقہ نیند پیدا کرنے کا یہ ہی کہ ذرا فاصلے سے ایک
روشن چیز آنکھون کے اوپر کی طرف اس طرح رکھین کہ اوسکے دیکھنے کے واسطے آنکھون کو
ایسا تاننا ضرور ہو جیسے کوئی احول دیکھتا ہے تو اس ترکیب سی ایک خوش آیند اور شیرین خواب
آنے لگتا ہے اور فی الحقیقہ خواب کا اثر ایسی حالت مین نہایت لطیف اور کامل

اور آرام دہ ہوتا ہے اگر شبہہ یہ ہے کہ جیسے کوئی آدمی بہت محنت کر کے تھک کر کہین بیٹھ جاوے یا لیٹ رہے اور اوسکے اوپر نیند غالب آجاوے اور وہ سو رہے جس طرح برنڈ صاحب کے معمول جب سو جاتے ہین اگر آزمایش کیجاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ خواب مقناطیسی مین ہین اسی طرح غالب ہے کہ جس وقت ہم خود اس ترکیب سے سو رہین یعنی کسی روشن چیز کو اپنی آنکھون سے اونچا رکھکر دیکھتے ہین اور سو جاوین اگر کوئی شخص آزماوے تو ہم پر خواب مقناطیسی کی حالت معلوم ہو خواب مقناطیسی اور نوم معمولی انسان مین کچھ اس سے فرق نہین ہوتا ہے کہ بدن کو مقناطیسی خواب سے کچھ اور طرح کا آرام ہوتا ہے اور خواب معمول سے کچھ اور آسایش حاصل ہوتی ہے حقیقت مین فرق یہ ہے کہ خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار ہوتے ہین اور جسم اور حواس ظاہری سو جاتے ہین اور فراموشی کی حالت مین مستغرق ہوتے ہین برنڈ صاحب کی ترکیب سے جو خواب پیدا ہوتا ہے اوسکے کل آثار کا بیان کرنا کچھ ضرور نہین اس واسطے کہ ایک خاص درجے تک یہ آثار مثل آثار خواب مقناطیسی کے نمایان ہوتے ہین یعنی وقوف جداگانہ کی حالت ہوتی ہے بعض حواس بند ہوجاتے ہین اور عامل کا اختیار معمول پر بہہ جہت یعنی اوسکی تلقین کا مطلق اختیار اور زور ہوتا ہے سوالات کا جواب سوتے مین فوراً دیتا ہے آخری یہ بات ہے کہ آثار شفائے مرض بہت نمایان ہوتے ہین برنڈ صاحب کا یہان تک زور چلتا ہے کہ نحیف عورتون کو جنکے کسی عضو مین حرج ہوتا ہے حالت خواب مین بالکل اچھا کر دیتے ہین اور کئی بار متواتر عمل کرنے کے سبب سے عضو از کار رفتہ مین پھر قوت حاصل ہوجاتی ہے اور زور طبیعت صاحب موصوف کے سبب سے حالت بیداری مین بھی اوسکا اثر قائم رہتا ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دُبلے ناتوان آدمی برنڈ صاحب کے حکم سے ایسے طاقت کے کام کرتے ہین جو توانا آدمیون سے نہو سکین اور ایک اونگلی سے اتنا بھاری بوجھ اوٹھالیتے ہین کہ حالت بیداری مین دو ہاتھون سے کبھی نہ اوٹھا سکین مگر بڑے تعجب کی

یہ بات ہی کہ یہ صاحب اپنے معمولون مین آثار اعلیٰ مثل غائب بینی پیدا نہین کر سکتے مین اسکی بابت تین نو قیاس ہو سکتے ہین ایک یہ کہ شاید برڈ صاحب اون شخصون مین سے ہون جو ایسے آثار پیدا کرنے کی قوت نہین رکھتے ہین جیسا کہ بہت سے عامل ایسے ہین جو اپنے عمل سے بیماری کا علاج اور خواب کی حالت پیدا کر سکتے ہین لیکن حالت غائب بینی نہین پیدا کر سکتے خلاصہ مختلف عاملون کا معمولون پر اثر مختلف ہوتا ہے دوسرا قیاس یہ ہی کہ اس ترکیب خاص مین معمول کی ذات کا اثر اوسپر موثر ہوتا ہے اسواسطے شاید بعض آثار نمایان نہ ہوتے ہون اور چونکہ برڈ صاحب نے حالت غائب بینی کسی معمول پر نہین دیکھی ہی اسواسطے اونکو غائب بینی کے واقع ہونے سے انکار محض ہی بلکہ مجکو صاحب موصوف سے تعجب ہی کہ اونھون نے بلا خوض مناسب یہ سب نتیجہ بہت جلدی نکال لیا حالانکہ بہت معتبر اور معقول آدمیون سے اسکی شہادت ملتی ہے کہ اونھون نے اپنی آنکھ سے اعلیٰ آثار غائب بینی و شرکت خیال وغیرہ دیکھے ہین اور مین نے فقط آثار اعلیٰ کو پیدا ہوتے مین نہین دیکھا ہے بلکہ خود پیدا کیے ہین اور یقین کامل ہی کہ جو شخص صبر اور استقلال کے ساتھ عمل کی مشق کریگا وہ ان آثار کو پیدا کرلے گا سوای شاذ و نادر آدمیون کو کہ جنکی طبیعت اصلی ایسی واقع ہوتی ہی کہ وہ بعض آثار پیدا نہین کر سکتے الغرض جو کچھ اوپر بیان ہوا اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ عمل معروف مقناطیسی اور برڈ صاحب کی اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب در اصل ایک ہین اور حقیقت مین عمل مقناطیسی معروف کے یہ دونون معنی ہین لیکن غالباً کہ ہر ایک ترکیب مین بعض خاص فوائد اور خاص مضرتین ہون اب اسکی تحقیقات نہایت احتیاط اور محنت سے کرنی چاہیے اور اسکا اعتقاد ہونا چاہیے کہ جیسے اور قدرتی حقائق کو دریافت کرنے سے بہت فائدے نکلتے ہین ویسے ہی اس سے فوائد پیدا ہونگے اسواسطے کہ ہنوز اس علم مین کسی کو اچھی طرح دخل نہین ہی اور ایسا حال ہی کہ جیسے تاریکی مین کوئی شے ٹٹولتا ہے اور ہنوز اتنی دستگاہ نہین ہی کہ جو خالق مطلق اور حکیم برحق نے اس قوت سے جانداران انسان کو

عطا کرنے سی غرض رکھی ہے یعنی اس قوت سی جو مطلب رکھا ہی کہ ایک آدمی کا اثر
دوسرے آدمی پر ہو اوس کیفیت کو نہ ہم جانتے ہین نہ اوسکی قدر کرسکتے ہین
تبصرۂ ہفتم اب مین عمل مقناطیسی سے اوس اثر کا ذکر کرتا ہون کہ جس سے
حالت سلب حواس یعنی حالت سکوت اور حالت سلب حواس مع انتقال حواس
واقع ہوتی ہے اس حالت کا ذکر بہت تشریح سی نکرونگا اسواسطے کہ جس طرح
اور آثار کا مین نی تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے اس طرح مجکو اس اثر خاص کی تجربہ کا موقع
نہین ملا ہی اور اسی سبب جو بیان اس حالت کی نسبت لوگون نی کیے ہین اونکی مطابق
مین بھی بیان کرتا ہون اور چونکہ اور آثار مذکورۂ بالا کی نسبت اونکا بیان مین نی راست اور درست
پایا ہی اسواسطے تاوقتیکہ اس حالت خاص کی نسبت اونکی غلطی ثابت نہو مین اونکی بیانات کو
صحیح اور درست سمجھتا ہون پہلے یہ بات خیال مین رکھنا چاہیے کہ ان دونون حالتونمین فرق ہی
ایک تو حالت سکوت ایسی ہے کہ سب آثار ظاہری موت کی نمایان ہوتی ہین دوسری حالت
ایسی ہی کہ ظاہرا معمول ایک اعلیٰ تر حالت زندگی مین داخل ہوتا ہی اور ایسی ایسے خیالات اور
مشاہدہ قصنا ہای خوش آیندہ مین مستغرق ہوتا ہی کہ اس دنیا کے تمام عیش اوسکے مقابلے مین
بیحقیقت اور ناچیز معلوم ہوتی ہین بعض عالمون کو ان دونون حالتونمین تمیز نہین ہوئی ہی اور
دونون حالتون کا نام اونھون نی حالت سکوت رکھا ہی اسواسطے کہ دونون حالتون مین
معمول گویا ایک وقت کی واسطے اس دنیا بلکہ اس زندگی کو چھوڑ دیتا ہی لیکن مین ایک
حالت کو حالت سکوت کہونگا اور دوسری حالت کو سکوت مع انتقال حواس کہونگا
حالت سکوت خود بھی واقع ہو جاتی ہی چنانچہ ایک کتاب مین ایک مزدور کا ذکر لکھا ہی کہ وہ
کئی ہفتہ تک اس حالت مین رہا اس عرصہ مین اوسنے فقط ایک یا دو دفعہ کچھ کھانا کھایا اور
ایک یا دوبار رفع حالت بھی اوسکو ہوئی غرضکہ اوسکی حالت ایسی تھی کہ جیسے بعض جانور
موسم سرما مین حالت سکوت مین رہتے ہین اور اون جانورونکو کچھ کھانے پینی کی ضرورت نہین

ہوتی ہے اور حرارت غریزی اونکی اس طرح قائم رہتی ہی کہ جو چربی حالت بیداری اور ہوش مین وہ جانور اپنے جسم مین جمع کرتا ہی وہ چربی حالت سکوت مین اوسکی حیات کی قیام کے واسطے صرف ہوتی جاتی ہے یہ مزدور اوس تمام عرصہ مین کوئی آواز نہین سنتا تھا اور کبھی اوسنے کلام نہین کیا اور جب وہ جاگا تو اوسکو بالکل ہوش نہین تھا کہ مین کتنے عرصہ تک سویا ہون بلکہ وہ جانتا تھا کہ جتنے عرصہ تک ہر روز سوتا تھا اوتنا ہی سویا ہون اور اوسکو عرصہ تک اپنی سونے کا جب یقین ہوا کہ جب اوسنے خیال کیا کہ سوتے وقت جو زراعت سبز تھی اوسکی جاگنے کی وقت پختہ ہوکر قابل کاٹنے کے ہوگئی تھی یہ حالت سکوت صدمہ اتفاقیہ سے بھی ہوجاتی ہے چنانچہ ایک شخص جہاز کے مستول پر سے گر پڑا اور اوسکا سر پھٹ گیا اور کئی مہینے تک حالت بیہوشی مین پڑا رہا کبھی کبھی حالت بیخودی مین کچھ کھانا کھا لیتا تھا کئی مہینے بعد وہ لندن کو گیا اور وہان اوسکا علاج ہوا اور اوسکو ہوش آیا تو اوسکو فوراً اوسی وقت کا خیال آیا جس وقت وہ گر پڑا تھا اور اوسکو کچھ بھی ہوش نہین تھا کہ اوس صدمہ کو واقع ہوے کتنا عرصہ ہوا یہ مثالین جو حالت سکوت کی خواہ کسی قدرتی سبب سے یا کسی صدمہ اتفاقیہ کی باعث سے واقع ہونیکی بیان کی گئین اونسے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ذات مین یہ قدرت ظاہر کرے کہ عرصہ تک کھانے پینے کی بغیر رہ سکے تو اوسکو مکار نہ سمجھنا چاہیے اگرچہ بعض اشخاص مع ثنی کے لالچ سے بھی بطریق فریب کاری بسبب ظاہر یہ حالت اپنے اوپر واقع کرتے ہین الا کلام حالت حقیقی مین ہے ایسی ہی بنیاد پر ممالک مشرقی مین وہ قصے مشہور ہین کہ بعض آدمی کسی پہاڑ کے کھوہ مین سو رہے اور جب وہ جاگے تو اونہون نے نئی دنیا دیکھی یعنی صورت دنیا کی اوس وقت کی مقابلے مین جب وہ سوئے تھے اونکو بدلی ہوئی نظر آئی خدا کی قدرت سے ایسے امور کچھ بعید نہین ہین اور ایسی ہی حالت عمل مقناطیسی سے بھی ساختہ پیدا ہوجاتی ہے اور جبکہ خودبخود واقع ہوتی ہے تو ساختہ پیدا ہونا آسانی سے قیاس مین آتا ہے ساختہ حالت کے جزئیات کی تفصیل کچھ ضرور نہین اس واسطے کہ جو آثار حالت سکوت قدرتی کو

ہوتے ہین وہی ساختہ حالت مین ہوتی ہین اور جب خواب مقناطیسی کی اصلی حالت
ہوتی ہے اور نیند نہایت گہری آتی ہے تب یہ حالت پیدا ہوتی ہی حالت سکوت مقناطیسی
اور حالت خواب مقناطیسی مین تمیز کرنی ضرور ہی خواب مقناطیسی کی مدت تھوڑی ہوتی ہی اور
معمول کو ایک طرح کا ہوش ہوتا ہے اگرچہ وہ ہوش اوسکے اصلی ہوش سے جدا ہوتا ہی اور معمول
بولتا ہی اور سوچتا ہے اور کچھہ کام بھی مطابق حکم عامل کرتا ہی اور حالت سکوت مین ظاہرا
معمول بیہوش ہوجاتا ہے اور حالت سکوت بہت عرصہ تک قائم رہتی ہی بعض آدمیون کو
جس وقت چاہین اپنے اوپر حالت سکوت پیدا کرنیکی قدرت حاصل ہوتی ہی اور یہ بھی اختیار
ہوتا ہے کہ تھوڑی عرصہ کے واسطے فعل حیات کو روک دیتے ہین چنانچہ کرنیل ٹونسنڈ صاحب
اکثر اپنے اوپر حالت ظاہری موت کی پیدا کر لیتے تھے اور اطبا جب اونکی نبض دیکھتے تھے تو اندیشہ
ہوتا تھا کہ مبادا مرگ حقیقی واقع ہوجاوے اور تھوڑی دیر کے بعد کرنیل صاحب موصوف
اس حالت سے بیدار ہوجاتے تھے دل دھڑکنے لگتا تھا نفس پیدا ہوجاتا تھا اور تمام افعال حیات کے
پھر نمایان ہوتے تھے برنارڈ صاحب نے بشہادت معتبر لکھا ہے کہ ہندوستان مین کئی فقیر اپنے اوپر
حالت سکوت پیدا کر لیتے تھے اور ایسا بھی ہوا کہ اون فقیرون کو ایک صندوق کے اندر
بند کر کے زمین مین کئی ہفتون تک دفن کر دیا اور جب اون فقیرون کو زمین سے نکالا تو اونکے
بدن کو ملنے اور نہلانے سے پھر آثار حیات نمایان ہوے اس حال کے راست ہونے مین
کسی طرح کا شک و شبہہ نہین ہے یہ بات تو معلوم ہو چکی ہے کہ انسان اپنے اوپر ایسی
حالت پیدا کر لیتا ہے جس سے تاثیرین کا اثر اوسپر ہوجاوے بلکہ حالت خواب مقناطیسی بھی
اس طرح پیدا ہوجاتی ہے اور وجہ اسکی بھی بیان کی گئی کہ معمول اپنی طبیعت کو خوب جما کر
جب کسی شی کی طرف دیکھتا ہے تو طبیعت کے جمع ہونے سے یہ بات حاصل ہوتی ہی پس
اگر ذرا فکر کیجاوے تو ظاہر ہوگا کہ اگر طبیعت کا جماؤ اور معمول کی توجہ بدرجہ غایت
ایک طرف ہو تو حالت سکوت کا پیدا کرنا کچھہ عجب نہین جس طرح کرنیل صاحب اور ہندوستان کے

فقرا ایسی حالت پیدا کر لیتے ہین ممکن ہی کہ بعض صورتون مین بعض آدمی مثل کرنیل صاحب موصوف کے
دل کی فعل یعنی حرکت قلبی کے تھما دینے کا ایک خاص ملکہ رکھتے ہون حالانکہ ایسی قدرت ہونی
نادرات سے ہے اور اگرچہ فقیران ہند کی وجود مین افعال حیات پھر نمایان ہو جاتی ہین لیکن ایسی
تجربات اندیشہ سے خالی نہین ہین حالت سکوت مع انتقال حواس کا یہ حال ہے کہ یہ حالت
شاذ اور نادر پیدا ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ یا تو شاید عاملان عمل کو ایسی حالت کے
واقع ہونے کی امید نہین ہوتی ہے کہ وہ ایسی حالت کو پیدا کرنیکی خواہش نہین رکھتے ہین
یہ حالت حالت سکوت اول ہی اس باب مین منشا یہ ہی کہ معمول اصلی زندگانی سے بالکل علیحدہ
ہو جاتا ہے اور اگر اس حالت مین کچھ یاد ہی ہو تو اندیشہ زیان جان اور ہلاکت کا ہی اسواسطے
میری ذہن مین یہ بات جمی ہوئی ہے کہ ایسا تجربہ اندیشہ سے خالی نہین ہی لکھا ہی کہ یہ دونون
حالتین یعنی حالت سکوت ادنی اور اعلی مستورات پر گاہ گاہ خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے
درحالیکہ مستورات مذکور نازک طبع ہون یا کہ مرض متعلق بعروق اونکو لاحق ہو جن پر یہ حالت
گذرتی ہی اونکو ارواح اور فرشتے بلکہ بہشت نظر آتا ہے اور جو کچھ وہ دیکھتے ہین اوسکا حال
بہت تفصیل سے بیان کرتے ہین جس معمول کی طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہو اوسکو واسطے
یہ بات ہو سکتی ہے کہ خواہ وہ خواب مقناطیسی مین ہو خواہ نہو جو کچھ عامل چاہی اور حکم
کرے وہی معمول کو نظر آتا ہی چنانچہ بہت سے فقرا کو علم عمل مقناطیس سے واقفیت ہی اور
اس عمل کو پوشیدہ کیا کرتے ہین اور عامل کی خواہش سے معمول کو ارواحین یا فرشتے نظر آتے ہین
اور اگر فقیر عامل اس بات کی خواہش کرے کہ معمول بہشت یا دوزخ دیکھے تو معمول جس طرحسے
عامل کی ذہن مین ہی بہشت مین پارسا اور دوزخ مین بدکار گنہگار آدمی دیکھتا ہی اور اس
بات کا ثبوت کہ یہ حالت جب خود بخود واقع ہو جاتی ہی تو اوسکا باعث وہی ہی جس سے حالت
عمل مقناطیسی کی پیدا ہوتی ہی یہ ہے کہ ان معمولون کو خواب بیداری حاصل ہوتا ہے اور
خود بخود بہت آثار حالت ادنی عمل مقناطیسی کے اونمین ہوتے ہین اغلب ہی کہ جو قدرتی اشیا

یا اشخاص یہ معمول دیکھتے ہین اس سبب سے دیکھتے ہین کہ اونکو حالت غائب بینی حاصل ہوتی ہے
اب ایسے اشخاص کی حالت کی نسبت اکثر یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو اشیا یا اشخاص موقع
عمل پر موجود ہوتے ہین اونمین معمولون کو کچھ روشنی نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے بلکہ بعض
اوقات خود ان معمولون کے سر کے گرد ایک ہالہ روشنی کا معلوم ہوتا ہے اور یہ بات
کچھ خیالی نہین ہے ریشن بیک صاحب نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ سب چیزون سے بالخصوص
آدمیون کے سر اور ہاتھون مین سے لمعات نور نکلتے ہین اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہین اونکو
اندھیرے مین یہ لمعات نور نظر آتے ہین اور جن لوگون کو یہ حالت خواب بیداری واقع
ہوتی ہے وہ تو اکثر بلکہ ہمیشہ ایسے لمعات نور دیکھتے ہین فرض کرو کہ معمول کو عروج کی حالت
ایسی ہے کہ یہ لمعات نور مجتمع ہو کر تیز ہو جاوین تو اگر نازک طبع آدمی اون معمولون کے قریب جاوین تو
یقین ہے کہ بعض بعض کو روز روشن مین معمول کے جسم سے یہ لمعات نکلتے ہوئے نظر آوینگے اور تاریکی مین
زیادہ آدمیون کو نظر آوینگے اور اگر یہ لمعات نور ایک مرتبہ دیکھے جاوین تو غالب ہے کہ دیکھنے والونکو
ایسی حیرانی اور استعجاب ہو کہ وہ اس وقت کو ایک معجزہ اور کرامت جانکر اوسکے
بیان مین مبالغہ کرینگے جبرین نے لکھا ہے کہ اکثر ایسے ہالے آدمیون کے سر کے گرد نظر آتے ہین
جو حالت مرگ مین ہوتے ہین اور اس بات کا تمام عالم کو اعتقاد ہے کہ حالت مرگ مین
آدمی اکثر صورتین دیکھتے ہین غالب ہے کہ یہ صورتین اونکو بسبب واقع ہو جانے حالت غائب بینی کے
نظر آتی ہین عمل مقناطیسی کی ساختہ حالت مین بہت آثار اس قسم کے ہین جیسے ہوا مین
معمول کا معلق رہنا امر ممکن الوقوع معلوم ہوتا ہے چنانچہ عامل کو معمول کی نسبت ایسی قوت
کشش حاصل ہوتی ہے کہ بعض بہت طاقتور عامل اپنی قوت کشش کے سبب سے یہ نوبت پیدا
کر دیتے ہین کہ معمول فرش پر سے بلند ہو جاتا ہے اور بمقابلہ قوت جاذبہ زمین کے ایسے موقع
ہوا مین معلق رہتا ہے کہ جس موقع مین ایک لحظہ تک بجز تاثیر قوت عامل کے نہین ٹھہر سکتا ہے
اور فرش پر گر نہین پڑتا ہے حالت سکوت اصلی جو عمل مقناطیسی کی حالت مین واقع ہوتی ہے

اس معنی مین حالت ساختہ کہی جا سکتی ہے کہ عمل مقناطیسی کا ایک نتیجہ ہوتا ہے اور غالب
کہ اکثر بلا عمل مقناطیسی پیدا نہوا اگرچہ کبھی تندرست اور بہت اثر پذیر لوگون پر خود بخود واقع
ہو جاتی ہے اور عمل مقناطیسی مین یہ حالت سکوت اعلی اسطرح واقع ہو جاتی ہے کہ اوسکے
پیدا کرنیکی تلاش نہین ہوتی ہے اور بعض اوقات معمول ارادۃً خود بھی پیدا کر سکتا ہے جب یہ حالت
کسی پر واقع ہو تو عامل عقیل کو چاہیے کہ اپنے خیالات کی تلقین نکرے بلکہ معمول کو بالکل اسطرح پر
چھوڑ دے کہ جو وہ خود دیکھے اپنی مرضی سے اوسکا بیان کرے تو نہایت عجیب باتین دریافت ہوتی ہین
آیندہ لوگون کو اختیار ہے جس طرح چاہین اوس حالت کو تغیر کرین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول
خواہ مریض ہو خواہ تندرست وقوع حالت سکوت اعلی کا عرصہ پہلے سے ٹھیک ٹھیک اور
دن اور گھنٹہ اور منٹ بتا دیتا ہے کینہٹ صاحب نے اپنی کتاب مین ایک عورت غائب بین کا
حال لکھا ہے کہ وہ اپنے عامل کی اجازت سے نہایت اعلی درجہ حالت سکوت مین داخل
ہو جاتی تھی اور کہتی تھی کہ مین نہایت خوش ہون اور مین فرشتون سے باتین کرتی ہون اور
اس دنیا سے یعنی زمین سے بالکل جدا ہون اور بالکل بیزار ہی دنیا مین پھر آنی کو نہین
چاہتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتی تھی تو اون صاحب کو بہت برا بھلا کہتی تھی کہ پھر
اس دنیا مین کسو اسطے مجکو لے آئے ایک دفعہ جو اوسکی یہ حالت تھی تو صاحب موصوف نے
اوسکی اصرار کے سبب دو روز تک اوسکو اوس حالت مین رہنے دیا اور احتیاطاً ایک لڑکے کو
جو بہت روشن غائب بین تھا اوس عورت کی ساتھ ہم ربط کرکے اوسکو حکم دیا کہ بہت
احتیاط سے اوسکا نگران رہے تھوڑی دیر تک تو وہ عورت بیہوش رہی اور تھوڑے
عرصہ کی بعد اوسکی جسم کا حال ایسا تغیر ہو گیا کہ اندیشہ ہوا یعنی بظاہر بالکل مردہ معلوم ہوتی
نبض تھم گئی اور بدن سرد ہو گیا تنفس موقوف ہو گیا وہ لڑکا جو اوسکا ہم ربط تھا کہنے لگا
کہ یہ عورت چلی گئی اب مجکو نظر نہین آتی صاحب موصوف کو اس بات کا بہت اندیشہ ہوا
اور بڑی دشواری اور محنت سے بصد خدا خدا کرکے عورت کی جسم پر حرارت نمایان ہوئی اور تنفس

اور آثار حیات ظاہر ہوئی جب وہ عورت بیدار ہوئی تو اوسنے صاحب موصوف کو بہت
لعنت و ملامت کی کہ کس واسطے مجھے پھر دنیا مین لائے تب صاحب موصوف نے اوسکو فہمایش کی کہ
اوسکی یہ خواہش پوری ہوتی تو نفس کشی عائد ہوتی اور نفس کشی گناہ عظیم ہے حقیقت یہ ہے
کہ عالم ارواح کا دیکھنا ایک خاص اثر حالت سکوت اعلی کا ہے اور نہایت درجہ عالی اس
حالت کا یہ ہے کہ جس مین معمول پر حالت شابہ بمرگ طاری ہوتی ہے اور جسکا ذکر اوپر ہوا
یہ حالت بہت شاذ پیدا ہوتی ہے تمیع نوع الانسان کو عالم ارواح کے وجود مین اعتقاد ضرور ہے
تو ممکن ہے کہ ایسے معمولون کا بیان جو حالت سکوت اعلی مین ہوتی ہین کم و بیش راست ہوگا
اس وجہ سے کہ مختلف معمولون کے بیانات آپسمین اتفاق رکھتے ہین اور مین ان بیانات کو ہر طرح معتبر
اور راست سمجھتا ہون اور تعجب کی یہ بات ہے کہ جو باتین اصل مین اونکی نسبت ہمیشہ مختلف
معمولون کے بیانات موافق اور مطابق ہوتے ہین چنانچہ ساکنان عالم ارواح سے باتین کرتے ہین
اکثر اوسکے نام بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ فلانے دوست یا رشتہ دار کی روحین ہین زیادہ تعجب کی
یہ بات ہے کہ اس طرح کا ربط ساکنان عالم ارواح سے ایسی حالت مین حاصل ہوتا ہے کہ معمول
خواندہ ہو خواہ ناخواندہ اور اگرچہ عامل کو اعتقاد اس عالم ارواح کا نہو مگر معمول کو
اوس عالم کے لوگون سے ربط پیدا ہو جاتا ہے جو کچھہ جواب یا باتین ان ارواح مین سے
کوئی روح کرتی ہے اوسکا حال مفصل بتاتے ہین بعض اون مین کہتے ہین کہ ہر ایک آدمی کے
ہمراہ ایک اچھا اور ایک برا فرشتہ ہوتا ہے بعض معمول اپنی قدرت سے یا اپنے ہمراہی
فرشتہ کی مدد سے جب چاہتے ہین کسی اپنے مردہ دوست یا رشتہ دار کی روح کو بلالیتے ہین
اگرچہ معمول یا عامل یا موجود لوگون مین سے کسی نے اوس شخص کو کبھی نہ دیکھا ہو تب بھی
اوسکی روح طلب کرلیتے ہین اور جو مفصل حال اوسکا بیان کرتے ہین عند التحقیقات اکثر
صحیح پایا جاتا ہے اور بھی زیادہ عجیب باتین اس قسم کی لکھی ہوئی ہین **تبصرہ ہشتم**
جب بعض معمولون پر حالت مقناطیسی واقع ہوتی ہے تو اگر بعض مقامات اونکے سر کے

چھوے جاوین تو خاص مقامات کے چھونے سے خاص خاص حواس باطنی کے افعال
نمایان ہوتے ہین اور ان حواس کے افعال کا نمایان ہونا علم قیافہ کے مطابق ہوتا ہے
ایک بڑے عالم نے ایک کتاب مین یہ قول درج کیا تھا کہ دماغ کو حواس باطنی سے
کچھہ علاقہ نہین ہے لیکن یہ قول غلط محض ہے روزانہ یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ اگر سر کو کوئی
صدمہ سخت پہونچے تو حواس خمسہ باطنی مین خلل آجاتا ہے اور یہ بات تو ثابت ہو گئی ہے
لوگون کے سر کا دور چودہ انچ سے کم ہوتا ہے اونکو عقل انسانی نہین ہوتی اور بغیر شکل سر کے
اچھی انداز او شکل پر عقل کا ہونا موقوف ہے اور اگر بلند اور فراخ پیشانی ہو تو عقل زیادہ
ہوتی ہے اور اگر سر کی پشت بڑی اور فراخ ہو تو خواہش حیوانی زیادہ ہوتی ہے اگر سر کی
چاند اچھی فراخ اور بلند ہو تو خیالات آراستہ اور نیک حاصل ہوتی ہین اکثر آدمیون کو دماغ کے
ان تین قسمون مین اعتقاد ہے لیکن جزئیات مین اونکو تامل ہے چونکہ مین اصول علم قیافہ کو
مانتا ہون اگرچہ بسبب اسکے کہ یہ علم فرنگستان مین بنا ہے سب فروع کو اس علم کے
کامل نہین سمجھتا ہون اسواسطے مجھکو امید ہے کہ جو باتین علم قیافہ کی حالت بیداری
انسان مین ثابت ہوتی ہین وہی باتین عمل مقناطیسی کی حالت مین بھی نمایان ہونگی ان مین
اون باتون کا ذکر کرتا ہون جو فی الحقیقۃ عمل مقناطیسی کی حالت مین دیکھی جاتی ہین یعنی
معمول کے سر کے اگر خاص مقام کو چھوا جاوے تو اوس مقام کے مطابق آثار نمایان
ہوتے ہین جس طرح ستار کے خاص پردے کو دبانے سے اور تار پر مضراب لگانے سے
خاص آواز پیدا ہوتی ہے مثلاً اگر معمول کے سر کے راگ کے مقام کو اونگلی سے
چھوا جاوے تو معمول فوراً گانا شروع کرتا ہے اگر خود بینی کے مقام کو چھوا جاوے تو معمول
فوراً اکڑنا شروع کرتا ہے اور اوسکے تمام انداز سے خود بینی نمایان ہوتی ہے اگر مقام محبت
اطفال چھوا جاوے تو معمول فوراً ایک خیالی بچہ کو نہایت محبت پدرانہ سے پیار کرنے لگتا ہے
اگر فیاضی کا مقام چھوا جاوے تو اوسکے چہرے سے رحم نمایان ہوتا ہے اور معمول فوراً

اپنی جیب مین ہاتھہ ڈال کر جو کچھہ اوس مین سے نکال کر دینے کیواسطے ہاتھہ بڑھاتا ہے اگر طمع کا مقام چھوا جاوے تو معمول کے انداز مین فوراً بخل کے آثار ظاہر ہوتے ہین جو ہاتھہ مین دینے کیواسطے جیب سی نکالا تھا پھر جیب کے اندر فوراً ڈال لیتا ہی اگر احتیاط کا مقام چھوا جاوے تو معمول کو چہرے سی خوف نمایان ہوتا ہی اگر امید کا مقام چھوا جاوی تو چہرے سے غبار رفع ہوتا ہی اور آثار خوشی کے عیان ہوتے ہین اب تنقیح طلب یہ بات ہی کہ یہ آثار کس واسطے پیدا ہوتے ہین یہ بات کہنی ضرور ہی کہ یہ سب باتین اوس حالت مین بھی پیدا ہوتی ہین کہ عامل کی طرف سی کچھہ اشارہ یا تلقین معمول کو نہین ہوتی ہی اس باب مین دو قیاس کیے جاتی ہین ایک یہ کہ یہ آثار فقط مرضی عامل کے بسبب اور اس باعث سی کہ معمول کو عامل کے ساتھہ ہمہ وجوہ شرکت حاصل ہوتی ہی پیدا ہوتے ہین دوسرا یہ کہ فی الحقیقہ یہ سب آثار فقط خاص مقامات سر کے چھوئی جانے سی پیدا ہوتی ہین میری راے یہ ہی کہ یہ دونون قیاس صحیح ہین وقوع بعض آثار مطابق قیاس اول ہوتا ہے اور بعض آثار مطابق قیاس ثانی **مثلاً** جب نیوس صاحب عمل اس طرح پر کرتے ہین کہ معمول کو ہوش رہے تو فقط تلقین کی سبب سی یہ آثار پیدا ہوجاتے ہین اگر معمول کو کہین کہ تم پادری ہو تو فوراً نہایت فصیح وعظ کہنی لگتا ہے اگر اوس سی گانے یا منہ چڑھانے کے واسطی کہا جاوی تو وہ یہ حرکتین کرنے لگتا ہی اور اگر اوسکو کہین کہ تم بالکل برباد ہوگئی تو اوسکے چہری اور انداز سی سخت پریشانی نمایان ہوتی ہے مین نی اکثر خود یہ باتین بچشم واقع ہوتی دیکھی ہین اور مجکو یقین واثق ہے کہ مرضی ناگفتہ یعنی عامل کا دل مین قصد وخواہش کرنا بجای تلقین کے عمل کرتا ہی لیکن اکثر عامل ایسے ہین کہ جو علم قیافہ سی آگاہی نہین رکھتی اور خاص خاص مقامات حواس باطنی کے صحیح صحیح نہین بتا سکتے ہین تو اس صورت مین گمان تلقین اور شرکت خیال عامل کا نہین ہوسکتا ہے اور بہر نوع قیاس ثانی درست ہوتا ہی قطع نظر اسکو

یہ آثار اس طرح بھی پیدا ہوتے ہین کہ سر کے مقامات کو چھوا نجاے بلکہ اور اعضا کے مقامات
چھوے جاوین حتی کہ بعض صورت مین اگر سر کے مقامات کو چھوا جاوے تو ایسے آثار
نمودار ہوتے ہین اس واسطے کہ اگرچہ شرکت خیال کا ہونا لابدی ہے اور معمول
عامل کی مرضی کا مطیع ہوتا ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کی طبیعت مین کسیطرح کا جوش ہو
اور عامل کی طبیعت بالکل ٹھہری ہوئی ہو مثلاً عامل شدت سے ہنس رہا ہو اور معمول کسی
اور فعل و خیال مین مستغرق ہو اور اوسکی ہنسی سے ذرا بھی فرق اور حرج اوسکے خیال
و فعل مین نہ آوے یہیں اور بہت آثار ایسے ہین کہ اونکو واقع ہونے پر یہ قیاس اور شرکت
خیال و تلقین و مرضی عامل صادق نہین آتا ہے اور مین نے بہت سی احتیاط اس باب مین
کی ہے کہ کسی طرح کا دھوکا نہوا اور کل یہ بات غور طلب ہے کہ اگر معمول علم قیافہ اور مقام
حواس باطنی کا بالکل نہجانتا ہو تب بھی جب کسی مقام کو اوسکے سر کے چھوا جاوے
اثر مطابق اوس مقام کے نمایان ہوگا دوسرے یہ کہ عامل خود علم قیافہ سے ناواقف ہوتا ہے
تو جو آثار پیدا ہوتے ہین اونکو وہ دیکھکر حیران ہوتا ہے اس واسطے کہ وہ جب کسی مقام سر کو
چھوتا ہے تو نہین جانتا ہے کہ اسکا کیا اثر ظاہر ہوگا پس معلوم ہوا کہ شرکت خیال اور مرضی
عامل کو اس صورت مین اصلاً و مطلقاً دخل نہین ہے بلکہ اگر اتفاقیہ کوئی خاص مقام سر کا
کسی شے سے مثل کرسی یا میز کے چھوا جاوے یا اتفاقیہ ہاتھ عامل یا کسی اور شخص کا سر کے
کسی خاص مقام پر لگ جاوے تو ایسے آثار پیدا ہوتے ہین جو قواعد علم قیافہ کے مطابق ہوتے ہین
اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل علم قیافہ سے واقف ہے اور سر کے خاص مقام کو چھوکر وہ ایک
خاص اثر پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس اثنا مین وہ کسی سے بات کرنے لگا اور جس مقام کا
قصد رکھتا تھا نہ چھوا بلکہ کسی اور مقام کو اوسکا ہاتھ بہک کر لگ گیا جسکا ارادہ اوسکو
دل مین نہین تھا تو ایسا اثر ظاہر ہوتا ہے کہ جو عامل پیدا کرنا نہین جانتا ہے اور حیران ہوتا ہے
آخر کار فکر اور غور سے اوسکو اپنی غلطی معلوم ہوتی ہے اور اثر کا صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے

سوم اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عامل کسی خاص مقام سر کو چھوتا ہو تو اوسکو کسی خاص اثر کو
پیدا ہونے کی توقع ہوتی ہو اور حقیقت مین ایک مختلف اثر نمایان ہوتا ہے چنانچہ مین نے
ایک دفعہ بہت سی مقامات کو چھوٹے چھوٹے وزن کو مقام کو چھو لیا اکثر اس
مقام کے چھونے سی مقابلہ کا اثر پیدا ہونے کی امید ہوا کرتی تھی لیکن وہ
معمولون پر اس مقام کو آزمایا اور مین نے ذرا بھی نہین سوچا تھا کہ اسکا کیا اثر ہوگا
ایک معمول ذرا جھکا ہوا بیٹھا تھا فوراً اوسنے اپنے جسم کو سیدھا کر لیا اور ایک ٹھنڈی سانس
کھینچی اس اثر کو اپنے دلمین خیال کر کے مین نے دوسرے شخص پر آزمایش کی یہ شخص فوراً
آگے کو جھک گیا اور اوسکے چہرے سے نہایت خوف نمایان تھا اور کہنے لگا کہ مین نہایت
عمیق چاہ مین جسکی تہ نہین گرا جاتا ہون یہ دونون آثار وزن کے مقام ہی متعلق ہین
مگر جس وقت مین نے آزمایش کی تھی اوس وقت اون دونون مین سے ایک
کی بھی توقع نہین تھی جس وقت مین نے ایک معمول کے قدیمی حیاسمت کو مقام کو
چھوا تو اوسنے فوراً کہا کہ مین ایک بڑا کالا جانور دیکھتا ہون جو چالیس فٹ اونچا ہی
یہ شخص ناخواندہ تھا ایک مرتبہ جو پہلے مین نے اس مقام کو آزمایا تھا تو معمول کو
بہت فراخ میدان اور مسافت معلوم ہوتی تھی مجکو اس مرتبہ بھی مسافت کو
نظر آنے کی امید تھی جانور کی امید نہین تھی اس طرح کی بہت مثالین ہین زیادہ
طول کلام کچھ ضرور نہین ہی تیسرے یہ کہ جب مین نے دو مقام کو ایک مرتبہ چھوا
تو متفق آثار ایسے ہی جلدی نمایان ہونے جیسے متفرق نمودار ہوتے تھے اور یہ مجھکو
خیال بھی نہین تھا کہ کیا اثر پیدا ہوگا چنانچہ جب مین نے طمع اور فیاضی کے
مقامات دونون چھوئے تو معمول نے اپنا ہاتھ جیب مین ڈال لیا اور پھر نکالا
اور ایک خیالی نقدی سے تقریر کرنے لگا کہ غریب آدمیون کی نصیحت سے مدد
کرنی چاہیے روپیہ نہ دینا چاہیے ایک مرتبہ اور اتفاقیہ ایک عجیب اثر پیدا ہوا اور اس

تجربہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایک بار کوئی خاص مقام سر کا چھوا جاوے تو اثر اوسکا کچھ دیر تک رہتا ہے کسی معمول پر زیادہ کسی پر کم ایک معمول کی سر کا مقام پارسائی جب مین نے چھوا تو اوسنے سجدہ کیا اور اوسکے چہرہ سے عبادات اور پارسائی اور خاکساری نمایان تھی جب خود بینی کے مقام کو چھوا تو آثار شیخی اور غرور بدرجۂ غایت نمایان تھے اور تھوڑی دیر تک یہ اثر قائم رہا اتفاقاً ایک میرے دوست اوس موقع پر وارد ہوے اور اونھون نے باصرار یہ بات کہی کہ ہم پارسائی کے آثار دیکھا چاہتے ہین جب حسب استدعا اونکے مین نے پارسائی کے مقام کو پھر چھوا تو مجکو یقین تھا کہ وہی آثار خاکساری و پارسائی پھر نمایان ہون گے لیکن اس مرتبہ پارسائی نمایان ہوئی الا مختلف صورت سے ظاہر ہوئی یعنی بجاے سجدہ کے معمول سیدھا کھڑا ہوگیا اور اس طرح نماز پڑھنے لگا اور مناجات کرنے لگا کہ یا خداوندا مین تیرا بہت مشکور ہون کہ تو نے مجکو اور سب آدمیون سے زیادہ اچھا اس بات مین بنایا ہے کہ مین تجکو اور آدمیون کے بہ نسبت بہتر جانتا ہون اور اس شخص کی آواز خاکساری نہین تھی بلکہ شیخی اور پارسائی ملی ہوئی تھی پس ان امثلہ سے ثابت ہوا کہ وہ ظہور آثار مطابق تلقین یا مرضی عامل کی کلیۃً نہین ہے اس واسطے کہ وجہ وقوع ان آثار کی قواعد علم قیافہ سے کہ خاص خاص مقامات سر کے چھونے سے یہ نتائج نکلتے ہین حاصل ہوسکتی ہے مجکو اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ بعض آدمیون کے حواس باطنی حالت ہوش اور بیداری اور معمولی مین بہت تیز ہوتے ہین اور اونکے سر کے مقامات مناسب چھونے سے آثار نمایان ہوتے ہین چنانچہ ایک عورت معمولہ نے مجھسے بیان کیا کہ مجکو خیالی شکلین بہت نظر آتی ہین اس سے معلوم ہوا کہ جو حواس سے رنگ اور شکل معلوم ہوتی ہے وہ حواس اس عورت کی یاوف تھی چنانچہ مین نے مقامات شکل اور رنگ اور قد اور ترتیب اور شمار کو چھوا تو وہ بہت سی چیزین اوس عورت کو نظر آئین کبھی عمرداً فرداً اور کبھی یکجا کبھی ترتیب سے

اور غیر مرتب کبھی سفید اور کبھی اور رنگون کے اور کبھی بڑے قد اور کبھی چھوٹے قد اور کبھی
لا انتہا فاصلہ تک نظر آنے لگین جس وقت مقام وزان کو چھوا تو اوس عورت کو ایسا
معلوم ہوا کہ گویا برا خواب دیکھتی ہون اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بڑی بلندی سے
نیچے گرتی ہون یا زمین پیرون کے نیچے سے نکلی جاتی ہے اور ان آثار کے ظہور سے
قیاس حکما کا صحیح معلوم ہوتا ہے کہ بھوت و پریت وغیرہ بسبب حالت ماؤف حواس
مدرکہ کے نظر آتے ہین اگرچہ کچھ اور بھی اسکے وجوہ ہون اب مین اس بات کا ذکر کرتا ہون
کہ عمل مقناطیسی کا اثر حیوانات غیر ناطق پر بھی ہوتا ہے اس سے یہ بات بھی ثابت ہوگی
کہ عمل مذکور کا اثر ہونا کچھ خیال پر موقوف نہین ہی اور اوسمین فریب و شبہہ کا دعوی بھی
نہین ہوسکتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حقیقت مین عامل کا اثر معمول پر ہوتا ہی
چنانچہ آیرلنڈ مین ایک شخص گھوڑے کا رام کرنے والا اور ولایتی والا مشہور تھا اور
اوسکا حال یہ تھا کہ تھوڑی دیر تک گھوڑے کے ساتھ اوسکو ایک جگہ بند کر دیتے تھے
اور جب وہ باہر نکلتا تھا تو گھوڑا ایک بکری معلوم ہوتا تھا اور یہ شخص کچھ پوشیدہ عمل
کرتا تھا اور اغلب ہی کہ یہ عمل بہت سہل اور آسان ہو ورنہ اوسکے ضائع اور ظاہر ہو جانیکا
اوسکو بہت اندیشہ ہوتا انگلستان مین بھی ایک شخص تھا کہ کیسا ہی شریر گھوڑا پاس اوسکے
آوے وہ اوسکو فوراً رام کر لیتا تھا کہتے ہین کہ بہت لوگ جو وحشی جانورون اور درندون کو
رام کر لیتے ہین اون جانورون کے نتھنے مین دم دم کیا کرتے ہین اور جن لوگون نے اس عمل کو
آزمایا ہی اونکو دریافت ہوا ہی کہ اس عمل مین بہت اثر ہے اب یہ بات لائق لحاظ ہی کہ دم
کرنے کا عمل مقناطیسی مین بہت استعمال ہے اور دم کرنے کا اثر بہت ہوتا ہی یہ بھی
سب لوگ جانتے ہین کہ انسان کی آنکھ کا اثر حیوانات پر بہت ہوتا ہی ایمہرک نامی
اور اور کئی آدمی شیرون کو فقط آنکھ کے زور سے رام کر لیتے تھے یہ شخص فی الواقع کبھی ابھی
بھی ہوئی اور تیز نظر سے جانورون کو آنکھ سے علیحدہ نہین کرتے تھے اور جب تک اون

جانوروں کی آنکھ اونکی نظر سے مغلوب رہتی تھی سبب کہ جو جانور ہرگز اون پر حملہ نہیں
کر سکتے تھے یہ بات مشہور ہو کہ اگر آنکھ ہٹا لیجاوے تو بہت اندیشہ ہوتا ہے یہ بات ثابت
ہو چکی ہے کہ نظر جما کر دیکھنے سے عمل مقناطیسی بہت آسانی سے اور زبردست ہوتا ہے حتی کہ
ابتدا میں نئے آدمی پر یہی ترکیب کرتا ہوں کہ اوسکے آنکھوں کی طرف پانچ یا دس منٹ تک
نظر گاڑ کر دیکھا کرتا ہوں چنانچہ لیوس صاحب بھی جب عمل کرتے ہیں تو نظر ہی کیا کرتے ہیں
اور جو لوگ اونکو عمل کرتے دیکھتے ہیں اونکو یقین ہوتا ہے کہ اونکے آنکھ میں بہت بڑی قوت ہے
چند روز ہوے لیوس صاحب نے کئی آدمیوں کو روبرو ایک بلی پر کامل عمل مقناطیسی فقط
اوسکی طرف نظر جما کر دیکھنے سے کر دیا ایک شخص نے اسی طرح ایک کتے پر کامل عمل مقناطیسی
کر دیا تھا ایک عورت نے ایک مادہ گاؤ پر جو بیمار تھی اس طرح عمل کیا تھا اور اوسکی بیماری فقط
اس عمل سے دور کر دی تھی معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ حیوانات غیر ناطق عقل اور علم سے بری
ہوتے ہیں اسواسطے عمل مقناطیسی کا اثر اون پر بہت جلد ہوتا ہے غالب ہے کہ اگر انسان بھی
اپنی مادرزاد حالت میں ہو تو اوس پر بھی یہ عمل بہت جلد ہو جاوے فقط یہی بات نہیں ہے کہ انسان ہی کا
اثر حیوانات پر ہوتا ہے بلکہ ایک حیوان کا اثر بھی دوسرے حیوان پر ہوتا ہے سانپ مرغ [illegible] ہے
کہ چڑیا کو بالکل اپنے بس میں کر لیتا ہے یہ قدرت اوسکی خاص عمل مقناطیسی سے مشابہ ہے
یہ بات اکثر دیکھی جاتی ہے کہ سانپ بلی کو بالکل بے اختیار کر دیتا ہے لیوس صاحب
کہتے ہیں کہ ہم نے اکثر یہ بات دیکھی ہے کہ باوجودیکہ سانپ اور بلی میں فاصلہ بہت ہوتا ہے
بلی کی حالت پریشان ہونے لگتی ہے اور آدمی پہلے کہیں سانپ کو نہیں دیکھتے لیکن جب
تلاش کیا جاتا ہے تو ضرور دیکھا جاتا ہے کہ ایک سانپ کہیں چھپا ہوا بلی کے اوپر
نظر جمائے ہوئے بیٹھا ہے اور بلی سانپ کی طرف کھنچی جاتی ہے اور بالکل بے اختیار
اور بے حس و حرکت ہو جاتی ہے اور اگر کوئی آدمی بچانے والا نہو تو سانپ کا شکار آسانی سے
ہو جاتی ہے یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ جب سانپ کو دفعتاً مار ڈالیں یا ہٹا دیں تو فقط اس سبب سے

کہ سانپ کی نظر بلی سے دفعتہً علیحدہ ہو جاتی ہے بلی فوراً مرجاتی ہے چنانچہ لیوس صاحب نے
یہ بات بچشم خود مشاہدہ کی ہے اس بات سے وہ بات ہمکو یاد آئی جو پہلے بیان ہو چکی کہ حالت
سکوت عمل مقناطیسی سے موت کو واقع ہونے کا اندیشہ ہی اور محال کہ بسا اوقات عمل
حیات کو بیحد پیدا کرنے میں دشواری ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات میں باہم کوئی
ایسی سبیل اتفاق اور ربا ئین کرنیکی ہے جو ہمکو معلوم نہیں بعض آدمی کہتے ہیں کہ یہ بات
حیوانات کو شعور حیوانی سے حاصل ہوتی ہے لیکن حقیقت اسکی دریافت نہیں ہوتی
کہ شعور حقیقت میں کیا شے ہے یہ شعور مشہور ہے اور اکثر لوگ کہتے ہیں کہ کتے میں بہت ہے اگرچہ
اسکا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتا آدمیوں کے پاس بہت رہتا ہے اور لوگ اوسکو تعلیم
کرتے ہیں لیکن وہ حیوانات کا شعور بھی ہے سبیل تذکرہ اکثر کتابوں میں مندرج ہے
کوّون کی عدالت اور بعض اقسام کے جانوروں کا خاص خاص موسم میں سفر کرنا کسی
باعث پر یقیناً موقوف ہے اسکی کیا وجہ ہے کہ کتا اپنے مالک کو تلاش کر لیتا ہے بلکہ یہانتک
کہ کوئی چیز جو اوسکے مالک نے چھوئی ہو اور چھپائی گئی ہو اوسکو ڈھونڈ لیتا ہے اسکی کیا
وجہ ہے کہ ایک کتے کو جہاز پہ چڑھا کر بلکہ ایک تھیلے میں بند کرکے بھیجا دیں اور پھر اوسے
چھوڑ دیں تو سیدھی راہ سے اپنے گھر کو چلا جاتا ہے ایک ذکر تحریری ہے کہ ایک کتا
ایک جگہ وارد ہوا وہاں ایک اور کتے نے اوسکو زخمی کیا وہ مجروح کتا اپنے گھر کو
جو کئی سو کوس کے فاصلے پر تھا گیا اور وہاں سے ایک اور کتا اپنے ساتھ لیکر
اوسی جگہ آیا جہاں وہ زخمی ہوا تھا اور اپنے دوست کتے کی مدد سے اوس
کتے کو جس نے اوسے پہلے زخمی کیا تھا آکر زخمی کیا اور اپنا بدلا لیا اب کوئی اسکی وجہ
معقول نہیں بتا سکتا ہے کہ یہ عقل اوس میں کہاں سے آئی اگر یہ بات کہی جاوے کہ
کتا اپنی قوت شامہ کے سبب سے اپنے مالک کو ڈھونڈ لیتا ہے تو ایسی قوت شامہ کی
تیز ہو جانے کو ایک نادرس کہنا چاہیے اسواسطے کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ جس جگہ کتا اپنے

مالک سے علیحدہ ہوا تھا وہان جاتا ہے اور اگر وہان اوسکا مالک نہ ملی تو اور بہت سی جا
تلاش کرتے کرتے آخر اوسکو ڈھونڈھ لیتا ہے یہ بات خیال مین نہین آتی ہی کہ قوت
شناسہ معمولی سے یہ بات کیونکر حاصل ہو سکتی ہے میری رای یہ ہی کہ جملہ حیوانات مین
آپسمین شرکت مقناطیسی بدرجہ کثیر ہے سب جانتے ہین کہ مختلف اقسام کی حیوانات مین
آپسمین ایسا اُنس اور ایسا تنفر پایا جاتا ہے جیسا انسانون مین عامل و معمول عمل مقناطیسی مین
ہوتا ہی چنانچہ دو شخص دس سال سے ایک فرانس مین اور ایک نئی دنیا مین ابتک تجربہ
کر رہے ہین اونکے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گھونگھون مین آپس مین بہت ہمدردی اور انس
ہوتا ہی یعنی اگر بہت سی یہ جانور ایک جا رکھے جاوین تو مدت تک اون مین آپس مین باہم دردی
رہتی ہے اگرچہ کتنی ہی فاصلے پر لیجا کر اونکو علیحدہ کر دین اور اس امر کے ذریعہ سی
تجویز یہ ہوئی ہے کہ ایک ذریعہ خبر رسانی کا مقامات بعیدہ مین نکالا جاوے
چنانچہ جن دو شخصون کا ذکر ہے کہ اونھون نے اس ذریعہ سے آپس مین تحریر کی
اگرچہ ترکیب مفصل مجکو معلوم نہین ہے لیکن تجویز مذکور مجملا یہ ہے کہ دو گھونگھون کا نام الف
فرض کیا اور اون دونون کو آپس مین تھوڑے عرصہ تک ساتھہ رکھا اور بعد ازان اونکو
علیحدہ کر لیا اور اسی طرح دونون گھونگھون کا نام بے اور دو کا نام تے اور علی ہذا القیاس
جتنی حروف تہجی ہین دو دو گھونگھون کے نام مطابق حرف کی رکھہ لیے اور اونکو تھوڑی
دیر تک ایکجا رکھہ کے پھر علیحدہ کر دیا احتیاطاً کئی گھونگھے ایک ہی حرف کے نام
رکھتی ہین اگر ایک سال تک ان جانورون کو کچھہ کھانے کو نہین ملے تو بھی زندہ
رہتے ہین اب فرض کرو کہ لفظ شام لکھنا منظور ہے ایک شخص کلکتہ مین اور ایک لاہور مین ہے
لاہور والے نے ایک برقی آلہ سے اوس گھونگھے کو چھوا جسکا نام شین ہی کلکتہ والا
بیٹھا ہوا اپنے گھونگھے کو دیکھہ رہا ہے اور ایک آلہ سی ہر ایک کو چھو کر دیکھتا ہی آزماتی
آزماتی جو گھونگا اوسکے پاس شین کے نام کا ہی وہ مثل شین لاہور کی تڑپنے لگتا ہے بس

کلکتہ والے نے شین لکھ لیا علی ہذا القیاس الف و میم بھی لکھ لیا تو اونکو ملاکر لفظ شام بن گیا بادی الرای مین اول اس ذکر کو سن کی ہنسی آتی ہے اور ایک امر بیوقوفی کا معلوم ہوتا ہی لیکن جب بغور خیال کیا جاوے کہ انسان مین جس طرح آپسمین بدرجہ غایت اُنس و تنفر ہوتا ہے حیوانات مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور عمل مقناطیسی کا اثر بہت ہوتا ہی تو کچھ عجب نہین اگر ان جانورون مین اس شدت کی ہمدردی آپسمین ہو اور جب تک امتحان اور تحقیقات کی بعد کوئی بات غلط نہ معلوم ہو تب تک اوسکو نامعتبر سمجھا جاوی دو بڑی فاضل اس تجربہ پر دش برس سے مصروف ہین یقین ہے کہ وہ سب حال مفصل مشتہر کرین گا اور ہر ایک شخص اپنی جگہ پر امتحان کر لیگا اگر یہ ذریعہ خط و کتابت کا امتحان پر صحیح نکلا تو تار برقی جو فی زماننا مروج ہی اوسکی قدر بہت کم ہو جاویگی اس واسطے مثل تار کی کوئی شی نہین ہے کہ جس کی ٹوٹنے کا یا غنیم کی کاٹنے کا اندیشہ ہو صرف بھی بہت کم ہوگا فقط چند عدد گھونگھی اور دو آلات دو مقام مین جہان سی تحریر کرنی منظور ہوگی درکار ہونگے اور معلوم ہوتا ہی کہ یہ ترکیب بھی کچھ نئی نہین ہے مدت سی ایک قلعہ کا محاصرہ ہو رہا تھا اور قلعہ والون کو کسی جگہ تحریر کرنی منظور تھی تو اونھون نے بذریعہ شرکت حیوانی تحریر کی تھی **تبصرہ سوم**

اب مین ذکر کرتا ہون کہ انسان کے جسم پر غیر ذی روح اشیا کا مثل مقناطیس مصنوعی وغیرہ کے کیا اثر ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ مقناطیس مصنوعی کا جسم انسان پر ضرور اثر ہوتا ہے یعنی اگر مقناطیس کو ہاتھ مین لیکر وہی ترکیب کیجاوے جیسی ہاتھون سے کیجاتی ہے تو اوسکا اثر بھی ایسا ہی ہوتا ہے جیسی ہاتھ کی عمل کا ہوتا ہی بیشک اس ترکیب سی ہاتھ کا اثر اور مقناطیس کا اثر دونون مجتمع ہو جاتے ہین اور اس طرح بھی تجربہ ہوا ہے کہ مقناطیس کا بلا عامل کے ہاتھ کی استعمال کیا گیا ہی یا ایک آدمی کی ہاتھ مین مقناطیس دیکر عمل کیا گیا ہے کہ جس کے ہاتھ کی تاثیر کچھ بھی معلوم نہین ہوتی تھی اور اس صورت مین بھی مقناطیس مصنوعی کا اثر جسم انسان پر ایسا نمایان

ہوا ہے جیسے عامل کے ہاتھہ کا اثر نمودار ہوتا ہے یہانتک کہ اگر معمول فاصلہ پر ہو تو مقناطیس
مصنوعی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ خواب مقناطیسی معمول پر واقع ہو جاتا ہے بلکہ کبھی ہاتھہ پیر اکڑ
جاتے ہین اور تشنج پیدا ہو جاتا ہے اور مقناطیس مصنوعی کا اثر تندرست آدمیون پر
ہوتا ہے یہ اثر مقناطیسی جملہ اشیاء مادی کے درمیان مین سے گذر جاتا ہے اور اس لحاظ مین
یہ اثر اثر الکٹریسٹی یعنی برقی سے علٰحدہ ہے کیا معنی کہ اثر برقی سیسہ اور رال مین نہین گذر سکتا ہے
اور جملہ فلزات مین سے بآسانی گذر جاتا ہے اور مثل کیفیت الکٹریسٹی اور مقناطیسی طلوع کی
یہ کیفیت جسکا فعل جسم انسان پر اثر کرتا ہے قطبین مین منتشر ہوتی ہے اس کیفیت کا نام
ریشن بیگ صاحب نے اوڈ ایل رکھا ہے یہ کیفیت اوس کیفیت کے ساتھہ مشترک ہے
جسکے اثر سے لوہے کی سوئی یعنی قطب نما جس وقت لٹکائی جاتی ہے تو شمال کی طرف
مڑ جاتی ہے اور جسکے اثر سے سنگ مقناطیس مصنوعی لوہے کے ٹکڑون کو کھینچتا ہے اور
جسم انسان مین جو یہ کیفیت ہوتی ہے کیفیت مقناطیس مصنوعی سے مشترک نہین ہوتی
لیکن جہان یہ کیفیت موجود ہوتی ہے خواہ مقناطیسی مصنوعی مین خواہ جسم انسان خواہ
بلور مین ہر جگہ اوسکا ظہور بلحاظ قطبین ہوتا ہے یعنی جیسا ظہور جسم کے ایک سرے پر
ہوتا ہے اوس سے دوسرے سرے پر مختلف ہوتا ہے اس کیفیت اوڈ ایل کا یہ خاصہ ہے کہ مثل
کیفیت حرارت روشنی اور الکٹریسٹی یعنی بجلی کے ایک جسم سے دوسرے جسم کی طرف
روان ہوتی ہے اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہین اونکو لمعات نور تاریکی مین نظر آتی ہین
یہ روشنی بہت ضعیف ہوتی ہے روشنی آفتاب اور روشنی شمع سے مغلوب ہو جاتی ہے الا
جن لوگون کی طبیعت بدرجہ غایت نازک ہے اونکو دن کو بھی روشنی نظر آتی ہے اوڈ ایل کی
روشنی کا رنگ قوس قزح کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے لیکن مقناطیس مصنوعی کے شمالی قطب کی طرف
رنگ اودا اور جنوبی قطب کی طرف سرخ رنگ زیادہ نظر آتا ہے یہ کیفیت اوڈ ایل فقط
مقناطیس مصنوعی ہی مین موجود نہین ہوتی بلکہ جس جسم کی حیثیت بطور کرسٹل ہو اوس مین

پائی جاتی ہے اور کرسٹل اوسکو کہتے ہین جو روشن اور شفاف اور پہلودار چیز ہوا کثر شیشہ کی چیز جو ایسی ہوتی ہے اوسکو کرسٹل کہتے ہین اور نازک طبع آدمیون کو اجسام کرسٹل مین نہایت خوبصورت روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے کرسٹلون کا اثر بھی بلحاظ قطبین ہوتا ہے اور اوسکا فعل مقناطیس مصنوعی اور انسان کے ہاتھہ کی فعل سے ضعیف ہی لیکن اس فعل سی مشابہ ہوتا ہے نازک طبع آدمیون پر بھی انسان کے جسم کا ایسا ہی اثر ہوتا ہی جیسا مقناطیس مصنوعی کا اثر ہوتا ہے اور جو روشنی معمول کو خواب مقناطیسی مین عامل کی اونگلیون کی سرون سے نکلتی ہوئی نظر آتی ہے یہ روشنی روشنی اوڈائل ہوتی ہے دونون ہاتھون کے سری دو قطب اور سر اور آنکھین اور ہونٹھہ نقاط ماسک ہوتے ہین جہان یہ روشنی مجتمع ہو کر بھری ہوئی ہوتی ہے یہی وجہ ہی کہ ہاتھون کے گذرانے اور نظر جما کر دیکھنے سی عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہے ریشن نیگ صاحب نی ثابت کیا ہے کہ یہ کیفیت اوڈائل جملہ اجسام مادی اور درختون مین موجود ہی ہرچند مقناطیس مصنوعی اور کرسٹلون کی نسبت ان اجرام مین کمتر ہوتی ہے اور روشنی آفتاب اور مہتاب اور ثوابت مین بھی موجودگی اس کیفیت کی دریافت کی ہے ایک بڑی بات قابل غور کے یہ ہی کہ جسم انسان پر مقناطیس ارضی کا اثر بہت قوی ہوتا ہے بہت آدمی ایسے ہین کہ جب تک اونکا پلنگ سمت الراس مقناطیس ارضی کے متوازی مین نہوا اور اونکا سر شمال کی طرف نہو تب تک اونکو نیند نہین آتی ہین نے ایسی آدمی خود بہت دیکھی اور سنی ہین لیکن اسکی وجہ کوئی نہین بتا سکتا ہے یہ بات بہت غالب معلوم ہوتی ہے کہ اگر مریض کا پلنگ اس انداز سی بچھایا جاوے تو بعض بعض امراض سی جلد صحت حاصل ہوتی ہے چنانچہ بعض مریض ایسے ہوتی ہین کہ اگر اونکا پلنگ سمت الراس مقناطیس ارضی کے متقاطع بچھایا جاوے تو اونکو نہایت تکلیف ہوتی ہے اور ذرا بھی برداشت نہین ہو سکتی اس بات کا تجربہ لوگون نے کیا ہو اور اس بات کا بھی تجربہ ہے کہ جب

شخص پر عمل مقناطیسی کرنا منظور ہوا اوسکو اس طور پر بٹھایا جاوے کہ اوسکا سر شمال کی طرف ہو
اور چہرہ جنوب کی طرف ہو اور اوسکے پانون بھی جنوب کی جانب پھیلے ہوے ہون
تو اور طرح کی نشست کے بہ نسبت اس انداز مین اوسپر عمل بہت جلد ہوتا ہی اگرچہ
بہت آدمی ایسے ہین کہ اونکو کسی رخ بٹھا وین عمل ہو جاتا ہے اور روشنی اوڈائل کو
بخوبی دیکھنے کے واسطے یہ بات بہتر ہے کہ معمول شمالاً جنوباً بیٹھے اور اوسکا سر شمال کی طرف ہو
رئیش نبگ صاحب نے بہت سی عجیب باتین اس باب مین کہ کیفیت اوڈائل جسم انسان مین
با وقات مختلف کس طرح منتشر ہوتی ہے دریافت کی ہین صبح کے وقت او گھٹنے پیچھے بلکہ
طلوع آفتاب سی یہ کیفیت بڑھتی جاتی ہے صبح کے کھانا کھانے سی پہلے اشتہا کی سبب سے
کم ہونے لگتی ہی پھر اوسکی ترقی ہوتی جاتی ہے اور شام کے کھانا کھانیکی وقت سی
پہلے دفعتہً بہت بڑھ جاتی ہے پھر شام تک بڑھتی ہے اور رات بھر کم ہوتی رہتی ہی
چنانچہ طلوع آفتاب سی پہلے کمترین درجہ پر ہوتی ہے ان حقائق کو ملحوظ رکھنے سے
انسان کی درستی اچھی طرح محفوظ رہ سکتی ہے بکمال تحقیق دریافت ہوا ہی کہ اوڈائل کا فعل
بلحاظ قطبین ہوتا ہے یعنی جس شی مین مثل جسم انسان یا مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل کیفیت
اوڈائل موجود ہوتی ہی اوسکی دونون قطبون کا فعل علحدہ علحدہ ہوتا ہے سالبہ یعنی قطب
شمالی مین جو روشنی نکلتی ہے اوسکا اثر خنک اور رنگ اودا ہوتا ہے اور موجبہ یعنی جنوبی
قطب کی روشنی کا اثر ناگوار گرم اور رنگ اوسکا سرخ ہوتا ہے دست راست آدمی کا سالبہ
اور خنک ہوتا ہے اور دست چپ موجبہ اور گرم ہوتا ہے آفتاب کی شعاع سالبہ ہی
اور نازک طبع آدمی پر خنکی کا خوش آیند اثر کرتی ہے چنانچہ انگلیٹھی کا رنگ بہت نازک طبع
آدمی پر تھا وقتیکہ وہ بہت قریب انگلیٹھی کے نہ آیا ایسا اثر ہوا کہ جیسے کسیکو جاڑا معلوم ہوتا ہی
اور جب وہ انگلیٹھی کے قریب آیا تو آگ کی حرارت کا گرم اثر معلوم ہوا اس خنکی کی وجہ یہ تھی
کہ انگلیٹھی مین سی لمعات سالبہ اوڈائل کے نکلتے ہین اور بعض آدمیون پر گرجا گھر کی بہت سی

شعاعون کی روشنی کا بہت خشک اثر ہوتا ہے کہ نوبت غش کی پہونچ جاتی ہے چاندکا اوڈائل موجب ہی اور نازک طبع آدمیون پر چاند کے شعاع کا اثر گرم ہوتا ہے جیسے ستارے آفتاب سے مستنیر یعنی روشن ہوکر چمکتے ہین اونکا اوڈائل موجب ہوتا ہے اور گرم اثر رکھتا ہے خلاصہ اوڈائل تمام عالم مین پھیلا ہوا ہے اور اس بات مین حرارت اور روشنی اور الکٹریسٹی سے مشابہ ہی اور ریش نیگ صاحب نے بڑی تحقیقات سے ثابت کیا ہے کہ ایک کیفیت سیال جس کا نام جوچاہو رکھہ لو اور جس کا وزن کچھہ نہین موجود ہی جو کیفیات حرارت اور روشنی اور الکٹریسٹی اور قوت جاذبہ زمین سے جدا ہے لیکن ان سب کیفیات سے یہ کیفیت مشابہ ہے اور اوسکے ساتھہ مشترک ہی ممکن ہے کہ بعد امتداد زمانہ شاید کوئی ایک کیفیات ایسی دریافت ہو جو ان سب کیفیات کی جامع ہو لیکن تا وقتیکہ ایسی کوئی کیفیت دریافت نہو تب تک اوڈائل کو کیفیات معروف سے بالکل علحدہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ فی زماننا کیفیت الکٹریسٹی اور حرارت کو اور روشنی کو آپس مین علحدہ سمجھتے ہین اور جن لوگون پر حالت بیداری مصنوعی اور جن شخصون پر حالت خواب مقناطیسی واقع ہوتی ہے اونکی طبیعت بہت اثر پذیر ہوتی ہے حتی کہ اونکو روز روشن مین عامل کے ہاتھہ اور اور اشیا مین سے روشنی اوڈائل نکلتی ہوتی نظر آتی ہے پس یہ بات قابل شک نہین ہے کہ کیفیت اوڈائل جو انسان کے ہاتھہ مین اور مقناطیس مصنوعی مین ہوتی ہے جس کے سبب سے خواب مقناطیسی بھی پیدا ہو سکتا ہے انسان کے ہاتھہ کے اوس جوہر سے مشابہ ہی جس سے عمل مقناطیس روحانی کا اثر ہوتا ہے غرض کہ ہم کہہ سکتے ہین کہ وہ کیفیت یا جوہر جسکے سبب سے عمل مقناطیسی روحانی کے آثار پیدا ہوتے ہین حقیقت مین وہی اوڈائل ہے جسکو ریش نیگ صاحب نے دریافت کیا ہے اب یہ بات بخوبی سمجھہ مین آسکتی ہے کہ ایک نازک طبع آدمی پر دوسرا شخص بغیر اوسکے چھونے کے خواب بیداری کی حالت پیدا کر سکتا ہے

اس واسطے کہ اگر مقناطیس مصنوعی سے یہ حالت پیدا ہو سکتی ہے تو انسان کے
ہاتھ سے کیون نہو سکی اسواسطے کہ ہم جانتے ہین کہ جو جوہر مقناطیس مصنوعی مین ہی
وہی جوہر انسان کے ہاتھ مین ہے اور ریش نیگ صاحب نی جو تجربات مقناطیس
مصنوعی اور کثر تشل اور انسان کے ہاتھ کو ذریعہ سے کیے ہین وہ سب یقیناً صحیح ہین
اور تلاش رکھین تو اثر پذیر آدمی آسانی سے مل جاتے ہین اور ہم تجربہ کر سکتے ہین
اب مین دو فائدون کا جو ان تجربات سی نکلتے ہین بیان کرتا ہون اول یہ کہ جو فعل
کیمیائی ہوتا ہے اور گل جانا جسم کا ایک فعل کیمیائی ہے اوس مین سی یعنی مُردہ
اجسام مین سے جب وہ گل جاتی ہین روشنی اوڈائل نکلتی ہے اور کیفیت اوڈائل
پیدا ہوتی ہے اور تنفس اور انہضام طعام مین بھی فعل کیمیائی ہوتا ہی اس سبب سے
نازک طبع آدمیونکو مُردون یعنی خصوصاً قبرون مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہی اور یہ کچھ وہم یا
خوف کرنیکی بات نہین ہی اور جو لوگ روشنی قبرون سی نکلتی ہوئی دیکھتے ہین اونکی طبیعت
نازک اور اثر پذیر ہوتی ہے اور زمانہ مین ایسے اذکار بہت مشہور ہین دوسری یہ کہ جس طرح
مقناطیس مصنوعی مین سے روشنی اوڈائل نکلتی ہے اسی طرح زمین مین سے کہ عظیم
مقناطیس ہی روشنی نکلتی ہے اور یہ روشنی زمین کی بسبب عظیم ہونے زمین کی سب لوگون کو
علی الخصوص نازک طبع لوگون کو زیادہ نظر آتی ہے اور یہ بات فقط قیاسی نہین ہی بلکہ
تجربہ سے ثابت ہی ابھی تک مین نے ایک قسم کی عمل کا ذکر نہین کیا ہے اور وہ یہ ہی
کہ عامل کو یہ قدرت ہی کہ بعض اشیا مین مثل پانی وغیرہ کے کیفیت مقناطیسی پیدا کر دی
اور جو معمول خواب مقناطیسی مین ہوتا ہے اوسکو بلا علم اس بات کے کہ پانی پہ
یہ عمل کیا گیا ہے فوراً تمیز ہو جاتی ہے کہ اس پانی مین اثر مقناطیسی ہے اور معمول
کہتی ہین کہ اوسکا مزا ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جسکا بیان اچھی طرح نہین ہو سکتا اور جب
وہ پانی پیا جاتا ہے تو ایک خاص قسم کی گرمی پینے والے کے جسم مین پیدا ہو جاتی ہی

بعض معمول کہتے ہین کہ یہ پانی بالکل بیمزہ ایسا ہوتا ہے جیسے بارش کا پانی یا کشید پانی پر
کچھہ مزہ نہین ہوتا اور اگر پانی پر عمل مقناطیسی نہ کیا جاوے تو جیسے اصل پانی کے
ذائقہ مین ایک طرح کی تیزی پائی جاتی ہے ویسی ہی معمول کو بھی معلوم ہوتی ہے
مقناطیسی پانی کا مجکو بھی اکثر تجربہ ہوا ہے اور پانی مین کیفیت مقناطیسی اس طرح سے
پیدا ہوسکتی ہے کہ ایک برتن مین پانی بھر کر اوس برتن کو دست چپ کی ہتیلی پر رکھکر
اونگلیون سے اوسکو پکڑین اور دست راست کو برتن کے اوپر چکر دیتے رہین یا دست
راست کی اونگلیون کو پانی کے سطح کے قریب مگر ذرا اوپر سیدھا رکھین یا اسی طرح
مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل کو پانی کی سطح پہ رکھین اور جو لوگ نازک طبع ہین اگرچہ اونپر حالت
خواب مقناطیسی واقع نہو تب بھی وہ مقناطیسی پانی اور معمولی پانی مین تمیز کرسکتے ہین
اثر مقناطیسی اکثر تھوڑی دیر رہتا ہے اور اگر اوڈایل پانی مین بھر اگیا ہو تو اوسکا اثر
کئی گھنٹون تک رہ سکتا ہے مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ جن لوگون کو ترکیب حروف سے
خواب مقناطیسی واقع ہوا کرتا ہے اون پر خواب مقناطیسی فقط بذریعہ مقناطیسی پانی کے
واقع ہوجاتا ہے اور مین نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جن لوگون پر پہلے عمل مقناطیسی کبھی نہین
کیا گیا ہے لیکن اصلی طبیعت اونکی عمل مذکور کی اثر پذیر ہے اون کو مقناطیسی پانی پیتے ہی
معمولی نیند جیسے روزمرہ انسان کو آتی ہے نہایت آسایش اور آرام سے آتی ہے
اور احتمال ہے کہ اونپر خواب مقناطیسی بھی واقع ہوگیا ہو لیکن چونکہ مدعا اس پانی کے
پلانے سے یہ تھا کہ اونکو نیند آجاوے اور اون کو حقیقت مین نیند آگئی تو کسی طرح کی آزمایش
اسکی نہین کی گئی کہ جس سے خواب مقناطیسی ہونے کا حال واضح ہوتا یہ کیفیت مقناطیسی
سوای پانی کے اور اشیا مین بھی پیدا ہوسکتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عامل خود
نہین جاسکتا ہے تو معمول کے پاس کوئی شے کیفیت مقناطیسی سے بھر کر بھیجدیتا ہے
اور اوس چیز کے بھیجنے سے معمول کو خواب مقناطیسی حاصل ہوجاتا ہے اگر معمول کو

ہوتی دھوکا دینا چاہے یعنی کوئی شے اوسکو ایسی دی جس مین کیفیت مقناطیسی بھری
نہین ہوتی ہے تو اوسکو اس بات کی تمیز ہوجاتی ہے کہ اس مین کیفیت مقناطیسی
موجود نہین ہے اور معمول دھوکا نہین کھاتا ہے تبصرہ دہم جاننا چاہیے کہ کیفیت
مقناطیس مطلق کو ابتدا مین لوگ سمجھتے تھے کہ فقط سنگ مقناطیس اور دو تین فلزات مین
ہوتی ہے لیکن اوس زمانے مین بھی زمین کو ایک مقناطیس عظیم ماننا پڑتا تھا فریدی صاحب نے
حال مین دریافت کیا ہے کہ اوکسیجن گاس کو مقناطیس مصنوعی کھینچتا ہے اور اوکسیجن گاس
کرہ ہوا کا ایک جز ہے اس سے ثابت ہے کہ ابھی بیشمار باتین علم مقناطیس متعلق مین ایسی ہین
جو ہمکو دریافت نہین ہین اور آیندہ دریافت ہون گی ریشن نیگ صاحب کو دریافت ہوا ہے
کہ نازک طبع آدمیون پر جملہ اجسام کا اثر ہوتا ہے اور جس طرح مقناطیس مصنوعی مین سے
روشنی نکلتی نظر آتی ہے اوسی طرح جملہ اجسام مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے چونکہ کیفیت
اوڈائل تمام عالم مین پھیلی ہوتی ہے اس واسطے یہ خیال لائد ہے کہ مثل حرارت اور
روشنی رسمی کے یہ کیفیت بھی جسم انسان پر کچھ اثر کرتی ہے اور اس بات کا ثبوت
کہ اسطرح کا اثر ضرور ہوتا ہے یہ ہے کہ کرسٹلون کا اثر نازک طبع آدمیون پر ہوتا ہے یہ کیفیت
مثل حرارت اور روشنی کے بطور تنویر عرصۂ عالم مین متحرک ہے اور اجسام کے اندر بھی
چلتی ہے روشنی کے نسبت اوڈائل کی رفتار کم ہے لیکن اجسام مادی مین حرارت کی
نسبت زیادہ نفوذ کرتی ہے جملہ اجسام معروف کے اندر اوڈائل آسانی سے گذرتا ہے
لیکن ریشہ دار اجسام مین سے گذرنے مین اتنی آسانی نہین ہوتی جیسے بے ریشہ اجسام
مین سے گذرتے ہین ہوتی ہے مثلا کپڑے اور کاغذ مین اوڈائل آسانی سے
نفوذ نہین کر سکتا ہے لا یہ اجسام دیر تک اوسکے دخل کو نہین روک سکتے
حرارت سوائے فلزات کے اور اجسام مین آہستہ آہستہ دخل کرتی ہے
اور الکٹرسٹی کا دخل بھی ان چیزون مین جو فلزاتی نہون کم ہوتا ہے بلکہ فقط فلزات اور

کوئلہ اور بعض مائعات یعنی بہنے والی چیزون مین سے اوسکا دخل ہوتا ہی اگر عامل جسکے
جسم کی کیفیت اوڈائل مثل کیفیت جسم معمول کے تناؤ کی حالت مین ہوتی ہے معمول کی
ہاتھ اپنے ہاتھون سے پکڑ لے اس طرح کہ اپنا دست راست مین اوسکا دست چپ
اور اپنا دست چپ مین اوسکا دست راست ہو تو عامل کے دست راست سی موج اوڈائل
معمول کی دست چپ مین جاکر اوسکے بازوے چپ پر چڑھکر اوسکے سینہ مین گذر کر اور پھر بازوے
راست مین اوتر کر اور پھر عامل کے دست چپ مین ہوکر اوسکے بازوی چپ پر چڑھکر اور پھر عامل کی
سینے مین سی ہوکر اوسکے بازوی راست مین اوتر آویگی اور حلقہ پورا ہو جاویگا اس صورت مین
معمول کا جسم بمنزلہ اوڈائل رہا ہوتا ہے جن لوگونکی طبیعت بہت اثر پذیر اوڈائل کی ہوتی ہے
اونپر اس موج کا اثر بہت تیز ہوتا ہے اور جب عامل کی کیفیت کی موج معمول کی کیفیت کی
موج کے موافق ہوتی ہے تو اسکا اثر خوش آیند ہوتا ہی لا بعض اوقات یہ آثار بہت تیز
ہوتی ہین حتی کہ اگر دیر تک یہ حال رہے تو نوبت غشی یا تشنج کی پہونچ جاتی ہی اور عند التحقیق معمول کے
بیان سی معلوم ہوا کہ کوئی شی بدن مین چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور اوسکی چلنے کی راہ اسطرح
بتاتے ہین جس طرح مین نے موج اوڈائل کی راہ اوپر بیان کی ہے لیکن اگر عامل کی ہاتھ زیر و زبر
ہون اور وہ معمول کے ہاتھ پکڑ لے تو عامل و معمول کی امواج اوڈائل بجای موافق ہونیکے
مناقض ہو جاتی ہین یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دونون امواج مین ایک قسم کی لڑائی ہو جاتی ہے
اور معمول ایک منٹ تک بھی اس عمل کی برداشت نہین کر سکتا ہے اور اوسکو نہایت تکلیف
مثل غش اور تشنج کی ہوتی ہی عامل کو جو مدرکات اور حواس اور حافظہ اور قوت متخیلہ معمول پر
حالت خواب اوڈائل مین اختیار ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہی کہ عامل کی کیفیت اوڈائل معمول کی
کیفیت اوڈائل سے اعلی اور قوی تر ہوتی ہے اور بسبب اس بات کی کہ اوڈائل جا بجا موجود
ہوتا ہے اور اوسمین یہ خاصہ ہی کہ اوسکے ریگذار رہنے مین عامل کو اپنی کیفیت کا اوس مقدار کر سکتا

جو معمول کے جسم مین چلی گئی ہے ربط رہتا ہے اگر کیفیت اوڈائل کوئی قوت عرفی یا قوت
حیوانی ہے تو ممکن ہی کہ عامل کی کیفیت اوڈائل جو غالب ہوتی ہے معمول کے اعصاب کے
حرکات اور حواس پر فعل کرتی ہے اور معمول کو جو روحانی اور جسمانی کشش عامل کی طرف
ہوتی ہے اوسکی بھی ایسی ہی وجہ ہے چنانچہ معمول اکثر بیان کرتا ہے کہ عامل کی گرد
ایک روشنی بھی ہوتی ہے کہ وہ روشنی معمول ہی انتشار کرتی ہے اور تحقیق ہے
کہ معمول کو ایک قسم کی کیفیت نفوذ عامل کی انگلیوں سے یا کہ اوس کے کل جسم سے
نکلتی ہوئی اور معمول کے جسم مین جاتی ہوئی نظر آتی ہے عمل مناقض مقناطیسی کا جو اکثر ہوتا ہے
اوسکی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ کیفیات آپس مین مناقض ہوتی ہین اور کچھ وجہ یہ معلوم ہوتی ہے
کہ جب سوای عامل کے اور لوگ معمول کے ہاتھ پکڑ لیتے ہین تو امواج اوڈائل مین
انقلاب ہو جاتا ہے معمول کو جو بعض اشیا سے تنفر ہوتا ہے اوسکی بھی یہ وجہ معلوم
ہوتی ہے کہ جیسی کیفیت اوڈائل اونکی مثبت یا منفی بلحاظ کیفیت معمول کے
ہوتی ہے ویسا ہی اوسکا اثر معمول پر ناگوار ہوتا ہے علی ہذا القیاس انس یا شرکت حس
اس طرح سے پیدا ہوتی ہے کہ عامل کی کیفیت کا فعل اوس حالت مین کہ جب حالت اوڈائل معمول
بڑھی ہوئی تھی معمول پر خوش آیند ہوتا ہے اور دونون کی کیفیات مین توافق ہوتا ہے اور یہ بات
بہت آسانی سے فہم مین آتی ہے کہ اس تانس اور شرکت حس کی تاثیر کی پیدا ہونیکا ذریعہ اور واسطہ
اوڈائل ہوتا ہے شرکت خیال اور فعل کا واقع ہونا اگر مانا جاے تو غالبا اوڈائل اوسکے
واقع ہونے کا ذریعہ ہے چون کہ عامل اور معمول کی کیفیت اوڈائل باہم گر متداخل
ہوتی ہین اور عامل کی کیفیت معمول کی کیفیت پر غالب ہوتی ہے اسواسطے یہ بات
پیدا ہوتی ہے کہ جو خیالات اور افعال عامل کے ہوتے ہین اون مین معمول شریک ہو جاتا ہی
اور اسی وجہ سے معمول عامل کے خیالات کو پڑھ لیتا ہے اور میری قیاس مین یہ بات آتی ہی
کہ غائب بینی کے واقع ہونے کا ذریعہ کیفیت اوڈائل سے ہے اور جو شے معمول دیکھتا ہی

اوڈائل کی روشنی مین دیکھتا ہے مین نے ایک غائب بین کو دیکھا ہے کہ جب کبھی وہ لکھا جا سکتا تھا تو وہ کاغذ کی طرف اپنے سر کے چاند سے دیکھتا تھا اور آنکھین اوسکی بالکل بند اور ایسے موقع پر ہوتی ہین کہ اگر کھلی بھی ہوئین تو بیکار آمد نہوئین اور جب غائب بین سے دریافت کیا جاتا ہے کہ شے کو تم فاصلے سے کیونکر دیکھتے ہو تو وہ اکثر کہتا ہے کہ اوس چیز مین سے ایک روشن بادل سا اوٹھکے میری طرف آتا ہے اور ایک ایسا ہی روشن بادل میرے جسم مین سے اوٹھکر یہ دونون بادل ملجاتے ہین اور اون دونون متعلق بادلون مین اوس شے کو دیکھتا ہون اول تو ذرا دھوندلی نظر آتی ہے لیکن بعد ازان روشن نظر آتی ہے اور جیسا اوسکا قدرتی رنگ ہے ویسا ہی رنگ نظر آتا ہے یہ بیان بھی ہمارے اوس قیاس کے موافق ہے کہ کیفیت اوڈائل تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہے اور خواب مقناطیسی مین یہ بات اکثر پائی جاتی ہے کہ دو حواس حواس ظاہری مین سے جن پر ہر وقت باہر سے اثر پہونچتا رہتا ہے یعنی حس باصرہ اور حس سامعہ بند ہو جاتے ہین نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حواس باطنی مین ان دونون حواس ظاہری کے فعل غالب سے انتشار نہین ہوتا ہے اور لمعات اوڈائل کا اثر حواس باطنی پر بھی اسطرح ہوتا ہے اور اون لمعات کے فعل کے واسطے حواس ظاہری کا ذریعہ درکار نہین ہوتا ہے اور جو کچھہ تحریک آوازہاے بعید اور کیفیت باصرہ مین بنسبت اشیاے دور کے ہوتی ہے وہ تحریک ان حواس باطنی پر اثر کرتی ہے اور جو کہ یہ کیفیت اوڈائل کا ہے اوسکے ذریعہ سے ایک تیار رہنے اوسکے حواس باطنی تک پہونچنے کا حاصل ہو جاتا ہے اگر معمول کی طبیعت بہت اثر پذیر ہو اور اوسکے حواس ظاہری بالکل مسدود ہون تو ایسی حالت اس بات کے پیدا ہونیکے واسطے سب سے زیادہ تر موافق ہے کہ اوسپر حالت روشن واقع ہو جاوے لیکن جو کچھہ تاثیرات اوسکو دریافت ہوتے ہین فی الحقیقت نئے نہین ہوتے پہلے اس تاثیر کو اسواسطے نہین دریافت کر سکتا تھا کہ وہ تاثیر بہت ضعیف تھی اب اوسپر اس واسطے توجہ ہوئی ہے کہ وہ تاثیر تیز ہو جاتی ہے یعنی جو تاثیرین دماغ تک پہونچتی ہین اون سب مین اس قسم کا اثر نہایت قوی ہوتا ہے چنانچہ

حالت روشن خود بخود بھی واقع ہوجاتی ہے اور اوسکے وقوع سے پہلے نیند یا خواب بیداری یا فکر عمیق ہوتی ہے اور انھین تینون مین سی ہر ایک کے سبب ہمیشہ یہ بات ہوتی ہی کہ حواس ظاہری کے فعل کا اثر ہم پر نہین ہوتا اور اس سبب سی حواس باطنی پر اوڈائل کی کیفیت کی زیادہ تاثیر ہوتی ہے بعض آدمی اپنے اوپر حالت ہوش مین تعمق فکر اور خیال کو فقط ایک طرف متوجہ کرنے سے حالت روشن پیدا کر لیتے ہین چنانچہ میجر بکلی صاحب حالت روشن اکثر آدمیون پر حالت ہوش مین پیدا کر دیتے ہین لیکن بہت تعجب کی یہ بات ہی کہ جب حالت روشن نمودار ہونے لگتی ہے تو اونکی ترکیب کا بڑا جز یہ ہے کہ بجای معمول وہ اپنے چہری پر یا اون اشیا پر جنکا دکھانا منظور ہوتا ہے ہاتھون سی عمل کرتے ہین معمول کہتے ہین کہ ان فنون ترکیبون سے ایک قسم کی اودی روشنی اوس شے پر پڑتی ہے اگر ہاتھون سے بہت مرتبہ عمل کیا جاوے تو یہ روشنی گہری ہوجاتی ہے اور پھر وہ شی اچھی روشن نظر نہین آتی ہے لیکن اگر پھر اولٹا عمل کیا جاوے تو گہراین دور ہوجاتا ہی اور وہ شے اچھی طرح نظر آتی ہے جو غائب بین اندرونی ترکیب اپنی جسم یا اور لوگون کی جسم کی دیکھتی ہین وہ بیان کرتے ہین کہ تمام اعضا روشنی سی ملبس اور بالکل شفاف نظر آتے ہین چنانچہ ریش نبگ صاحب کی معمولون کے سامنی جب ایک موٹی سلاخ لوہے کی رکھی گئی تو اونکو وہ سلاخ شیشے کی مثل شفاف نظر آئی جب غائب بین کے ہاتھہ مین ایک خط یا بال کی لٹ دیجاتی ہے تو اوسکی بیانات سی معلوم ہوتا ہے کہ جو لمعات اوڈائل اون چیزون مین ملصق ہوتی ہین اون کو ذریعہ سی یہ بات معلوم ہوجاتی ہے کہ یہ خط اور بال کس شخص کی ہین اس سی ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص کی خط یا بال ہوتے ہین وہ بالکل اوس شخص سے جدا نہین ہوجاتے بلکہ اون مین اور اوس شخص مین ایک قسم کا تعلق اوڈائل قائم رہتا ہے بہر حال یہ بات تو تحقیق ہے کہ نہ فقط غائب بین اوس آدمی کو دریافت کر لیتا ہے بلکہ اگر اوس اثنا مین وہ بال اور خط کئی آدمیون کی ہاتھون سی گذرے ہون تو غائب بین کو اوس خاص شخص کے دریافت کرنے مین جسکی وہ حقیقت مین ہین وقت

اور پریشانی ہوتی ہے بعض اوقات غائب بین اوس آدمی کو دیکھتا ہے جسکے ہاتھ مین فوت اخیر
وہ اشیا تھین لیکن عقل سے وہ پہچان جاتا ہے کہ یہ چیزین اس آدمی کی نہین ہین اکثر
غائب بین عامل سے کہتا ہو کہ یہ مزاحمت جو کچھہ اوسکے حواس کو فعل کے ساتھہ ہوتی ہے
وہ دور کر دی چنانچہ عامل ایک جزئی ترکیب سے یہ بات کر دیتا ہو اور جب کبھی صحیح آدمی
معمول کو دریافت ہو جاتا ہے تو پھر اوسکو ذرا بھی اوسکے پہچان لینے مین تامل نہین ہوتا
ایک شخص جو اپنے اوپر حالت روشن پیدا کر لیتا ہے اور اوس حالت مین جن شخصون سے وہ واقف
نہین اونکوا ور اشیاء بعیدہ کو دیکھتا ہے جب اوس سے دریافت کیا گیا کہ تم کیونکر دیکھہ لیتے ہو
تو اوسنے کہا کہ مین کچھہ ترکیب نہین بتا سکتا ہون تشبیہ یہ ہے کہ جس طرح کوئی کتا قید سے
چھوٹ کر اپنے مالک کو ڈھونڈ لیتا ہے اسیطرح مین بھی آدمیون کو فاصلہ پر سے دیکھہ لیتا ہون
اور بیان یہ ہے کہ جب کسی شخص نے کسی شے کے دیکھنے کے واسطے اوس سے کہا تو وہ اوس آدمی کی
کیفیت او ڈائل کا پتا مستفسر کے دلمین دیکھہ لیتا ہو پھر اوس شی کا سراغ اوس وقت تک لیجاتا ہو
کہ جب وہ آدمی اور مستفسر وقت آخر ایکجا تھے اوس وقت سے آگے پھر وہ مفقود آدمی کا سراغ لگاتا ہو
اور تھوڑی دیر کے بعد اوسکو ڈھونڈ کر دیکھہ لیتا ہے جب غائب بین واقعات گذشتہ کو
دیکھتا ہے تو ہم خیال کر سکتے ہین کہ بجای نیچے کی طرف پتا لگانے کی وہ کیفیت او ڈائل کا
اوپر کی طرف پتا لگاتا ہے یہ قیاس ہمارا اوس قیاس سے موافق ہو کہ جو کچھہ دنیا مین واقع
ہوتا ہو ایک ایسا نشان چھوڑ جاتا ہے کہ جب تک یہ دنیا رہیگی کبھی نہ زائل ہوگا اسی قبیل پر
جادو اور سحر اور منتر قدیم سے سب ملکون مین ہوتا رہا ہے سمجھہ مین آسکتا ہو اور ظاہر ہو
کہ مصر اور یونان اور ہندوستان کے شیوالون کے پنڈت علم وعمل مقناطیس روحانی سے بخوبی
واقف تھے اور اونکو حالت غائب بینی کی ترکیبین پیدا کرنی معلوم تھین تصویرات سے ثابت ہو
کہ جو ترکیب عمل مقناطیسی کی فی زماننا رائج ہے اسی قسم کی ترکیب مصر مین کیجاتی تھی
اور ظاہر ہو کہ ہلکا راگ اور ذرا دھوندلی روشنی اور دھونی خوشبو دینی سب ملکون کے ساحرونکو

استعمال مین تھی مت پرستون کے دیومالا اور روایات مین بہت انشان عمل مقناطیسی کے موجود ہین اور ہمکو جو فی زمانا دستگاہ علم مقناطیسی و حانی مین حاصل ہی وہ بہت کم ہی کہ اگر آیندہ ہمکو معلوم ہو کہ کسی شخص سنے ایسی ترکیب دریافت کرلی ہے کہ جسکی سبب سے ایک وقت مین بہت آدمیون پر دفعتہً اوسکا عمل چل گیا ہے تو کچھہ متعجب کی بات نہوگی اس ترکیب سے ممکن ہی کہ کوئی شخص اپنے حافظ کی نظر بچا جاوی اور بلکہ جس آدمی کو یہ اسرار معلوم ہوا ایک ایسے مکان مین سے نظر بچا کر نکل سکتا ہے کہ جہان بہت آدمی جمع ہون اس ترکیب سے کہ اپنی ہیئت اور صورت اون آدمیون کی ذہن مین بدل کے پہلی جو روایتین ہین کہ آدمی غائب ہوجاتی تھے اب ایسی باتین روزانہ ہوتی ہین عامل کو اختیار ہے کہ معمول پر ایسی حالت پیدا کرے کہ یا خود یا کوئی اور شخص معمول کو بالکل نظر نہ آوے چنانچہ ہین نے بچشم خود دیکھا ہی کہ دو دو روز ہوے ایک آدمی ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی مکان مین آیا دروازہ مین داخل ہوتی ہی صاحب ڈاوسپر یہ حالت پیدا کردی کہ اوس نے ایک گھڑی کو شلجم اور ایک اپنی دوست کو شمعدان سمجھہ لیا اور دیکھا کہ فرش پرسے ایک آتشبازی کا برج ہوا پر چڑھتا ہی اس عمل سی یہ عمل تھوڑے ہی درجہ پرورہی کہ کسی ساحرہ یا چڑیل کو آسمان پر چڑھتی ہوی دیکھہ لیں یا کوئی دیو کسی بکری کی پشت پر سوار ہو کر ہوا مین چڑھتا ہوا نظر آوے زمانہ سابق مین جس شخص کو اس علم مین دستگاہ تھی اوسکو لوگ سمجھتے تھی کہ یہ شیطان کا مطیع ہے اور اوسنی شیطان سی یہ علم سیکھا ہے آسیب کا ہونا بھی جسمین لوگون کو بہت اعتقاد تھا اصر بجا ایک اثر حالت مقناطیسی کی خودبخود واقع ہوجانیکا تھا آسیب زدہ کو ایسے آدمی اور ایسی چیزین نظر آتی ہین جو اوسکے گرد و پیش کے آدمیون کو نظر نہین آتی ہین اور چونکہ اصل حال سے کسی کو آگاہی نہین تھی تو وہ خود بھی اور اور لوگ سمجھتے ہین کہ اوسکو آسیب کا خلل ہی اور اگر اسپر حالت سکوت اصلی گذر جاتی تھی تو وہ اس آسیب کو بھی جسنی اوسکو پکڑ رکھا ہی دیکھہ لیتا ہی اسمین شک نہین کہ غائب بینی کا اثر اسیواسطے کام مین لایا جاتا تھا کہ جادوگری کی عمل

اور فن مین زیادہ سب کا اعتقاد ہو جب کوئی عامل واقعات گذشتہ کا اور بلکہ جو کچھ ذہن
مستفسر مین اوس وقت موجود ہو سب حال مفصل بتا دیتا تھا لوگ اوسکو فال اونکو اور
فن سحر مین کامل جانتے تھے اور بالفعل جو جادو مصر کی ملک مین ہے وہ غائب بینی پر موقوف ہے
لڑکونکو اسواسطے ذریعہ غائب بینی کا بتلاتے ہین کہ صغر سن کے سبب اونپر عمل کا بہت
جلد اثر ہوتا ہے اور دھونی خوشبودار چیزون کی بھی اس عمل کے اثر کو معین ہوتی ہے
جب عمل کر لیتے ہین تو لڑکون کے ہاتھ پر ایک سیاہی کا قطرہ ڈال دیتے ہین اور اون سے
کہتے ہین کہ اوسکی طرف غور سے دیکھتے رہو چنانچہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی بھی ترکیب
یہی ہے کہ معمول سے کہتے ہین کہ کسی شی کی طرف دیکھتا رہے اگرچہ قطرہ سیاہی کا وہ
کام مین نہین لاتے ہین غالباً مصر کے جادوگر بامضمون ہی بھی عمل کرتے ہین اور جب
اون لڑکون پر حالت روشن پیدا ہوتی ہے تو اون سے کہتے ہین کہ فلانے آدمیون کو
دیکھو اور عامل کے خیال کو پڑھ لینے کے سبب سے وہ لڑکے اون آدمیون کو دیکھنے لگتے ہین
سیاہی کا قطرہ آئینہ کا کام دیتا ہے اور یہ بھی قیاس کیا جاتا ہے کہ بسبب کیفیت
اودوائل کے حالت مقناطیسی پیدا کر دیتا ہے کرسٹل جادو بھی اسی ذیل مین داخل ہے
جو لوگ پچھلے زمانے مین عمل مقناطیسی کیا کرتے تھے اون کو معلوم تھا کہ بلور کا اثر
عمل مقناطیسی کے مانند ہوتا ہے چنانچہ وہ بلور کو گول اور بیضوی شکل کا تراش کر
بنا لیتے تھے اس غرض سے کہ وہ آئینہ کا کام دے انگلستان مین بہت ایسے کرسٹل جنکو
کرسٹل جادو کہتے ہین موجود ہین چنانچہ ایک ایسا ہی کرسٹل ایک خاندان اُمرا مین کی
ایک عورت کے اسباب مین بعد اوسکی وفات کے نیلام ہوا اور ایک شخص نے اوسکو
خرید لیا ایک دن وہ کرسٹل میز پر رکھا تھا اور اوسکے گرد بہت سے لڑکے جمع تھے مالک
مکان اوس کمرے مین جو دفعۃً آیا تو اون لڑکون سے کہا کہ اس چیز مین آدمی ہین اور جب
اونسے دریافت کیا گیا تو اونھون نے کہا کہ فلانے فلانے آدمی ہمین نظر آتے ہین اور اون

آدمیون سے بعض آدمیون کو اون لڑکون نے کبھی دیکھا بھی نہ تھا میری راے یہ ہی کہ جب لڑکون نے اوس کی شکل کی طرف دیکھا تو جو کیفیت اور آثار اوسمین تھی اوسکی طرف نظر جا کر دیکھنے کی سبب سے حالت ہوش مین حالت مقناطیسی اون لڑکون مین پیدا ہو گئی اور اوسپر حالت روشن واقع ہو گئی بہت عاملون نے ورینولا بیان کیا ہی کہ جب نازک طبع آدمی مقناطیسی پانی کیطرف دیکھتے ہین تو اوس پانی مین اونکو شکلین نظر آتی ہین چنانچہ مین نے سنا ہی کہ انگلستان مین گول یا بیضوی شکل کے شیشے بنائے جاتے ہین اور جاہل آدمیون کے ہاتھ بڑی قیمت سے فروخت کیے جاتے ہین اس واسطے کہ فروشندہ لکھتے ہین کہ انکے ذریعہ سے غائب بینی اور فال گوئی کی قدرت حاصل ہوتی ہے کہتے ہین کہ جو لوگ اونکو بیچتے ہین کچھ عمل اوسپر کرتے ہین اور بیچنے والون کا بیان ہے کہ جب تک یہ عمل اوسپر نکیا جاوے تب تک اون سے فال بینی حاصل نہین ہوتی ہے غالب ہے کہ وہ عمل عمل مقناطیسی ہوگا جب اوس شیشہ کو کوئی خریدنا چاہتا ہے چنانچہ مستورات اگر خریدتی ہین تو فروشندہ اون سے کہتے کہ جس شخص کو تم دیکھنا چاہتی ہو اوسکا خیال کر کے اس شیشہ کی طرف دیکھو اور جب وہ دیکھتی ہین تو وہی آدمی اوس شیشہ مین نظر آتا ہے آئینہ جادو کا بھی ایسا ہی حال ہے جب کہ شتل جادو کا بیان کیا گیا یہ آئینہ بھی اس ترکیب سے بنایا جاتا ہے کہ اوسکے ذریعہ سے حالت روشن پیدا ہو جاوے ایک صاحب نے ایسے آئینون کے بنانے کی ترکیب اب پھر دریافت کی ہے کہ یہ آئینہ شیشہ کا نہین ہوتا ہے بلکہ کسی سیاہ چیز کا ہوتا ہے جسکو مصفا کر لیتے ہین اور اوسمین شکلین نظر آتی ہین میرے نزدیک اگر تحقیقات کیجاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ آئینہ ایسی کسی شے کا بنایا جاتا ہے کہ یا تو اوس مین کیفیت اور آثار بہت ہوتی ہے یا اوسمین یہ کیفیت بھری جا سکتی ہے اس آئینہ کو اسطرح دیکھاتے ہین کہ شخص بینندہ کو اوس جگہ بٹھاتے ہین کہ جہان ذرا بھی شور و غل نہو اور خوشبو دار چیزین اوس جا بہت ہوتی ہین تب اوس سے کہتے ہین کہ خوب توجہ دلی سے اوس آئینہ کی طرف دیکھو اور جب وہ دیکھتا ہے تو جس شخص کی اوسکو تلاش ہوتی ہے

وہ آدمی نظر آجاتا ہے پہلی پہل تو اوسکو ایک بادل سا آئینہ مین نظر آتا ہی بعد اسکے وہ بادل
دفع ہوجاتا ہے اور وہ آدمی نظر آئی دیتا ہے بلکہ جو کام وہ کر رہا ہو وہ کام کرتے ہوے
نظر آتا ہے اس صورت مین وہ سب باتین موجود ہوتی ہین جنکی ذریعہ سے حالت روشن
باسانی پیدا ہوتی ہے جو شخص دیکھا چاہتا ہی اوسکو نہایت شوق ہوتا ہی اور چیزین اوس
مکان مین ایسی ہوتی ہین جسکی سبب سے خیال بخوبی جم جاتا ہے اور بلاشک دھونی اور
خوشبو اور کیفیت اوڈائل کے سبب جو آئینہ مین ہوتی ہی اوسکے خیال کی جمنے کو تائید ہوتی ہے
بعد اسکے عامل جسکو علامات سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اب حالت مقناطیسی اچھی طرح سے
پیدا ہوگئی اچھی ہین اوسکو تلقین کر دیتا ہے کہ فلانی شخص کو دیکھو یا اوسکو اوس شخص کی
دیکھنے کا حکم دیتا ہے اور چونکہ معمول بالکل عامل کی اختیار مین ہوتا ہی اس سبب سے وہی آدمی
اوسکو نظر آجاتا ہے یا شاید یہ بات ہو کہ آئینہ مین دیکھنے کی سبب سے قدرت غائب بینی یا دیکھنی اشیاکی
حاصل ہوجاتی ہے مصر کی سحر مین مشہور ہی کہ پہلے غائب بین کو بادل سا نظر آتا ہی جیسا کہ
حالت مقناطیسی مین بھی جو حالت غائب بینی پیدا ہوتی ہے تو اولاً ایسا ہی بادل نظر آتا ہی
اس سبب سے ثابت ہوتا ہی کہ سحر مصر اور عمل مقناطیسی مشابہ بہت ہین اس بیان سے واضح ہوا
کہ اگرچہ یہ صورت مین شرکت خیال و فعل جو عامل کو معمول کے ساتھہ ہوتی ہے ضروری نہین ہی
لیکن ایک قسم کی شرکت عام جسکا ذریعہ کیفیت اوڈائل ہوتی ہے ضروری ہے میری نزدیک
ریشن بیک صاحب کی تحقیقات اور تجربات سے ثابت ہوچکا ہے کہ ایک قسم کی کیفیت تمام
عالم مین موجود ہی چاہین اوسکا نام اوڈائل ہی منظور کرین چاہین اور اوسکا کوئی نام رکھہ لیوین
تبصرہ یازدہم اس تبصرہ کی ختم سے پہلے مین چند امور کا بیان کرتا ہون جو اون لوگون کو
ملحوظ رہنی چاہیے ہین جو عمل مقناطیسی کو تجربات کرنی چاہین تو اول شرط یہ ہی کہ محقق کو
امر راست کی تحقیق کرنے کا شوق صادق اور دلی ہو اور بعد اوسکی یہ بات ضرور ہی کہ
عامل کی طبیعت مین صبر اور استقلال ہو ورنہ کچھہ بھی حاصل نہو گا اگر چند مرتبہ عمل خطا

کر جاوے یعنی عمل کرنے سے وہ نتائج حاصل نہون جنکے پیدا کرنیکی خواہش ہو یا اگر اختلافات
نتائج مین ظاہر ہون تو ایسی خطا اور اختلافات کے سبب سے عامل کو ہمت ہارنی نچاہیے اور مجھکو
بتجربہ یقین ہے کہ ہر شخص خواہ مرد خواہ عورت جسکے جسم مین متوسط قوت اور تندرستی ہو اتنی
قوت مقناطیسی رکھتا ہے کہ ہر شخص پر جسکی طبیعت کیفیت مقناطیسی کی درجہ متوسط پر اثر پذیر ہو
صبر اور استقلال سے بخوبی عمل کر سکتا ہے اور کیفیت مقناطیسی تو ہر وقت جسم انسان مین
فعل کیمیائی سے پیدا ہوتی رہتی ہے بلکہ مجھے یہان تک یقین ہے کہ ہر شخص پر خصوصاً درحالیکہ
عامل قوی ہو اور عمل کچھہ عرصہ تک متواتر کیا جاوے بخوبی عمل ہو سکتا ہے لیکن نوبت اول
یا چند گھنٹون کے عرصہ مین فقط انھین اشخاص پر عمل ہو سکتا ہے جنکی طبیعت کیفیت مقناطیسی کی
بہت اثر پذیر ہو دوسری بات یہ ہے کہ اگر نیند بالکل نہ پیدا ہو سکے تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عمل پورا
نہین ہوا ہے بہت آثار عمل کے خصوصاً یہ اثر کہ مرض رفع ہو جاوے بغیر خواب یا وقوف متنفس کو واقع
ہونے کے پیدا ہو سکتے ہین بلکہ مین اوپر بیان کر چکا ہون کہ حالت ہوش معمولی مین اثر غالب بھی
پیدا ہو سکتا ہے تیسرے آثار عمل مقناطیسی کی جزئیات مین اتنا اختلاف ہے کہ دو معمولون پر
ایک طرح سے آثار نمایان نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ دنیا مین کوئی دو آدمی ایسے نہین ہین
جنکی صورت یا طبیعت ایک ہی سی ہو پس اگر ایک مرتبہ ہم کسی معمول مین خاص آثار نمایان
ہوتے دیکھین اور پھر ہم کسی اور شخص پر عمل کرین اور وہ آثار نمایان نہون تو یہ نہ سمجھنا چاہیے
کہ جو آثار پہلے شخص مین ہم نے دیکھے تھے وہ جھوٹے تھے یا جو عمل ہمنے کیا وہ پورا نہین ہوا ہمکو آثار
قوی جو نمایان ہون انکی طرف توجہ رکھنی چاہیے اور اثنای تجربہ مین ہمکو ضرور واضح ہوگا
کہ اگرچہ جزئیات مین اختلاف ہو لیکن بڑی بڑی باتین اور اصلی آثار سب حالتون مین مطابق
ہونگی ہم پھر کہتے ہین ایک ہی معمول پر جو آثار مختلف اوقات مین واقع ہوتے ہین اون مین بھی عجب
اختلاف ہوتا ہے ممکن ہے کہ جو معمول آج خوب روشن ہوا ہے جسپر اثر شرکت خیال بخوبی نمایان ہوا ہو
کل تاریک ہوا ہو جب دوسری مرتبہ عمل کیا جاوے عمل پورا نہوا ہو حالانکہ ہمکو چاہیے کہ اوس وقت کرنے

باز رہین اس واسطے کہ اگر معمول پر تاکید کیجاوے تو اوسکی حالت روشن کم ہوجاویگی اور
مستفسر کو راضی کرنیکے واسطے شاید قیاسی باتین کہنے لگے اور جب اوسکے قیاس مین غلطی ہوتی ہی
تو شاہدین عمل کہتے ہین کہ غائب بینی بالکل دھوکھے کی چیز ہی پانچوین چاہیے کہ جب ہم تجربہ
کرین تو خلوت مین کرین سوای معمول اور عامل کے کوئی نہو اور اگر بضرورت دو ایک آدمی
ہون تو اونکو معمول سی فاصلہ پر رکھین تاکہ اونکا مقناطیسی اثر جتی الوسع اوسپر کم ہو یہ احتیاط
خصوصاً اوس وقت مین زیادہ ضرور ہی جب ہم ریش نیگ صاحب کے تجربات کا اعادہ کرنا چاہین
یعنی مقناطیس مصنوعی یا کرشتل جسم انسان مین سے روشنی نکلتی ہوئی دکھانا چاہین فی الحقیقہ انہی
احتیاطین ضرور ہین کہ تاوقتیکہ کوئی شخص آزمودہ کار اور مشاق تجربہ کے وقت نگرانی اور
ہدایت کیواسطے موجود نہو غالب بلکہ اغلب ہی کہ تجربہ مین خطا ہوگی اگر روشنی اوڈائل دس
خواہش ہی دکھانی منظور ہو کہ جو شخص اوسکو دیکھے ہم سی اوسکا حال بیان کرے تو شرائط مندرجۂ
ذیل کو احتیاط سے ملحوظ رکھنا چاہیے اور اگر کوئی شرط انمین سی نظر انداز ہوجاویگی تو تجربہ کے
پورے ہونیکی امید نہین ہوسکتی ہی **اول** شرط یہ ہے کہ معمول کا بہت نازک طبع ہونا چاہیے
مثلاً ایسا شخص کہ جسکو رات کی وقت اندھیرے مین اشیا یا آدمی کی جسم مین سی روشنی نکلتی ہوئی
نظر آیا کرتی ہے یہ بات کافی نہین ہی کہ معمول کے عروق ناتوان ہون یا خفقانی ہو یا تشنج
اوسکو اکثر رہتا ہو اگرچہ یہ باتین ایسی ہین کہ نزاکت طبع پر دلالت کرتی ہین لیکن بہرحال
اوسپر روشنی کا اثر آزمانا چاہیے اور بعد اسکے اوسکی طبیعت کو نازک اور اثر پذیر
سمجھنا چاہیے **دوسری** شرط یہ ہی کہ تاریکی کامل ہو یعنی سکا نومین اور دن کی وقت یہ شرط
پوری نہین ہوسکتی ہے لیکن احتیاط سی رات کی وقت یہ بات حاصل ہوسکتی ہی **تیسری** شرط
یہ ہی کہ معمول ایک یا ڈیڑھ بلکہ دو گھنٹے متصل اس تاریکی کامل مین رہے تاآنکہ بخوبی اثر پذیر ہوجاوے
اور تجربہ سی پہلے پتلی غائب درجہ تک پھیل جاوے مختلف معمولون کے واسطے مختلف وقت درکار ہی
چوتھی شرط یہ ہے کہ آفتاب یا شمع کی ایک کرن بھی بعد معمول کے مکان مین داخل ہونے کے اوس

مکان کے اندر نہ پہونچنے پاوے جب تجربہ کرنا منظور ہیو تو سب طرح کا سامان پہلے کرلینا چاہیے
اور تمامی تجربہ تک نہ کسی شخص کو مکان کے اندر آنے دینا نہ اوسمین سے باہر جانے دینا چاہیے اسواسطے
کہ دروازہ مین سے تھوڑی سی بھی روشنی جو آویگی تو معمول کی نظر کو پریشان کردے گی اور
آدھ گھنٹے بلکہ زیادہ تک اوسکو روشنی اوڈائل پھر نظر نہ آوے گی پانچوین شرط یہ ہو
کہ مقناطیس قوی ہونا چاہیے اگر مقناطیس ایسا ہو کہ تیس سیر یا ایک من وزن اوٹھا سکے
تو اکثر تجربات کے واسطے کافی ہوگا اور ایسا مقناطیس بذریعہ کیفیت ترقی بلکہ اس سے زیادہ
قوی مقناطیس بنا لینا آسان ہے جو لوگ نازک طبع ہین وہ سہی مقناطیس مین سے بھی کامل
تاریکی مین روشنی نکلتی ہوئی دیکھ سکتے ہین بشرطیکہ مقناطیس مذکور قوی ہو لیکن البتہ روشنی
تھوڑی نظر آوے گی چھٹی شرط یہ ہے کہ جس وقت معمول مقناطیس کیطرف دیکھ رہا ہو
کوئی شخص مقناطیس مذکور کو نہ اپنے ہاتھ مین رکھے نہ اپنے زانو پر رکھے نہ اوسکو چھوے جب روشنی دیکھی
جاتی ہے تو عامل یا کسی اور شخص کو مقناطیس کے پاس آجانے سے وہ روشنی بجھ جاتی ہے
اس واسطے کہ اوسکے جسم کی کیفیت اوڈائل مقناطیس کی کیفیت اوڈائل کو غلیست کر دیتی ہے
اور جو انتشار اوڈائل کا مقناطیس مین بلحاظ قطبون کے ہے اوسکو اولٹ دیتی ہے اگر سیدھی
سلاخی مقناطیس کو دست راست مین اوسکے شمالی قطب سے پکڑ کے رکھین یا جنوبی قطب سے پکڑ کر دست
چپ مین رکھین تو نسبت سابق بعید سرے پر زیادہ روشنی دیگا اس واسطے کہ دونون کیفیتین
شامل ہوجاتی ہین لیکن بغلی مقناطیسون کو میز پر یا کسی اور چیز پہ سیدھا رکھکر عامل کو دور
ہوجانا چاہیے ساتوین شرط یہ ہے کہ کسی شخص کا معمول کے قریب کھڑا رہنا یا بیٹھنا نہین
چاہیے اس واسطے کہ اسی شخص کا اثر معمول کی طبیعت کا اثر پذیر ہونے مین کم و بیش حرج
پیدا کرتا ہے آٹھوین شرط یہ ہے کہ روشنی دیکھنے کے واسطے معمول کو ایک خاص فاصلہ پہ
مقناطیس سے ہونا چاہیے اسواسطے کہ اگر فاصلہ مناسب سے معمول کم یا زیادہ فاصلہ پر ہو
تو روشنی نظر نہ آویگی یا صاف نہ معلوم ہوگی مختلف معمولون کے واسطے یہ بعد مناسب مختلف ہوتا ہے

بعض کو روشنی مقناطیس سے چالیس انچ کے فاصلہ پر نظر آتی ہے بعض کو تاوقتیکہ وہ دو یا تین انچ
مقناطیس سے دور نہوں روشنی نظر نہین آتی ہے بعض کو ان فاصلون مین سے درمیانی فاصلون پر
روشنی نظر آتی ہے ایسے معمول کم ہین جنکو مقناطیس سے چار فٹ سے زیادہ فاصلے پر روشنی نظر آتی ہو
ہر تجربہ مین خاص فاصلہ جو مناسب ہو دریافت کرلینا چاہیے اور جب اوسی معمول پر پھر تجربہ
کیا جاوے تو اوس بُعد کا احتیاط سے لحاظ رکھنا چاہیے کم نظر معمولون کو عینک کے ذریعہ سے جنکے
استعمال کی اونکو عادت ہے روشنی اوڈ آئل کے نظر آنے مین آسانی اور اونکی نظر کو ترقی ہوتی ہے
یہ شرط فاصلہ مناسب ہونیکی بہت ضروری ہے یہانتک کہ اگر اور سب شرائط بخوبی پورے
ہون اور یہ شرط پوری نہو تو روشنی نظر نہ آویگی نوین شرط یہ ہے کہ معمول کو اس طرح بٹھانا
چاہیے کہ اوسکی پشت شمال کیطرف ہو اور پانون جنوب کیطرف اور سر شمال کیطرف اور نظر
معمول کی جنوب کیطرف ہو ان نو شرطون مین سے اگر ایک بھی پوری نہوگی تو جن معمولونکی طبیعت
رسمی اثر پذیر ہے اونکو حالت ہوش مین روشنی نظر آوے گی اور جو معمول بہت اثر پذیر ہین
اونکو البتہ کسی شرط کے پورا نہونے سے تھوڑا سا اثر ہوتا ہے اور جب معمول پر حالت مقناطیسی
طاری ہوتی ہے تو اوسکی طبیعت اتنی اثر پذیر ہوتی ہے کہ روز روشن مین اوسکو روشنی اوڈ آئل
نظر آتی ہے تجربات مقناطیسی اور آثار غائب بینی مرتبہ اول سے مجمع کثیر تماشائیون مین کبھی
نکرنا چاہیے اس واسطے کہ اونکا اثر مقناطیسی ہر چند وہ اوسکا پیدا ہونیکا ارادہ نکرین عمل کو
پریشان کردیتا ہے ایسے تجربہ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ عمل خطا کرتا ہے اور عامل بیوقوف بنے
جو تماشائی بلائے تھے وہ اپنے دل مین حقائق مقناطیسی کے واقع ہونے کو جھوٹ جانتے ہین
اِلّا جب کوئی معمول اچھا ملجاوے اور دریافت ہو کہ اتفاقی بواعث سے اوسکی طبیعت مین خلل نہین
پیدا ہوتا ہے تو البتہ آثار عمل مقناطیسی کی نمایش بہت سے آدمیون کے روبرو ہوسکتی ہے بشرطیکہ تماشائی
معمول سے فاصلہ مناسب پر رہین اور عامل کے مرضی کے مطابق کاربند ہون لیکن تین مشاہدین سے
زیادہ ایک وقت مین اکٹھا جمع نہونا چاہیے تماشائیون کو معمول سے اتنا قریب ہونا چاہیے کہ اوسکی

چہرے کی ہر تغیر انداز کو دیکھ سکین اور اوسکی آواز کو بخوبی سن سکین ان باتون سے معمول کی سچائی کا یقین بخوبی ہو سکتا ہے اور اس بات کی تمیز ہو سکتی ہے کہ آیا معمول کو قدرت غائب بینی بلا واسطہ حاصل ہے یا بواسطہ شرکت خیال حاصل ہے اگر تماشائی معمول سے بہت فاصلہ پر ہون تو یہ بات حاصل ہونی ناممکن ہے ہرج دیکھنے والے کے معمول کے بہت قریب ہونے سے پیدا ہو سکتا ہے اوسکو دفع کرنے کی یہ سبیل ہے کہ اوسکو معمول کے ساتھ ہم ربط کر دیا جاوے اس سبیل سے معمول اوس شخص کے اثر کا عادی ہو جاتا ہے اور اوسکی طبیعت کو پریشانی نہین ہوتی ہے لیکن ایک وقت مین ایک آدمی سے زیادہ معمول کو ساتھہ ربط نہین ہو سکتا ہے بعض اوقات کچھ آدمی ایسے معمولونکے نسبت جنکی طرف فریب ور دھوکے کا گمان بھی نہین ہو سکتا ہے ایسی حرکتین کرتے ہین کہ طبیعت کو نہایت رنج و قلق ہوتا ہے یعنی جب معمول کے ہاتھہ اکڑ جاتے ہین تو ہاتھون کو ساتھہ نہایت گران اوزان باندھ دیتے ہین ہاتھہ کو مروڑتے ہین اور سخت چٹکیان لیتے ہین اور کبھی معمول کی ناک مین تیز تیز عطوسات بھر دیتے ہین اور کبھی گوشت گداز تیزاب ہاتھون مین مل دیتے ہین یا جلد کے اندر سوئیان داخل کر دیتے ہین اور غرض اونکی ان باتون سے تصدیق اور تحقیق اس بات کی ہوتی ہے کہ حقیقت مین معمول بحس ہے یا نہین لیکن یہ نہین سمجھتے کہ بعد دو ہو جانے حال متقناطیسی کے ان اشیا کی کیا تاثیر ہوگی اور کیا ایسے عمل سے بحس ہونا ثابت ہو سکتا ہے اور کوئی ذریعہ اس امر کا نہین ہو سکتا او مشتاق اور عقیل حامل ایسی حرکات کو فضول و بیکار سمجھکر نہین کرتے ہین اسواسطے کہ وہ ان حرکات کو فضول سمجھتے ہین اور جو کچھہ اونکو ثابت کرنا منظور ہوتا ہے بغیر ایسی حرکات کی ثبوت کامل سے اطمینان اپنا کر لیتے ہین فہمایشی سوالات اور جملہ دیگر قسم کے اشارات سوای اوس حال کے کہ تلقین کا اثر ثابت کرنا منظور ہو کسی معمول سے ہرگز نکرنا چاہیے اور سونے والے کو آپ ہی جو کچھ کہنے دین اور اوس وقت اگر سوالات اوسکی تحقیقات مین کیے جاوین تو مضایقہ نہین ہے جب معمول اپنا بیان تمام کر چکا ہو اور جو کچھہ اوسنے بیان کیا ہو بغیر سوالات کے بخوبی سمجھہ مین نہ آسکے تماشائیون کو چاہیے کہ کوئی حرکت اور کوئی بات ایسی نکرین

جس سے معمول کی دغابازی اور مکاری ثبوت ہو اسواسطے کہ معمول کو اس سبب سے بہت رنج ہوتا ہے
اور نتیجہ اسکا یہ ہے کہ نہایت آسان تجربہ خطا کر جاتے ہین بہت معمول ایسے سوالون کا جو اس
نیت سے دریافت کرتے ہین جواب دینے سے انکار کرتے ہین اور اگر کوئی ایسا شخص کہ جسکو
معمول کی دغابازی مین کچھ شک نہو سوال کرے تو جواب اوسکا بہت خوشی سے دیتے ہین
عمل مقناطیسی کے تجربات مین یہ امر بہت نمایان ہے کہ معمول تماشائیون کی طبیعت کا حال
بذریعہ اوسکے اعمال کو فوراً دریافت کر لیتا ہے اور دل کا حال بتا دیتا ہے اور جو لوگ دل کے
صاف ہوتے ہین اونکے قریب آنے سے معمول خوش ہوتے ہین اور اوسکی حالت مقناطیسی ترقی ہوتی ہے
اور ایک انس و کشش ان لوگون کی طرف معمول کو ہو جاتی ہے بالعکس اسکے جب وہ بدگمان شکی آدمی
معمول کے قریب ہوتے ہین تو اوسکو سخت تنفر ہوتا ہے اور اوسکی حالت روشن مین کمی ہو جاتی ہے
اور عمل مقناطیسی کچھ چھپانے کی چیز نہین ہے اس واسطے کہ جو لوگ شوق رکھتے ہون اور آزمودہ کار
ہون اونکو بے توقف سے عمل کر بیٹھنا چاہیے اسلیے کہ ایسی صورت مین نتائج بد پیدا ہوتے ہین چنانچہ
سابقاً یہ حال مشرح بیان کر دیا ہے کہ مبتدی کو بغیر کسی آزمودہ کار عامل کی موجود ہونیکے عمل کرنا
نچاہیے لیکن مین جانتا ہون کہ ہر شخص کو عمل کرنیکا وقوف حاصل ہو اسواسطے کہ اس عمل کی
واقفیت نہایت مفید اور کار آمد ہے پس ہر ایک کو مشاق عاملون کے اعمال کو دیکھکر اور اون سے قواعد
مستقل کو سیکھکر واقفیت پیدا کرنی چاہیے اور جو ہدایتین کہ اوپر لکھی ہوئی ہین اونکو ملحوظ خاطر رکھکر
جو شخص تجربہ کریگا نتائج شافی حاصل ہونگے اور جسطرح کہ سب معمولون کی طبائع مین بہت
اختلاف ہوتا ہے اسیطرح عاملون کی طبیعت مین بھی نہایت درجہ کا اختلاف ہوتا ہے پس ممکن ہے
کہ بعض عامل اپنی مشق و تجربہ بیحد سے غائب بینی کا اثر کبھی نہ دیکھے اور بعض حالت سکوت نہ پیدا کر سکین
لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے سب سے زیادہ فائدہ کی یہ بات ہے کہ جو عامل اچھے تندرست ہین وہ عمل مقناطیسی
ذریعہ سے تکلیف معمول کی کم کر دینگے اور اوسکے مرض کو دفع کر دینگے عقلا اور ذی علم لوگون کو چاہیے
کہ اس علم مقناطیسی و روحانی کو اس طرح حاصل کرین جیسے اور علوم کا مطالعہ کرتے ہین تو بہتر ہو

نتائج شافی حاصل ہون اور اس علم کو ترقی ہو علم مقناطیس روحانی کے باب مین جھگڑا اور تکرار
مدت سی حد سے زیادہ ہوتی رہی ہی اب چاہیے کہ تکرار اور جھگڑے سے قطع نظر کر کے مثل اہل علم بہ ہویت
تحقیقات کیجاوے کہ ایسے دلچسپ و وسیع اور باریک علم کی تحقیقات پر ضرور ہے
تکملہ اب مین یہ ذکر کرتا ہون کہ جتنی باتین عمل مقناطیسی کے باب مین اوپر لکھی گئین اونسے کیا
حاصل کیا ہے جاننا چاہیے کہ علم مقناطیسی بہت سی فائدے رکھتا ہی بہت سی بیماریان جو عروق سے
متعلق ہین عمل مقناطیسی سے رفع ہو جاتی ہین جن لوگون کو مرض بیداری ہوتا ہی اونکو اس
عمل کے ذریعہ سے بخوبی آرام سے نیند آجاتی ہی درد سر رفع ہوتا ہی اور اور بیماریان بھی مثل
فالج و صرع وغیرہ اکثر اس عمل کے ذریعہ سے دور ہو جاتی ہین اور حفظ صحت مین اس علم و عمل کا
بہت فائدہ ہی اور اگر یہ عمل متصل کیا جاوے تو امراض مزمنہ بالکل دفع ہو جاتی ہین اگرچہ ہمیشہ
دفعتہً اس سے شفا حاصل نہین ہوتی لیکن صبر اور استقلال کے ساتھہ عمل کرنے مین اکثر امراض
ضرور دفع ہو جاتی ہین بشرطیکہ امراض لاعلاج نہون چنانچہ ڈاکٹر ایلیس صاحب نے ایک ناسور کا
علاج فقط اس عمل سے کیا اور وہ ناسور بالکل اچھا ہو گیا پس ہر طبیب کو اس عمل کا عامل ہونا چاہیے
اسواسطے کہ تشخیص مرض مین بھی اس عمل سے بہت تقویت ہوتی ہی مین نے اکثر دیکھا ہی کہ عامل نے
فقط بغرض مشاہدہ آثار عمل کسی پر عمل کیا تو معمول اوس سے کہتا ہے کہ جب ہی میرے اوپر یہ عمل ہوا ہی
تب سے فلانا مرض میرا بالکل رفع ہو گیا اور عامل یہ بات سُنکر نہایت خوش اور متعجب ہوتا ہے
مین چاہتا ہون کہ اطبا مرض جنون مین عمل مقناطیسی کا استعمال کرین اور اسمین شک نہین کہ مجنون کی
طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہوتی ہے اس وجہ سے کچھہ تعجب نہین جو اس عمل کے
ذریعہ سے مجنون کو شفاے کلی حاصل ہو اور وجہ زیادہ اثر پذیر ہونے کی یہ معلوم ہوتی ہی کہ جو کیفیت
او قوائل فکر مزاج مین اور طبیعت مین ہی اوسکے وزن اور تقسیم مین کچھہ خلل آجاتا ہے اس
قیاس کی صحت کا ایک یہ ثبوت ہی کہ چاند کا اثر جس مین کیفیت او قوائل بہت بھری ہوئی ہے
مجنونون پر بہت ہوتا ہے دوسری وجہ اس بات کی یہ ہی کہ جب علامات بیان کردہ اطبا کی

تحقیقات کیجاتی ہے تو دریافت ہوتا ہی کہ بہت مجنون آدمی فقط ایک خاص حالت مقناطیسی مین ہوئی ہین یعنی جس طرح حالت مقناطیسی مین ایک وقوف جداگانہ اور وقوف معمولی سے علحدہ معمول کو حاصل ہوتا ہی اسیطرح ایک علحدہ وقوف مجنون آدمی کو حاصل ہوتا ہے اور وہ اپنی ایک علحدہ دنیا مین رہتا ہی اور سب طرحکا ہوش اوس دنیا کا رکھتا ہے اور اوسکو مدرکات اپنی صحیح اور اصل معلوم ہوتی ہین لیکن جو لوگ اوسکے قریب اور گرد وپیش ہوتی ہین اونکی فہم مین ایسی حالت نہین آتی ہے اور اونکو یہ فقط خواب کی باتین معلوم ہوتی ہین مریض ملکوغائب اور مردہ دوستونکو اور اشیای بعیدہ کو بسبب حالت روشن کو دیکھتا ہی اور اونکے دیکھنے مین نہایت مستغرق رہتا ہی اور بہت خوش ہوتا ہی اور انجام کار شاید اوسکو حالت سکوت مع انتقال حواس حاصل ہوجاتی ہے اور عالم ارواح کو سکان سے باتین کرتا ہے اوسکی تو یہ حالت اعلی ہوتی ہی اور جو لوگ اوسے دیکھتے ہین اوسکی ہر ایک کلام کو مجنونانہ سمجھتے ہین اور اوسکو ایک مکان مین بند کرتے ہین اور اوسکی یہ حالت مستقل ہوجاتی ہی اور شاید اسی حالت مین وہ مرجاتا ہی پس ایسا شخص اس معنی مین تو بیشک مجنون ہے کہ اس دنیا کی امور کو وہ قابل نہین لیکن اور معنی مین وہ ہرگز مجنون نہین اس واسطے کہ اوسکے قوای نفسانی مین کچھ حرج نہین ہی اور یہ شخص فقط ایک خواب کی حالت مین اصل اشیا دیکھتا ہی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اوسکی کیفیت اوڈائل تیز ہوجاتی ہی اب اگر فرض کیا جاوے کہ یہ حالت کسی شخص پر واقع ہو تو عقل اس بات کی مقتضی ہی کہ علاج عمل مقناطیسی سے وقوف اصلی اوسکو پھر حاصل ہوسکیگا بڑی علامت اسکی یہ ہے کہ دماغ پر کیفیت اوڈائل کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ حواس ظاہری کی جو آثار ہوتی ہین وہ مغلوب ہوجاتی ہین پھر آئندہ مین اس اثر کیفیت اوڈائل کا مفصل ذکر کرونگا مین ایک شریف آدمی کو جانتا ہون جسکی طبیعت چند سال ہوے بہت زیادہ کیفیت اوڈائل اور کیفیت مقناطیسی کی اثر پذیر تھی ایک دفعہ قریب تھا کہ یہ شخص مجنون متصور ہوکر قید کیا جاوے لیکن خوبی قسمت سے اوسکی عزیز اور آشنا عقلمند اور فہمیدہ تھے اوسکا علاج اون لوگون نے عمل مقناطیسی سے کیا اور اوسکو صحت کلی حاصل ہوگئی مین ذاکٹر تذکرے مجنون آدمیون کے سنے ہین کہ وہ غائب اور مردہ آدمیون سے باتین کرتے ہین

میری رائے مین یہ بات ہی کہ جس طرح حالت سکوت مع انتقال حواس حالت مقناطیسی مین
پیدا ہوتی ہی اور معمول روحانیات سی باتین کرتا ہے اسی طرح خودبخود بھی ایسی حالت سکوت
مع انتقال حواس واقع ہوجاتی ہے اور مدت تک قائم رہتی ہے حالانکہ حواس باطنی مین
ایسے شخص کی کچھ فرق نہین آتا ہی پس یہ بات بہت ضرور ہے کہ اطبا عمل مقناطیسی سی
واقف ہون اگرچہ تا وقتیکہ جملہ کیفیات اس علم کی معلوم نہون تب تک جملہ فوائد کے
معلوم ہونے کی امید نہین ہوسکتی الا بہرحال جہان اور علاج سے فائدہ نہو وہان تو اس
عمل کا استعمال ضرور ہی کرنا چاہیے جتنا اسکا عمل زیادہ ہوگا اوتنی ہی اس علم سے زیادہ واقفیت
ہوگی اور اوتنی ہی اوسکے فوائد معلوم ہونگے اور میرا خیال ہی ہے کہ یہ علم اسواسطے بہت بکار آمد
ہوسکیگا کہ جو تعلق نفس ناطقہ اور جسم مین ہے اوسکو دریافت کرین اور جن قواعد پر قوت
متصرفہ کا فعل ہوتا ہے اون قواعد کو بلکہ حقیقت نفس ناطقہ کو تحقیق کرنے مین بکار آمد ہوگا
بعض حکما کا تو یہ قول ہی کہ قوت متخیلہ یا متصرفہ فقط دماغ کے فعل کا ایک نتیجہ ہے اور بعض کا یہ قول ہی
کہ نفس ناطقہ ایک علیحدہ اور جدا چیز ہے جو دماغ کو بطور آلہ کے اپنے کام مین لاتی ہے بہرحال کسی کا
قول مطابق واقع ہو اس مین شک نہین ہے کہ جو آثار باطنی عمل مقناطیسی کے سبب ظاہر
ہوتے ہین اونکے مشاہدہ اور مطالعہ سے قواعد قوت متخیلہ اور مدرکہ اور دیگر حواس باطنی کی بہت
اچھی طرح معلوم ہونگے مثلاً بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ جو قوت دماغی یا حس باطنی مثل قوت
متخیلہ و قوت حافظہ و قوت مدرکہ کسی وقت فعل کرے یا کوئی فعل عصبانی اور فعل دماغ کی صورت
ٹھیک ٹھیک بتا دیتے ہین کہ اس وقت فلانا جزو دماغ حرکت کر رہا ہے بعض معمول ایسے ہوتے ہین
کہ فعل کے وقت جو تغیر حیثیت جسمی دماغ مین ہوتا ہے وہ تغیرات بتا دیتے ہین پس اس بات مین
شک نہین ہے کہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے بہت سی باتین نفس ناطقہ کی نسبت دریافت ہوسکتی ہین
اگرچہ تحقیق حقیقت نفس ناطقہ اور حقیقت مادہ عقل بشری سے باہر ہی مگر غائب بینی اور شرکت
خیال کے فوائد بظاہر ہین اور اشخاص غائب یعنی غائب دوستون اور عزیزون کی خبر حاصل

گرنیکے واسطے روزانہ کام مین آسکتے ہین اور مال مسروقہ اور کاغذات گم شدہ کا حال دریافت ہوجاتا ہی
بلکہ مشتبہ حال تواریخ کا صاف ہوجاتا ہے اور جب معمول پر حالت روشن ہوتی ہی تو وہ لوگونکے
جسم کے اندر کا حال بتا سکتا ہی اور اس سبب سے اطبا کو علاج امراض مین بہت فائدہ ہوتا ہی
ایک اور بڑا فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ اس علم سی بہت سی باتین ایسی حل ہوسکتی ہین جن کو
جاہل لوگ سحر اور جادو سمجھتے ہین اور جسقدر ہمکو علم مقناطیس روحانی مین دخل زیادہ ہوجائیگا
اوتنا ہی ہمکو معلوم ہوگا کہ یہ سب باتین جو سحر مین داخل ہین حقیقت مین اونکے وقوع کی وجہ
قدرتی ہے اور کسی نہ کسی اثر مقناطیسی مین نمایان ہوتی ہین بت پرستون کی شیوالون مین مجاور
اور پنڈت لوگ اس عمل کی اثر سے واقف ہوتی ہین اور عورتون پر تاثیر اسکی زیادہ ہوتی ہی
جس عورت پر یہ عمل کرتے ہین اوسکو چوکی پر بٹھاتی ہین احتمال ہی کہ اوس چوکی مین کچھ کیفیت
مقناطیسی بھر دیتے ہین اور اوسکو دھونی دیکر شاید اوسپر نظر اور ہاتھون سی عمل کرتی ہین جب
اوسپر حالت مقناطیسی خوب طاری ہوتی ہے تو اوس سی حال دریافت کرتی ہین اوس وقت
یہ عورت بسبب غائب بینی اور حالت روشن کے مریضون کی بیماری کا حال اور جو باتین
گذشتہ ہین اور آیندہ ہونیوالی ہین مفصل بتا دیتی ہے اور یہ امر باعث جہلا کی زیادہ اعتقاد کا
ہوتا ہے اور مصر کے پنڈون کو علوم طبعی مثل نجوم اور ہیئت اور طب وغیرہ کی بہت خوب دخل تھا
یہ لوگ اس علم کو اور لوگون سے بہت پوشیدہ رکھتی تھی اور سوای اپنی قوم کی اور کسی کو یہ علم
نہ سکھاتی تھی چنانچہ مین نے سامان ایک کتاب کی لکھنے کا جمع کیا تھا جسمین زمانہ قدیم کی سحر اور جادو کا حال
لکھنا منظور تھا اوس کتاب مین مین ثابت کر دیتا کہ جتنا سحر اور جادو متقدمین کیا کرتے تھی سب عمل مقناطیسی کے
آثار مین سے تھا لیکن ابھی تک مجھکو اوس کتاب کی لکھنے کی فرصت اچھی طرح نہین ملی آئینہ جادو اور
کرشمہ جادو کی باب مین جو کچھ لکھا ہوا ہے اون سب باتون کی بھی یہی وجہ ہی لوگونکو یہ اعتقاد ہے
کہ جادو سی بعض آدمی بالکل غائب ہوجاتے ہین یا جس جانور کی شکل چاہین بنجاتی ہین یا ہوا مین جہان
چاہین سفر کرسکتے ہین اور روحانیات سی کلام کرتے ہین یہ سب باتین علم مقناطیسی سے پیدا ہوسکتی ہین

چنانچہ پیوس صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کو اختیار ہے کہ سامنے کھڑے ہوے ہین
لیکن جس شخص پر وہ عمل کرتے ہین گو وہ حالت ہوش مین ہو اوسکو ہرگز نظر نہین آتے ہین
یا اونکی مرضی کے بموجب معمول کو جانور نظر آتی ہین روحانیات سی کلام کرنا حالت سکوت
اعلی عمل مقناطیسی مین حاصل ہوتا ہے یہ بات مشہور ہے کہ بہت سی جادوگرون پر زمانہ
سابق مین جرم جادوگری رکھا گیا اور اگرچہ اونکی جانین تلف ہوئین لیکن وہ جادو سے
انکار کرتی رہے الا جو واقعات اونکی بہ نسبت بیان کیے جاتی تھی اوسکا اقرار کرتے تھی
اور کہتی تھے کہ یہ باتین جادوگری کی نہین ہین حقیقت مین یہ واقعات صحیح ہین خلاصہ یہ ہی
کہ جو کچھ وہم اور جہل اس معاملہ مین سے علم مقناطیس روحانی سے بالکل رفع ہوجاتا ہی
اور بعض لوگون کو جو صورتین یا ہیئتین نظر آتی ہین اونکا سبب معلوم ہوجاتا ہے چنانچہ
فی زماننا اس بات مین شک نہین ہے کہ بعض اوقات بسبب حالت روشن کے جو خود بخود
واقع ہوتی ہے صورتین نئی نئی اور غائب آدمی مجسم معلوم ہوتے ہین بلکہ جو کچھ اوس وقت
وہ غائب شخص کام کرتے ہون نظر آتے ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ دل مین خیال آجانے کے
سبب سے مردہ آدمی اس طرح نظر آتے ہین کہ گویا مجسم اور زندہ موجود ہین ایک اور قسم کی
ہوائی صورتین فقط بسبب روشنی اوڈائل قبور کے نظر آتی ہین اکثر ایک جسم سفید روشنی کا
مثل بلند قد آدمی کے نظر آتا ہے لیکن کچھ شکل اعضا اوس مین نہین ہوتی ہر ریشن بگ صاحب کا
یہ قول ہے کہ بھوتون کے نظر آنے کی وجہ یہی ہے اور بھوتون کی ہیئت اکثر سفید رنگ کی
نظر آتی ہی لیکن اگرچہ بعض شکلون کا نظر آنا بیان مندرجہ بالا سے حل ہوسکتا ہے الا جملہ
ہیئتون کے نظر آنے کی یہ وجہ صادق نہین آتی اور اس مین شک نہین کہ بصارت دوگانہ سے
یہ مراد ہی کہ ایک آدمی ہوش مین باتین کر رہا ہے اور بیدار ہی بیٹھے بیٹھے مثلاً وہ کہنے لگا
کہ فلانا شخص فلانے روز آوی گا وجہ یہ ہوتی ہے کہ حالت ہوش مین ایک جدا حالت
اوسپر واقع ہوجاتی ہے اور اس حالت روشن کے سبب سے وہ مسافر کو راہ مین کبھی

فاصلہ پر سے سفر کرتی ہوئی دیکھتا ہی اور بطور پیشین گوئی اوسکی شکل اور آنے کا دن
بتا دیتا ہی مجھکو تجربہ ہے کہ بعض آدمیون پر بسبب زیادہ تعمق فکر کے اس طرح کی حالت وشن
واقع ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ اوسکو نظر آتی ہین جنکو وہ پہچانتا بھی نہین ہو اس عبارت
کے گانہ کا فعل واقعات آیندہ کی نسبت بھی ہوتا ہے چنانچہ ایک پیشین گوئی کروٹ صاحب کی
فرانس مین مشہور ہے فرانس کی سلطنت مین انقلاب کر واقع ہونے سے پہلے ان صاحب نے
مفصل واقعات آیندہ بیان کیے تھے اور جو جو باتین بہت سے امرا اور مستورات بلکہ بادشاہ
اور ملکہ کو نصیب ہونے والی تھین وہ سب کئی سال پہلے بتا دی تھین اور جس وقت
یہ پیشین گوئی ہوئی تھی اوس وقت دارالسلطنت فرانس مین سب طرح امید بہبودی تھی کسی کو
یہ گمان نہین تھا کہ یہ بات جیسی بیان کی گئی ہے ویسی ہی ہوگی ایک بہت آدمی بندہ مین جنھون نے
اوس وقت مین پیشین گوئی کا ذکر کیا تھا اور یہ پیشین گوئی چھپکر بھی مشتہر ہوئی ہے مشہور ہی
کہ کروٹ صاحب اکثر پیشین گوئی کیا کرتے تھے اور وہ سب مطابق واقع ہوتی تھین اور ہنگام
پیشین گوئی اونپر ایک خاص حالت خواب کی ایسی ہوتی تھی جو رسمی نیند سے جدا ہوتی تھی
پس یہ حالت یا تو خواب مقناطیسی کی ہوتی ہوگی یا ایسی تعمق فکر کی ہوتی ہوگی جسمین حالت
روشن پیدا ہو جاتی ہے جرمنی کے ملک مین ایک پرگنہ دست فیلنا نامی ہے وہان پیشین گو
آدمی بہت ہوتے ہین اور وہانکی پیشین گوئی ایسی ہوتی ہے جیسے کوئی کسی معاملہ کو اپنی آنکھون سے
صاف صاف دیکھ رہا ہو اوس ملک مین اون لوگون کو بھوت دیکھنے والے کہتے ہین جرمنی مین
پیشین گوئی ہے کہ جب سڑک ہای آہنی طیار ہونگی تو بڑا انقلاب ہوگا اور دفعۃً ایک جوان
آدمی پیدا ہوگا جو آخرکار فتحیاب ہوکر بادشاہ ہوگا مذکور ہے کہ لڑائی بھی ایسے وقت مین ہوگی
کہ جب چارون طرف امن ہوگا اور کسی کو گمان بھی لڑائی کا مطلق نہوگا اور زیادہ مفصل حال
لکھنا کچھ ضرور نہین ہی فقط اتنی بات مین کہتا ہون کہ جس زمانہ سے یہ کاغذ پیشین گوئی کا مشتہر ہوا
اوس زمانے سے ابتک تمام فرنگستان کو اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کا اندیشہ ہے لیکن ...

ثابت ہوگا کہ آیا یہ پیشین گوئی صحیح تھی یا غلط الا یہ بات تو نہایت تعجبات سے ہی کہ یہ پیشین گوئی بدرجہ
مشہور رہی اور لوگون کو اسپر اعتقاد ہے راقم کی نزدیک بھی یہ بات محض کذب اور دروغ اور مطلقاً
قابل اعتبار اور اعتماد کے نہین ہی مطابق مصرعہ مشہور مصرع ع تا بہ بزم نمی آید باور نمی آید ٭ کبھی
عقلا ایسے اخبار پوچ کو صحیح نہین جانتے ہین اور نہ کبھی ایسے امور کی طرف متوجہ ہوتی ہین پس یہ
رای ہے کہ جھوٹی پیشین گوئیان ہوتی تھین لیکن بصارت دوگانہ اور صحیح پیشین بینی بھی ضرور ہوتی ہی

خاتمۃ الطبع

حمد مثنوافزا اوس خالق افعال عجیبہ و اعمال غریبہ کو زیبا ہے کہ جسنے اس انسان ضعیف البنیان کو
تو تمہارے گوناگون و مادہا ہے بوقلمون سے ایک طلسم غریب بنایا اور نعت مشکا ثرا اوس
رحمۃ للعالمین کو سجا ہے کہ جس نے ہم لوگون کو بوسیلہ ہدایت مقناطیسی نیرنگی کفر و ضلال سے
بچا کے عمل غائب بینی دوزخ و جنت بتایا بعدہ واضح ہو کہ ان ایام فرخندہ فرجام مین یہ رسالہ
نادرہ کار مسمی بہ **تاثیر الانظار** کہ جسمین کیفیت غائب بینی و حالت خواب مقناطیسی کا ثبوت
مع ادلہ اس طرح سے کیا گیا ہے کہ باوجود عجب العجایب ہونے کے امور بدیہیہ سے زیادہ بدیہی ہوگیا ہی
اور جواب شکوک معترضین اس خوبی سے دیا گیا ہے کہ شک و شبہہ کیسا مرتبہ تحقق اوسکا
ایک حصہ درجہ اذعان و یقین سے بڑھ گیا ہے غرض ناظرین جب اسکو معاینہ فرماوینگے
غریب غریب اعمال اور عجیب عجیب افعال کے معلوم ہونے سے مثل غنچہ جامہ مین پھولی
نہ سماوینگے مؤلفہ فرید دہر و وحید عصر واقف رموز خفی و جلی مولوی سید محمد شفیع مطبع نامی
گرامی مشہور نزدیک و دور جناب **منشی نول کشور** ربرح بالفرح والسرور واقع **کانپور**
ماہ [illegible] عیسوی مطابق ماہ رجب المرجب سنہ [illegible] ہجری تاثیر شا وابی طبع سے نضارت بخش انظار ہوا

اشتہار تاثیر الانظار

یہ کتاب اسم بامسمی منتخب نسخہ **طلسم فرنگ** چونکہ ہر دل عزیز تھی لہذا پھر چھاپی گئی

طلسم فرنگ کی قیمت معہ تھی اور یہ کتاب اول دو مرتبہ چھپکر ۱۸ قیمت پر ہاتھوں ہاتھ

اسقدر فروخت ہوگئی کہ اب سہ بارہ چھاپنے کی ضرورت ہوئی لہذا واسطے کفایت

خریداران و تجاران کے قیمت اسکی نہایت ارزان مقرر کردی شائقین پر واضح ہو

کہ یہ عمل مسمریزم عجیب ترین علوم سے ہے جسکے عمل سے تمام احوال دور و نزدیک

و غائب کا ظاہر ہو جاتا ہے اور اوس سے جو جو فوائد ہیں وہ ظاہر ہیں جن صاحبوں کو شوق ہو

بترسیل قیمت جلد طلب فرمائیں ورنہ پھر ہاتھ نہ آئیگی اور حسرت رہجائیگی

المشتہر نولکشور مالک مطبع اودھ اخبار لکھنؤ و کانپور